روشنی





بیاد

حضرت علامہ ابو البرکات سید احمد رضوی

تصنیف لطیف

شارح بخاری

علامہ سید محمود احمد رضوی

باہتمام

صاحبزادہ پیر سید مصطفٰے اشرف رضوی

امیر مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

رضوان کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

حضور، ہادی عالم، نورمجسم، حبیب کبریا، سرورانبیاء

حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا

ایمان افروز مجموعہ

روشنی کے مینار

تصنیف و تالیف

شارح بخاری علامہ سید محمود احمد رضوی قدس سرہ العزیز

امیر و شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف گنج بخش روڈ لاہور

باہتمام

مصطفیٰ اشرف رضوی

ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور



رضوان کتب خانہ

گنج بخش روڈ لاہور

Cell: 0300-8038838, 0300-9492310
042-37114729

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ••• - - • - - ••• روشنی

مصنف ••• - - • - - ••• شارح بخاری علامہ سیّد محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ

••• - - • - - ••• امیر شیخ الحدیث حزب الاحناف لاہور

پروف ریڈنگ ••• - - • - - ••• علامہ عطاء محمد گولڑوی

••• - - • - - ••• علامہ مولانا محبت علی قادری

••• - - • - - ••• فاضل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

کمپوزنگ ••• - - • - - ••• ل انٹر ل

باہتمام ••• - - • - - ••• صاحبزادہ پیر سیّد مصطفیٰ اشرف رضوی

••• - - • - - ••• ایم۔اے۔ فاضل علوم اسلامیہ

••• - - • - - ••• امیر و ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

صفحات ••• - - • - - ••• 288

ناشر ••• - - • - - ••• شعبہ تبلیغ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

قیمت ••• - - • - - ••• -/180 روپے

ملنے کا پتے

رضوان کتب خانہ

گنج بخش روڈ لاہور 0423-7114729

فہرست مضامین

حضور سرورِ عالم نورِ مجسم ﷺ کا منصب و مقام اور آپ کے مرتبہ و رتبہ کی عظمت و رفعت

اسلام کے ارکانِ خمسہ توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ
اور اس سلسلہ کی چند اہم ضروری ہدایات

اعمال کے ثواب کا دارومدار خلوصِ نیت پر ہے۔ مومن کامل کی علامت اور ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آئیں گے

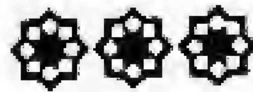
اللہ کے ذکر کی فضیلت واہمیت تلاوت وحفظِ قرآن کا ثواب علم دین اور علماء دین کا مرتبہ ومقام

والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں، ماں باپ کا مرتبہ ومقام، اسلامی معاشرت اور تمدّن وتہذیب اور حقوق العباد سے متعلق چند اہم ہدایات

برائی سے روکنے کے درجات بعض ایسے بڑے بڑے گناہ

جن کی سنگ نیت آج کے معاشرہ میں دھندلی پڑ گئی ہے

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت ومغفرت دعا عبادت کا جوہر ہے۔
بندے کی عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب
سے مانگتا رہے توبہ اور دعا کے آداب



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَّعَ دَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ كُلِّ نَفْسٍ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَاعَزِيْزُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ الْعَزِيْزِ الْمُعِزِّ الْاَعَزِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهِ الْمُعَزَّزِيْنَ اَللّٰهُمَّ عَزِّزْنِىْ بِالْاِيْمَانِ وَحُسْنِ الْعَمَلِ وَالْعَافِيَّةِ الدَّآئِمَةِ وَحُسْنِ الْعَاقِبَةِ فِى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَهَبْ لَنَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ۔

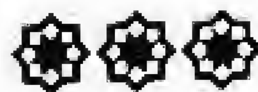
روشنی

اِن اوراق میں:

عقائد و عبادات، سیرت و کردار اور معاملات سے متعلق حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین سرورِ انبیاء حبیبِ کبریا حضرت محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے بعض ارشادات و ہدایات کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جو ساری کائنات کے انسانوں کے لیے روشنی کا مینار ہیں۔

اس روشنی کو اگر ہم اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنا لیں اور انہیں عملی طور پر قبول کر لیں تو ہماری دینی اور دنیوی دونوں زندگیاں سنور سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیقِ عمل عطا فرمائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم ○



حمد و نعت

اے خدا اے مہرباں مولائے من
اے انیس خلوتِ شبہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز
دائم الاحسان شہہ بندہ نواز
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم
اے کہ فضلِ تو کفیل مشکلم
ہر دو عالم بندہ اکرام تو
صد چو جانِ من فدائے نامِ تو
ماخطا آریم و تو بخشش کنی
نعرہ انی غفورٌ میزنی
اللہ اللہ زیں طرف جُرم و خطا
اللہ اللہ زاں طرف رحم و عطا
اے خدا بہرِ جنابِ مصطفٰے
چار یار پاک و آلِ باصفا
پُرکن از مقصد تہی دامانِ ما
از تو پذ رفتن زما کردن دُعا

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ)



مصطفٰے نورِ جناب امر کُن
آفتابِ بُرجِ علم من لدن
معدن اسرار علام الغیوب
برزخ بحرینِ امکان و وجوب
بادشاہِ عرشیان و فرشیاں
جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکاں
بندگانش حور و غلمان و ملک
چاکرانش سبز پوشانِ فلک
راحت دل قامتِ زیبائے او
ہر دو عالم و الہ و شیدائے او
جان اسمٰعیل بر رُویش فدا
از دُعا گویاں خلیل و مجتبٰے
وصف او از قدرتِ انساں و راست
حاش للّٰہ ایں ہمہ تفہیم راست
در دو عالم نیست مثلِ آں شاہ را
در فضیلت با و در قربِ خدا

﴿اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَضَّرَ اللّٰہُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَھَا وَوَعَاھَا وَاَدَّاھَا۔

(ترمذی وابوداؤد)

حضور نبی کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو سرسبز و شاداب رکھے گا جو میری (حدیث) سنے پھر اسے یاد کر لے اور محفوظ رکھے اور پھر دوسروں تک (من وعن) پہنچا دے۔

آپ بھی اس روشنی کو دوسروں تک پہنچایئے۔ خود عمل کیجئے اور اپنے عزیز واقارب، دوست واحباب کو ان ہدایاتِ نبوی پر عمل کرنے کی تلقین کیجئے اور ثوابِ دارین حاصل کیجئے۔

ظہورِ قدسی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فرمایا:

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (جمعہ:۱)

یہ رسول ان کو پاک وصاف کرتے اور ان کو کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتے ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

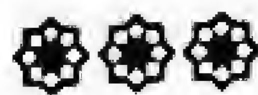
اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ۔ (احمد وبیہقی)

میں تو اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کروں۔

نجاشی بادشاہ حبشہ کے دربار میں حضرتِ جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا:

''اے بادشاہ ہم ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے، مردار کھاتے، بدکاریاں کرتے، ہمسایوں کو ستاتے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا، طاقت والے کمزوروں کو دباتے تھے اسی اثناء میں ایک شخصِ کریم پیدا ہوئے۔

انہوں نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں۔ سچ بولیں، ناحق خونریزی سے باز آئیں۔ یتیموں کا مال نہ کھائیں۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کریں۔ پارسا عورتوں پر جھوٹے الزام نہ لگائیں۔'' (احمد)



انتساب

اپنے جدِ امجد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین راس المحدثین امام المفسرین شیخ المشائخ حضرت علامہ ابو محمد سیّد محمد دیدار علی شاہ صاحب رضوی قادری فضل رحمانی قدس سرہ السبحانی ...... اور اپنے والدِ محترم استاذ العلماء امام اہلسنت سیّد المحدثین حضرت علامہ ابو البرکات سیّد احمد صاحب رضوی قادری اشرفی علیہ الرحمۃ بانیانِ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف کے نام جنہوں نے اپنی پوری زندگی دینِ اسلام کی تبلیغ و اشاعتِ علوم عالیہ اسلامیہ قرآن و سنت کی تدریس اور پاکستان میں نظامِ مصطفیٰ کے قیام اور مقامِ مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے صرف فرمائی۔

(محمود رضوی)

ضرورت گذارش

کوشش کے باوجود زیروزبر اور ترجمہ کی غلطی ممکن ہے۔ علماء کرام اور برادرانِ اسلام سے التماس ہے۔ جہاں انہیں کوئی غلطی نظر آئے ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کر دیا جائے۔

(صاحبزادہ پیر سید مصطفیٰ اشرف رضوی)

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام

۱۔ نبوت و رسالت انسانیت کی معراجِ کمال ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم و جلیل منصب ہے جس سے بالاتر منصب اور کمال عالمِ امکان میں نہیں ہے اور انبیاء و مرسلین میں حضور کی ذات اقدس تو وجہِ تکوینِ کائنات اور سرچشمہ حسنات و برکات ہے اور آپ کے مرتبہ کی عظمت و رفعت اور آپ کے جمال و جلال کا ادراک انسان کی سرحدِ عقل سے باہر ہے۔ آپ کی نبوت عالمگیر اور آپ کی رسالت جہانگیر ہے۔ آپ ہادیٔ عالم اور مرکزِ کائنات ہیں اور تمام ہی نوع انسان کے لیے مبشر و نذیر اور داعیِ الی اللہ اور رسولِ کُل اور ہادیٔ جہان ہیں یعنی جس کا خدا رب ہے حضور اس کے رسول ہیں۔ آپ کی رسالت و نبوت کی آفاقیت کے متعلق ربِ کائنات کا اعلان ہے:

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے عبدِ خاص پر قرآن اتارا جو سارے جہانوں کے لیے نذیر ہے۔

جیسے مسلمان اور کافر مطیع و نافرمان سب اللہ کے بندے ہیں۔ ایسے ہی تمام کائنات کے انسان اور جن حتیٰ کہ انبیائے سابقین اور ان کی امتیں حضور کی امت ہیں جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول کیا وہ امتِ اجابت ہے اور جنہوں نے آپ کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ امتِ دعوت ہے۔ اسی بناء پر حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے اس ہستی مقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو:

مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ۔

تو میری پیروی کے سوا ان کو چارۂ کار نہ ہوتا۔

۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت و نیابت کے منصب جلیل کے متعلق علامہ ابنِ تیمیہ اپنی تالیف الصارم المسلول میں لکھتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور کی اطاعت کو اپنی اطاعت، حضور کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی۔ حضور کی بیعت کو اپنی بیعت، حضور کے فعل کو اپنا فعل اور حضور کی نطق کو اپنی وحی قرار دیا ہے۔ جس سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کا حق ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں اور رسول کی عزت اور وقار اور خدا کی عزت اور وقار کی جہت ایک ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے امر ونہی۔ اخبار و بیان کے معاملہ میں:

فَاَقَامَهُ اللّٰهُ مَقَامَ نَفْسِهٖ فِیْ نَهْیِهٖ وَاَمْرِهٖ وَاَخْبَارِهٖ وَبَیَانِهٖ فَلَا یَجُوْزُ الْفَرْقُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ۔

حضور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نائب اور قائم مقام بنایا ہے۔
لہٰذا مذکورہ بالا امور کی کسی بات میں یہ جائز نہیں ہے کہ خدا اور اس کے رسول میں فرق کیا جائے۔

اس لیے ایک مسلمان کا یہ دینی و مذہبی فریضہ ہے کہ وہ جب بھی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے کسی پہلو کو بیان کرنا چاہے تو آپ کے رسول اللہ ہونے کے منصب جلیل کو نظروں سے اوجھل نہ ہونے دے۔

۳۔ دنیا کے بادشاہوں اور حاکموں کے حکم واحکام کی جو کیفیت ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔ ان کے احکام کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ اگر ان کا کوئی حکم اور فیصلہ کوئی نہ مانے یا اس پر تنقید کرے یا اپنے دل میں ہی سے غلط سمجھے تو اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت اور آپ کی تشریعی حیثیت کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ اور ہر ماحول میں تمام دینی اور دنیوی معاملات میں آپ کی حاکمیت کو دل سے قبول کرنے کو مومن ہونے کی لازمی شرط قرار دیا ہے اور آپ کے کسی حکم اور فیصلہ سے انکار یا اس پر تنقید یا دل ہی میں اسے غلط سمجھنے کو گمراہی و بے دینی

بتایا ہے۔ سورہ نساء میں ارشاد باری ہے۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

اے رسولِ محترم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تمہارا حکم نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ آپ فیصلہ فرمائیں اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے آپ کے فیصلے کو تسلیم کریں۔

یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی تھی۔ جب کہ امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس منافق مسلمان کا سر قلم کر دیا تھا۔ جس نے حضور نبی کریم علیہ السلام کے فیصلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور جب مقتول کے ورثاء نے حضرت عمرؓ کے خلاف دربارِ نبوت میں استغاثہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب بنا کر یہ عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک تمام معاملات میں آپ کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کو تسلیم نہ کریں، اور اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت نازل فرما کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی توثیق فرما دی اور دربار نبوت سے حضرت عمرؓ نے فاروق کا خطاب پایا۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب بنت جحش کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ بن حارث سے کرنا چاہا تو حضرت زینبؓ اور ان کے بھائی نے اپنی عالی نسبی اور خاندانی وجاہت کی بناء پر پیغامِ نکاح کو رَد کر دیا۔ اس موقع پر سورۂ احزاب کی یہ آیت نازل ہوئی۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔

کسی مرد مومن اور مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے۔

قابلِ غور بات یہ ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس نکاح کے رَدّ

کر دینے کا اختیار حاصل تھا۔ ایک عاقل و بالغ کا نکاح اس کی مرضی و اجازت کے بغیر کر دیا جائے تو وہ باطل محض ہے اور کسی سربراہِ مملکت اور حاکم وقت کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ایک عاقل بالغ فرد کے اس اختیار کو ختم کر دے لیکن حضور نبی کریم علیہ السلام کی حاکمیت اور آپ کے فیصلوں کا اعزاز و اکرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کے اختیار کو رسول کریم کے حکم اور فیصلے کے مقابل بے اختیار قرار دیدیا اور اس آیت کے نزول کے بعد حضرت زینب برضاء و رغبت حضرت زید سے نکاح کرنے پر راضی ہو گئیں اور انہوں نے حکمِ رسول کے سامنے صمیم قلب کے ساتھ اپنے سر کو جھکا دیا۔

۴۔ رسول اللہ ہونے کی بناء پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت و سربراہی کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخشا ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت و ریاضت میں بھی مصروف ہو تو عین حالتِ نماز میں بھی اللہ کے رسول کی آواز پر لبیک کہنا اور ان کے حکم کی تعمیل کرنا لازم و واجب ہے۔ ارشاد باری ہے:

اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ۔

اللہ اور رسول جب تمہیں آواز دیں تو فوراً لبیک کہو۔

اذا دعاکم کا جملہ مطلق ہے اس میں نہ وقت کی قید ہے اور نہ ماحول و زمانہ کی اسی بناء پر مفسرین نے فرمایا کہ نمازی کو بحالت نماز بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا لازم و واجب ہے اور اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کل جہان کے لیے مستقل طور پر مطاع و حاکم، امام و پیشوا بنایا ہے اور مستقل طور پر ہی آپ کی اطاعت کو لازم و واجب قرار دیا ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

جس نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی اس نے بڑی مراد کو پالیا۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

جس نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی وہ کھلی ہوئی گمراہی میں گیا۔

قرآنِ مجید میں جہاں جہاں حضور ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اسے

عام رکھا گیا ہے۔ کسی قید کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ قرآن نے یہ تصریح اور حصر کیا ہے کہ رسول کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے اور اطاعتِ رسول کے بغیر اطاعت خدا ناممکن ہے سورۂ نساء میں ارشاد باری ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

جس نے رسول کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس لیے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور رسول کی آواز پر لبیک کہنا اللہ کی آواز پر لبیک کہنا ہے...... دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نطقِ رسول کو اپنی وحی قرار دیا ہے:

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔

وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ جو کچھ کہتے ہیں وحی سے کہتے ہیں جو ان پر کی جاتی ہے۔

ان هو الا میں ھو ضمیر کا مرجع نطق رسول ہے یعنی ہر اس بات کو وحی قرار دیا ہے۔ جس پر نطقِ رسول کا اطلاق ہو کیونکہ اگر کسی ایک بات میں یہ شبہ ہو جائے کہ رسول خواہش نفس سے بولتا ہے اور اس کا نطق وحیٔ الٰہی نہیں ہے تو پھر تو رسالت پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ رسولِ کریم کا نطق وحیٔ الٰہی ہے۔ اسی بناء پر حدیثِ بخاری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنِّىْ اِلَّا الْحَقُّ۔ (احمد ابوداؤد)

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میری زبان پر حق ہی جاری ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید کی ان تصریحات پر غور کیجئے کہ اس شان کا حاکم اور اس عظمت کا سربراہ جس کی زبان مرضی الٰہی کی ترجمان ہو۔ جس کا نطقِ وحی رحمان ہو۔ جس کا فعل فعل سبحان ہو۔ جس کی بیعت بیعتِ یزدان ہو جس کی سیرت وصورت تفسیر قرآن ہو اور جس

سے محبت وعقیدت روحِ ایمان ہو۔ ایسی طیب و طاہر اور معصوم شخصیت عالم امکان میں صرف اور صرف حضور سید المرسلین خاتم النبیین سید کائنات فخر موجودات حضرت محمد ﷺ ہی کی ذاتِ ستودہ صفات ہے۔

۵۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور آپ کی سیرتِ طیبہ و اخلاقِ کریمہ کو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے ارشاد باری ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اے مسلمانو! تمہارے لیے رسولِ خدا کی ذاتِ گرامی ایک عمدہ نمونہ ہے۔

اُسوۂ رسول کی عظمت و اہمیت کو جاننے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں یہ معلوم کیا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب و مقام اور آپ کے اقوال و اعمال کی دینِ اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ دوم یہ کہ کیا آپ کی زندگی اقدس کے حالات واقعات محفوظ شکل میں موجود ہیں اور قیامت تک محفوظ شکل میں موجود رہیں گے۔

۶۔ سوال اوّل کے جواب کے لیے یہ بنیادی بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ نبی علیہ السلام صرف ایک قاصد، پیامبر، ایلچی یا دنیاوی حاکموں کی طرح ایک حاکم اور بادشاہ ہرگز نہ تھے۔ آپ کے منصب کی یہ کیفیت بھی نہ تھی کہ کسی مجلسِ مشاورت نے آپ کو اسلامی ریاست کا سربراہ منتخب کر لیا تھا یا آپ از خود ذاتی حیثیت میں اس منصب پر فائز ہو گئے تھے۔ بلکہ آپ کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم اور نائبِ اکبر اور اس کی ذات وصفات کے مظہر اتم کی ہے۔ آپ مامور من اللہ اور اللہ کے رسول ہیں۔ جیسے آپ کی نبوت وہبی ہے ایسے ہی آپ کا علم وفضل بھی عطیہ خداوندی ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں آپ کے منصب جلیل کی نشاندہی کی گئی ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس کو مستقل طور پر آمر، ناہی، مطاع اور شارع ہونے کی حیثیت سے پیش کیا گیا اور آپ کی اطاعت کو کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا بلکہ مطلق رکھا گیا ہے اور یہ تصریح بھی کی

گئی ہے کہ اطاعت رسول ہی اطاعت خدا ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

جس نے رسول کریم کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔

سورہ حشر میں فرمایا:

مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْهُ۔ (حشر ۷:۱۵)

یہ رسول جو کچھ حکم دیں اسے لے لو جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔

سورہ اعراف میں ارشادِ ربانی ہے:

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ۔ (اعراف:۱۵۷)

وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ان پر ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے۔

اسی طرح سورہ نحل میں آپ کے شارح کتاب اللہ ہونے کے منصب کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ۔ (نحل:۴۳)

اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ لوگوں پر واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے۔

ان آیات میں قرآن کے امر و نہی کا ذکر نہیں ہے بلکہ امر و نہی اور تحلیل و تحریم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل قرار دیا گیا ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے۔ دین صرف قرآن ہی نہیں بلکہ قرآن کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و عمل اور سیرتِ کردار اور آپ کا اسوۂ حسنہ بھی اللہ کا دین اور اس کی شریعت ہے جیسے قرآنِ مجید کے احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے ایسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و عمل اور دین سے متعلق آپ کی ہدایات کو تسلیم کرنا اور ان پر عمل کرنا بھی

ضروری ہے۔

۷۔ رہا یہ سوال کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ محفوظ شکل میں موجود ہے تو قرآن کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ حضور کی سیرتِ طیبہ اور آپ کے اقوال و اعمال کا قیامت تک محفوظ و مصئون رہنا ضروری ہے۔ آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ سے بھی اس سوال کا جواب ملتا ہے کیونکہ اس آیت میں حضور کے اسوۂ حسنہ کو زندگی کا لائحہ عمل بنانے کی جو ہدایت دی گئی اس پر عمل اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ آپ کی سیرتِ طیبہ قیامت تک محفوظ شکل میں محفوظ رہے۔ اسی طرح آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ سے اس امر کی تائید ہوتی ہے۔

۸۔ ابتدائی دور میں صحابہ کرام شمشیر بکف حضور ﷺ کی حفاظت کے لیے پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات صحابہ کرام حسب دستور پہرے پر تھے کہ سورۂ مائدہ کی آیت واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انصرفوا فقد عصمنی اللہ۔ (ترمذی)

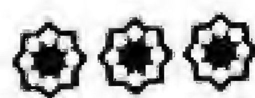
لوگو! واپس ہو جاؤ میری حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے۔

اگرچہ آیت کا شانِ نزول خاص ہے مگر اس کا عموم و اطلاق یہ بتاتا ہے کہ جب جسمِ نبوی حفاظتِ خداوندی میں آ گیا تو ذات کے ساتھ صفاتِ نبوی بھی اللہ کی حفاظت میں آ گئیں۔ پس جیسے قرآن حفاظتِ خداوندی میں آ کر تحریف و تبدیل اور باطل کی آمیزش سے محفوظ و مصئون ہے تو ایسے ہی اس آیت کی روشنی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات، قول و عمل اور آپ کی سیرتِ طیبہ اور اسوۂ حسنہ کا اللہ تعالیٰ کی نگہبانی اور حفاظت میں آ کر باطل کی آمیزش سے پاک و صاف رہ کر قیامت تک محفوظ رہنا بھی ضروری و لازمی ہے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ صفحات تاریخ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کے بانیوں کی تصویریں دھندلی ہیں "زرتشت کے متعلق آج تک

قطعی اور یقینی طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس زمانہ اور کس ملک میں پیدا ہوا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے صرف آخری تین سالوں کے کچھ حالات ملتے ہیں۔ لیکن ان کی زندگی کے مکمل حالات و واقعات کے بیان سے تاریخ خاموش ہے۔ یہی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سچے اور برحق انبیاء سابقین کی ہے کہ قرآنِ مجید اور انجیل کے توسط سے ان نفوسِ قدسیہ کے کچھ حالاتِ زندگی مجمل طور پر سامنے آجاتے ہیں مگر ان کی مکمل سوانحِ حیات ایک رازِ سربستہ ہی ہے...... اس کے برعکس حضور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صرف ایک ایسی ذاتِ گرامی ہے کہ آپ کی سیرت وصورت، اخلاق و کردار، اعمال و افعال آپ کی زبانِ مبارک کا ایک ایک لفظ اور آپ کی حیاتِ مقدسہ کا ایک ایک لمحہ غرضیکہ آپ کی زندگیِ اقدس کے حالات اپنی تمام جزئیات کے ساتھ محفوظ ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ حضور کے طفیل جن قدسی صفات افراد صحابہ کرام نے آپ کے حالاتِ زندگی محفوظ و مرتب کیے ان میں سے تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کے زندگی کے تمام کوائف ان کا نام ونسب اخلاق و سیرت بھی محفوظ ہے۔ حتیٰ کہ ان بے زبان جانوروں اور بے جان چیزوں سے بھی دنیا متعارف ہوگئی۔ جنہیں کسی نہ کسی موقع پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے نسبت ہوگئی۔

ایمان و دیانت سے غور کیجئے کہ عالمِ امکان میں صرف ایک ہی ایسی ہستی ہے جس کی سیرت وصورت، اخلاق و کردار اور جس کی زندگی کا ہر گوشہ محفوظ ہے۔ محفوظ رہنے کی اس کے سوا اور کچھ وجہ نہیں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات کا محافظ و نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔ اس لیے ملتِ اسلامیہ کا سب سے اہم فرض یہ ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر آن حضور سرور کائنات فخر موجودات، محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا ء کے منصب جلیل کو پیش نظر رکھے اور آپ کے اقوال و اعمال اور سیرت و کردار کو اپنا رہنما بنائے اور اپنے تمام دینی و دنیوی، داخلی و خارجی، سیاسی وتمدنی، معاشرتی و سماجی مسائل اور الجھنوں کو حل کرنے میں قرآن اور صاحب قرآن کی حاکمیت وسربراہی کو دل وجان سے قبول کرے۔

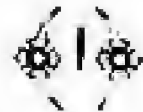


صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ



صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر دُرود وسلام عرض کرنے کی اہمیت وفضیلت



مسلمانوں کی کوئی مجلس اللہ کے ذکر اور صلوٰۃ علی النبی سے خالی نہیں ہونی چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَّمْ یَذْكُرُوْا اللّٰهَ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو لوگ کہیں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجا تو قیامت کے دن یہ ان کے لیے نقصان وحسرت کا باعث ہوگا۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو بخش دے۔



درود شریف کے بغیر دُعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ۔ (ترمذی)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: دُعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رُکی رہتی ہے۔ اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

﴿۳﴾

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب میرا وہ امتی ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

﴿۴﴾

دُرود شریف، بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوٰتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئٰتٍ وَّرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کردیئے جاتے ہیں۔

﴿۵﴾

بخیل وہ ہے جو حضور علیہ السلام پر درود نہ بھیجے

عَنْ عَلِیٍّ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ۔ (ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

﴿۶﴾

حلِ مشکلات کے لیے صرف دُرود شریف کافی ہے

عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ، فَقَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ۔ (ترمذی)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود زیادہ بھیجا کروں۔ آپ فرمائیے میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپ پر دُرود کے لیے مخصوص کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کی چوتھائی حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی آدھا وقت؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کی دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہی ہوگا۔ میں نے عرض کی پھر تو میں اپنی دعا کا سارا وقت ہی آپ پر درود کے لیے مخصوص کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو (تمہارا یہ عمل) تمہاری تمام فکروں اور ضرورتوں کے لیے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ ختم کر دیے جائیں گے۔

﴿۷﴾

حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجنے والوں کا درجہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ

ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُّغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا لَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی مجھ پر صلوٰۃ یعنی درود نہ بھیجے اور اسی طرح ذلیل وخوار ہو وہ آدمی جس کے لیے رمضان (مغفرت ورحمت والا) کا مہینہ آئے اور اس کے گذرنے سے پہلے اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو جائے (یعنی رمضان کا مبارک مہینہ بھی وہ غفلت وخدا فراموشی میں گزار دے) اور ذلیل ہو وہ آدمی جس کے ماں باپ یا دونوں میں سے کوئی ایک اس کے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت کا استحقاق حاصل نہ کرے۔

﴿۸﴾

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِیْ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا يُصَلِّیَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرہ انور پر خوشی اور بشاشت کے آثار نمایاں تھے (اس کا سبب بیان کرتے ہیں) آپ نے فرمایا کہ آج جبرائیل امین آئے اور انہوں نے بتایا کہ تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا تمہیں یہ بات راضی اور خوش نہ کرے گی کہ تمہارا جو امتی تم پر صلوٰۃ بھیجے میں اس پر دس رحمتیں بھیجوں گا اور جو تم پر سلام بھیجے میں اس پر دس سلام بھیجوں گا۔

﴿۹﴾

عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلٰوۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَکَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ۔ (نسائی)

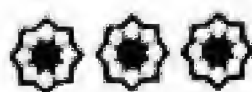
حضرت ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا جو اُمتی خلوصِ دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوٰتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کردیتا ہے۔

﴿۱۰﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تم جہاں بھی ہو تمہاری آواز مجھ تک پہنچتی ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلَائِکَۃُ وَمَا مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ۔ (طبرانی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجا کرو کہ وہ حاضری کا دن ہے۔ اس روز فرشتے (دوسرے دنوں کی نسبت زیادہ) حاضر ہوتے ہیں میرا جو امتی مجھ پر دُرود بھیجے اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو۔





﴿۲﴾

حضور سرورِ عالم
نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کا
منصب ومقام اور آپ کے مرتبہ و
رُتبہ کی عظمت ورفعت



ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا دعائے خلیل اور نوید مسیحا

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةِ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِیْ قَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (مسند احمد، بیہقی، حاکم، ابن عساکر، صحیح ابن حبان اور شرح السنۃ وغیرہ)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت سے خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ آدم ابھی خمیر سے پہلے مٹی میں تھے اور میں تمہیں بتاؤں کہ میری نبوت کے بارے میں پہلی خبر ابراہیم کی دعا تھی اور عیسیٰ کی بشارت تھی اور اس کے علاوہ میری والدہ کا وہ خواب تھا جو انہوں نے میری ولادت سے پہلے دیکھا تھا اور انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس کے سبب شام کے محل روشن و منور ہو گئے۔



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے بارگاہِ الٰہی میں موجود تھا

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَیْ رَبِّیْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تخلیق آدم سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔ (قسطلانی جلد ا ص ١٠)

﴿١٣﴾

حضور علیہ السلام کی ذاتِ اقدس نورِ اوّل ہے۔ حضور کی اوّلیت حقیقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے حضور کے نورِ پاک کو پیدا فرمایا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰه قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْيَاءِ قَالَ يَاجَابِرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذَالِكَ النُّوْرَ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَمْ يَكُنْ فِیْ ذَالِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا مَلَكٌ وَّلَا سَمَاءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ۔

الحدیث (قسطلانی جلد ا ص ۹ وبیہقی وغیرہ) ونشر الطیب ص ١۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا۔ اے جابر، اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کو نورِ الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی اور نہ دوزخ تھا اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔

﴿۱۴﴾

قلم کی اوّلیت اضافی ہے یعنی قلم کی پیدائش حضور کے نور کے بعد اور ساری کائنات سے پہلے ہے

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَہٗ اُکْتُبْ قَالَ مَا اَکْتُبُ قَالَ اُکْتُبِ الْقَدْرَ فَکَتَبَ مَاکَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ۔ (ترمذی)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔ پھر اسے فرمایا کہ لکھ۔ اس نے عرض کیا، کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قدر تحریر کر۔ پس اس نے جو کچھ پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ پہلے اَبد تک ہونے والا تھا سب لکھ دیا۔

﴿۱۵﴾

حضور علیہ السلام اس وقت وصف نبوت سے موصوف ہو چکے تھے جب کہ آدم رُوح و جسم کے مرحلے میں تھے

عَنْ مَیْسَرَۃَ بْنِ الْفَجْرِ قَالَ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَتٰی کُنْتَ نَبِیًّا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔

(احمد بن حنبلؒ، حاکمؒ، بخاریؒ، ابونعیمؒ، طبرانیؒ، ابن سعدؒ)

حضرت میسرہ، ابن ابی الجدعا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے:۔ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم روح اور جسم کے مرحلے میں تھے۔

﴿۱٦﴾

حضور علیہ السلام اس وقت نبی تھے جب کہ آدم روح و بدن کے درمیان تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النَّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ۔ (ترمذی، حدیث حسن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو نبوت کے شرف سے کب بہرہ ور کیا گیا تھا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اس وقت سے جب کہ آدم روح اور بدن کے درمیان تھے یعنی ان کی تخلیق بھی عمل میں نہیں آئی تھی۔

﴿۱۷﴾

حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نبوت ختم ہوگئی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔ (ابوداود، ترمذی، مشکوۃ ص ۴٦۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

﴿۱۸﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ۔ (بخاری، مسلم، مشکوۃ ص ۵۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسولوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔

﴿۱۹﴾

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللّٰهِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِيْنِهٖ۔
(شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص ۵۱۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت خاتم النبین لکھا گیا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی گندھی ہوئی مٹی میں تھے (یعنی ان کا پتلا اس وقت تیار نہیں ہوا تھا)۔

﴿۲۰﴾

میری اُمت میں کم وبیش ۳۰ جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہوں گے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آیندہ میری اُمت میں تیس سخت جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ان میں ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

﴿۲۱﴾

یہ اُمت آخری امت ہے اور سب سے بہتر اُمت

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مَرْفُوْعًا تُكْمَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُوْنَ اُمَّةً نَحْنُ اٰخِرُهَا وَخَيْرُهَا۔ (رواہ ابن ماجۃ والدارمی کذا فی الکنز ج ۶ ص ۲۳۲، و رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن)۔ (المشکوٰۃ ص ۵۸۴)

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد حکیم اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ستر امتیں پوری ہو جائیں گی۔ ہم ان سب سے

آخر اور سب سے بہتر ہوں گے۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

۲۲

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اٰخِرُ الْاُمَمِ وَاَوَّلُ مَنْ يُّحَاسَبُ۔ اَيْنَ الْاُمَّةُ الْاُمِّيَّةُ وَنَبِيُّهَا فَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم سب سے آخری اُمت ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ پکارا جائے گا اُمتِ امّیہ اور ان کے نبی کہاں ہیں؟ اس لیے گو ہم سب سے آخر میں ہیں مگر (قیامت کے دن) سب سے پہلے ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ)

۲۳

یہ اُمت آخری امت ہے مگر قیامت کے دن سب سے پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ قَرَّبَنِيْ رَبِّيْ تَعَالٰى حَتّٰى كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَ يَا حَبِيْبِيْ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَبِّ قَالَ هَلْ غَمَّكَ اِنْ جَعَلْتُكَ اٰخِرَ النَّبِيِّيْنَ قُلْتُ لَا يَا رَبِّ قَالَ حَبِيْبِيْ هَلْ غَمَّ اُمَّتَكَ اِنْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ قُلْتُ يَا رَبِّ لَا قَالَ اَبْلِغْ عَنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنِّيْ جَعَلْتُهُمْ اٰخِرَ الْاُمَمِ۔

(رواہ الخطیب والدیلمی۔ الکنز ج ۱ص ۱۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب شب معراج میں مجھے آسمان پر لے گئے تو میرے پروردگار نے مجھے قریب بلایا اور بہت قریب بلایا اور کہا۔ اے میرے حبیب، اے محمد ﷺ! میں نے کہا حاضر ہوں اے پروردگار۔ ارشاد ہوا۔ اگر ہم تمہیں آخر النبیین بنا دیں تو تم ناخوش نہ ہو گے۔ میں نے

عرض کیا اے پروردگار نہیں۔ پھر ارشاد ہوا اگر تمہاری امت کو آخری اُمت بنا دیں تو وہ ناخوش تو نہ ہوں گے۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو اپنی امت کو سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے ان کو آخری امت بنا دیا ہے۔ (کنز العمال)

﴿۲۴﴾

میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسْجِدِ الْاَنْبِیَاءِ۔ (رواہ الدیلمی وابن النجار والبزار، الکنز)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔
(دیلمی، بزار)

﴿۲۵﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔
(رواہ مسلم والنسائی ولفظہ خاتم الانبیاء وخاتم المساجد)

حضرت عبداللہ ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو ہریرہؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب انبیاء کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی اب آخری مسجد ہے۔ یعنی انبیاء کی بنائی ہوئی مسجد میں آخری مسجد ہے۔ (مسلم ونسائی)۔

پیچھے آنا ہے تری ختمِ نبوت کی دلیل
اور سایہ کا نہ ہونا تری یکتائی ہے

۲٦

محبت وعقیدتِ رسول کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّكَ اَلْاٰنَ وَاللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ۔ (بخاری)

عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ عمرؓ کا ہاتھ میں ہاتھ لیے ہوئے تھے۔ عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ جب تک تم کو میں اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں تم مومن نہیں ہو۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی حضور! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اب تم مومن بھی ہو گئے۔

۲۷

حضور اقدس ﷺ سے سچی محبت کرنیوالا جنت میں حضور کے ساتھ ہوگا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ صَلٰوةٍ وَّلَا صَوْمٍ وَّلَا صَدَقَةٍ وَّلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

(رواہ البخاری)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا قیامت کے لیے تو نے کیا تیار کر رکھا

ہے؟ اس نے عرض کیا۔ نہ بہت سی نمازیں ہیں۔ نہ روزے اور نہ صدقے۔ ہاں ایک بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو پھر (قیامت میں) تو ان کے ساتھ ہوگا۔ جن سے تجھے محبت ہے۔

﴿۲۸﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نجات ممکن نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) بِیَدِهٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔
(رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ''قسم اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے۔ اس اُمت کا جو کوئی بھی یہودی یا نصرانی (یا کوئی اور مذہب رکھنے والا) میری خبر سن لے (یعنی میری نبوت کی دعوت اس کو پہنچ جائے) اور پھر وہ مجھ پر اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو ضرور وہ دوزخیوں میں ہوگا۔

﴿۲۹﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ، اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔

۳۰

لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ہر معاملہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیتِ مطلقہ کو تسلیم نہ کر لیں

عَنْ ضَمْرَةَ فَاِنَّ رَجُلَیْنِ اِخْتَصَمَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِلْمُحِقِّ عَلَی الْمُبْطِلِ فَقَالَ الْمُقْضٰی عَلَیْهِ لَا اَرْضٰی فَقَالَ صَاحِبُهٗ فَمَا تُرِیْدُ قَالَ اَنْ نَذْهَبَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ فَذَهَبَا اِلَیْهِ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی لَهٗ قَدِ اخْتَصَمْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنْتُمْ اَعْلٰی مَاقَضٰی بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی صَاحِبُهٗ اَنْ یَّرْضٰی فَقَالَ نَاْتِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ الْمُقْضٰی لَهٗ قَدِ اخْتَصَمْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِیْ عَلَیْهِ فَاَبٰی اَنْ یَّرْضٰی فَسَاَلَهٗ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ کَذٰلِكَ فَدَخَلَ عُمَرُ مَنْزِلَهٗ وَخَرَجَ وَالسَّیْفُ فِیْ یَدِهٖ قَدْ سَلَّهٗ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ الَّذِیْ اَبٰی اَنْ یَّرْضٰی فَقَتَلَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ الایہ۔ (تفسیر ابنِ کثیر)

حضرت ضمرۃ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخص اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ آپ نے جو سچا تھا اس کے حق میں فیصلہ صادر فرما دیا۔ جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوا تھا وہ بولا کہ میں تو اس فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا۔ اس کے رفیق نے کہا تو اب اور کیا چاہتے ہو۔ اس نے کہا۔ آؤ ابوبکر صدیقؓ کے پاس چلیں۔ دونوں روانہ ہو گئے اور جس شخص کے حق میں فیصلہ ہوا تھا۔ اس نے روئدادِ مقدمہ بیان کی کہ ہم اپنا جھگڑا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ فرما دیا ہے۔ (یہ اس پر راضی نہیں ہوتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (روئدادِ مقدمہ سنے بغیر کہا) تمہارا فیصلہ وہی رہے گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں۔ اس کے بعد بھی اس کے رفیق نے رضامندی سے انکار کیا اور کہا اچھا عمر بن الخطاب

کے پاس چلیں۔ جس شخص کے حق میں فیصلہ ہو چکا تھا۔ اس نے کہا کہ ہم اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تھے۔ آپ نے میرے حق میں فیصلہ صادر کر دیا تھا۔ مگر یہ شخص راضی نہیں ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے دریافت کیا، کیا واقعہ اسی طرح ہے۔ اس نے کہا اسی طرح ہے۔ یہ سن کر وہ اندر تشریف لے گئے اور ہاتھ میں تلوار کھینچے ہوئے باہر تشریف لائے اور جو شخص آپ کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتا تھا اس کا سر اُڑا دیا۔ اس پر یہ آیت اُتر آئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الخ۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اے رسول تیرے رب کی قسم۔ یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام معاملات میں تمہارا حکم نہ مان لیں۔ (سورۃ نساء آیت ۶۵)



حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے صحابہ کرام کی عقیدت و محبت کی کیفیت

قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ وَجَّهَهُ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْقَضِيَّةِ وَرَاٰى مِنْ تَعْظِيْمِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ مَارَاٰى اَنَّهٗ لَا يَتَوَضَّاُ اِلَّا ابْتَدَرُوا وَضُوْئَهٗ وَكَادُوْا اَنْ يَقْتَتِلُوْا عَلَيْهِ وَلَا بَصَقَ بُصَاقًا وَّلَا تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا تَلَقَّوْهَا بِاَكُفِّهِمْ فَدَلَكُوْابِهَا وُجُوْهَهُمْ وَلَا تَسْقُطُ مِنْهُ شَعْرَةٌ اِلَّا ابْتَدَرُوْهَا وَاِذَا اَمَرَهُمْ بِاَمْرٍ ابْتَدَرُوا اَمْرَهٗ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَلَا يَحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى قُرَيْشٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنِّىْ جِئْتُ كِسْرٰى فِىْ مُلْكِهٖ وَقَيْصَرَ فِىْ مُلْكِهٖ وَالنَّجَاشِىَّ فِىْ مُلْكِهٖ وَاِنِّىْ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ مَلِكًا فِىْ قَوْمٍ قَطُّ مِثْلَ مُحَمَّدٍ فِىْ اَصْحَابِهٖ۔ (بخاری)

ساتویں سال جب قریش نے عروۃ بن مسعود کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صلح کی گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے آپ کے صحابہ کی حیرت انگیز تعظیم کا جو نقشہ دیکھا وہ

ذیل کے الفاظ میں بیان کیا کہ حضور علیہ السلام وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی پر خلقت اس طرح ٹوٹ پڑتی ہے کہ اب ان میں جنگ ہوئی اور جب آپ کا بلغم یا تھوک گرتا ہے تو ہاتھوں ہاتھ لے کر اپنے چہروں اور جسموں پر مَل لیتے ہیں۔ جب ان کا کوئی بال گرتا ہے تو جلدی سے اس کو لپک لیتے ہیں۔ جب آپ کوئی حکم دیتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو ان پر خاموشی چھا جاتی ہے۔ کوئی شخص نظر بھر کر ان کی طرف دیکھ نہیں سکتا۔ عروہ جب واپس ہوا تو اس نے کہا اے گروہِ قریش میں نے کسریٰ وقیصر اور نجاشی کے دربار دیکھے ہیں۔ خدا کی قسم کسی بادشاہ کو اپنی رعایا کے درمیان ایسا باعظمت نہیں دیکھا۔ جیسا اپنے رفقاء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

﴿۳۲﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلاَّقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلاَّ فِیْ یَدِ رَجُلٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈھ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سرِ مبارک سے گرے۔ وہ کسی کے ہاتھ آئے۔

﴿۳۳﴾

حضور علیہ السلام نے اپنے موئے مبارک لوگوں کو بطور تبرک تقسیم فرمائے

عَنْ اَنَسٍ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنٰی فَاَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَہٗ بِمِنٰی وَنَحَرَ نُسُکَہٗ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلاَّقِ وَنَاوَلَ الْحَالِقُ شِقَّہٗ الْاَیْمَنَ فَحَلَقَہٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیَّ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَیْسَرَ فَقَالَ اِحْلِقْ فَحَلَقَہٗ فَاَعْطَاہُ اَبَا طَلْحَۃَ فَقَالَ اَقْسِمْہُ بَیْنَ النَّاسِ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام منیٰ تشریف لائے۔

جمرات کی رمی فرمائی۔ پھر اپنی قیام گاہ پر تشریف لائے اور قربانی دی۔ پھر حجام کو بلایا۔ اس نے آپ کے سیدھی طرف کے بال مونڈھے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہؓ انصاری کو بلا کر اپنے موئے مبارک ان کو دے دیئے۔ پھر حجام نے بائیں طرف کے بال مونڈھے حضور علیہ السلام نے ابوطلحہ کو وہ بال (بھی) عطا فرمائے اور فرمایا۔ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

﴿۳۴﴾

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام کے موئے مبارک کی برکت سے ہر معرکہ میں فتح ہوتی تھی

عَنْ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلْتُهَا فِيْ هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةِ فَلَمْ اَشْهَدْ قِتَالًا وَّهِيَ مَعِيَ اِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ۔ (حاکم، ابن سعد، ابویعلیٰ، بیہقی)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی (پیشانی) کے بال اپنی اس ٹوپی میں رکھ لیے۔ تو میں جس معرکہ میں جاتا ہوں یہ بال (میری ٹوپی) میں ہوتے ہیں اور انہیں کی برکت سے مجھے فتح ہوتی ہے۔ (خصائص کبریٰ ج ۱ ص ۶۸)

﴿۳۵﴾

حضور علیہ السلام کے ایک بال کی بھی بے ادبی کرنیوالے پر جنت حرام ہے

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ شَعْرَةً يَقُوْلُ مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِّنْ شَعْرِىْ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔

(جامع صغیر ص ۴۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے تھے کہ جس نے

میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے۔

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

﴿۳۶﴾

صحابہ کرام کے دلوں میں حضور کے موئے مبارک کی قدر و قیمت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَقَدْ اَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ۔

(رواہ مسلم فی حدیثِ طویل)

حضرت انس فرماتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حجام آپ کا سر مونڈ رہا ہے۔ صحابہ آپ کو گھیرے ہوئے بیٹھے ہیں اور مقصد صرف یہ ہے کہ جو بال آپ کے سر مبارک سے گرے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پڑ جائے۔

﴿۳۷﴾

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقیدت

لَاَنْ تَکُوْنَ شَعْرَۃٌ مِنْہُ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ (بخاری ج ۲ ص ۱۹)

حضرت محمد بن سیرین نے فرمایا۔ حضور کا ایک موئے مبارک ہمیں دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہے۔

﴿۳۸﴾

حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب، معجزات و خصائص اور آپ کے مرتبہ و مقام کی عظمت کی ایک جھلک

عَنْ سَلْمَانَ ...... قَالَ قَالَ جِبْرِیْلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ

اِنْ کُنْتُ اصْطَفَیْتُ آدَمَ فَقَدْ خَطَبْتُ بِكَ الْاَنْبِیَاءَ وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَکْرَمَ مِنْكَ عَلَیَّ۔ (خصائص ج۲ص۱۹۳)

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کا پروردگار کہتا ہے۔اگر میں نے آدم کو صفی اللہ کا خطاب دیا ہے تو آپ پر تمام انبیاء کو ختم کر کے (خاتم النبیین کا خطاب دیا ہے) اور میں نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں کی جو مجھے آپ سے زیادہ عزیز ہو۔

﴿۳۹﴾

حضور علیہ السلام کا ذکر خدا کا ذکر ہے

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِكَ مَعِیَ وَقَالَ اَیْضًا جَعَلْتُكَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَكَ ذَکَرَنِیْ۔ (شفا شریف، ص۱۲)

میں نے ایمان کا مکمل ہونا اس بات پر موقوف کر دیا ہے کہ (اے محبوب) میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہو اور میں نے تمہارے ذکر کو اپنا ذکر ٹھہرا دیا ہے۔پس جس نے تمہارا ذکر کیا، اس نے میرا ذکر کیا۔

﴿۴۰﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ تَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَكَ قُلْتُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ۔ (زرقانی علی المواہب ودر منثور ۶ ص ۳۶۴)

میرے پاس جبریل امین آئے اور کہا بیشک آپ کا رب فرماتا ہے کہ (اے حبیب) تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذکر کیسا بلند کیا ہے۔ میں نے کہا اللہ خوب جانتا ہے۔فرمایا

کہ جب میرا ذکر ہوگا تو میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔

﴿۴۱﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بے مثال بشر ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَیُّكُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ (بخاری ص ۲۶۳ ج ۱، مسلم ص ۳۵۲، مشکوۃ ص ۱۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ تو ایک شخص نے حضور سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!؟ آپ تو دن رات پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے مثل کون ہے تم میں۔ بے شک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

﴿۴۲﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

(بخاری ص ۱۰۸۴، ج ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے (صحابہ سے) فرمایا کہ تم لوگ رات دن پے در پے روزے مت رکھو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ حضور تو رات دن پے در پے روزہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ

﴿۴۳﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسن و جمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهٗ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرَقُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ۔

(زرقانی علی المواہب ج۴ ص ۲۲۵)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے بھی آپ کی توصیف کی۔ اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

﴿۴۴﴾

چاندنی رات میں حضور علیہ السلام کے حُسن و جمال کی کیفیت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ اِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاِلَى الْقَمَرِ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِيْ مِنَ الْقَمَرِ۔ (ترمذی۔ دارمی۔ مشکوٰۃ ص ۵۱۸)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چاندنی رات تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم حلہ حمرا اوڑھے ہوئے لیٹے تھے۔ میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی حضور کے [illegible] نور کو۔ بالآخر میرا فیصلہ یہی تھا کہ حضور چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

حُسن ہے بے مثل صورت لاجواب
میں فدا تم آپ ہو اپنا جواب

﴿۴۵﴾

بچپن میں حضور علیہ السلام چاند سے گفتگو فرماتے تھے

عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلَبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعَانِيْ اِلَى الدُّخُوْلِ فِيْ دِيْنِكَ اِمَارَةُ نُبُوَّتِكَ رَاَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاجِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ اِلَيْهِ بِاِصْبَعِكَ فَحَيْثُ اَشَرْتَ اِلَيْهِ مَالَ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُحَدِّثُهٗ وَيُحَدِّثُنِيْ وَيُلْهِيْنِيْ عَنِ الْبُكَاءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَهٗ حِيْنَ يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ۔

(بیہقی، ابن عساکر، خصائص کبریٰ ص ۵۳)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ میں نے آپ کی ایک بات دیکھی تھی جو آپ کی نبوت پر دلالت کرتی تھی اور میرے مسلمان ہونے میں اس کو بڑا دخل حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں لیٹے ہوئے چاند سے باتیں کر رہے تھے اور جس طرف آپ انگلی سے اشارہ کرتے تھے، چاند اسی طرف ہو جاتا تھا۔ فرمایا میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب کہ وہ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدے میں گرتا تھا۔

﴿۴۶﴾

حسینوں میں حسیں ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَارَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِيْ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (ترمذی مشکوۃ ص ۵۱۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا آفتاب آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے۔

﴿۴۷﴾

حسینانِ عالم میں سب سے حسین

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَاذِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا۔ (بخاری شریف، مسلم شریف۲ص ۲۵۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صورت وسیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

﴿۴۸﴾

حضور اقدس ﷺ کا حسن وجمال بے مثل و بے مثال

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَّاَنْوَرَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ اِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهٗ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرَقُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ۔ (زرقانی علی المواہب۴ص ۲۲۵)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور خوش رنگ تھے۔ جس کسی نے آپ کی توصیف کی اس نے آپ کو چودھویں کے چاند سے تشبیہ دی۔ پسینہ کی بوند آپ کے چہرہ میں یوں معلوم ہوتی تھی جیسے موتی۔

﴿۴۹﴾

حضور کا چہرۂ اقدس چاند کا ٹکڑا

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَّ اِسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسرور و شادماں ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسا منور ہو جاتا کہ چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔

﴿۵۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب خندہ فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَحِكَ یَتَلَا لَوءُ فِی الْجُدُرِ۔ (خصائص الکبریٰ ا ص ۸۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعائیں نکلتیں جن سے در و دیوار روشن ہو جاتے۔

﴿۵۱﴾

حضور اقدس ﷺ جس راستے سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک جاتا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ فِیْ طَرِیْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّیْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الطَّرِیْقِ۔ (دارمی، بیہقی، ابونعیم، بزار، ابویعلی، دلائل النبوت ص ۳۸۰، خصائص ا ص ۶۷، زرقانی ۴ ص ۲۲۴)

حضرت جابر و حضرت انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کی کسی گلی میں سے گزرتے تو لوگ اس گلی سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس گلی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

عنبر زمیں، عبیر ہوا، مُشک تر غُبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تری راہگزر کی ہے

﴿۵۲﴾

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم سے در و بام روشن و منور ہو جاتے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَخِیْطُ فِی السَّحْرِ فَسَقَطَتْ مِنِّی الْاِبْرَةُ فَطَلَبْتُهَا فَلَمْ

اَقْدِرْ عَلَيْهَا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَيَّنَتِ الْاِبْرَةُ بِشُعَاعِ نُوْرِ وَجْهِهٖ فَاَخْبَرْتُهٗ۔ (ابنِ عساکر، خصائصِ کبریٰ ا ص ۶۲)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں بوقت سحر کچھ سی رہی تھی۔ میرے ہاتھ سے سوئی گر گئی۔ ہر چند تلاش کی مگر اندھیرے کی وجہ سے نہ ملی۔ پس حضور ماہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو آپ کے رُخِ انور کی روشنی سے سارا کمرہ روشن ہو گیا اور سوئی چمکنے لگی تو مجھے اس کا پتہ چل گیا۔

﴿۵۳﴾

پسینہ مبارک کی بے نظیر خوشبو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبُ مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (شمائلِ ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کبھی کوئی عطر ایسا نہیں سونگھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک سے زیادہ خوشبودار ہو۔

﴿۵۴﴾

حضور علیہ السلام کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ۔

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۴۰)

امام بخاری و مسلم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حدیبیہ میں پانی نہ رہا۔ لشکر پر پیاس کا غلبہ ہوا۔ صحابہ نے خدمت اقدس میں عرض کی۔ سرکار پانی نہیں ہے۔

حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس چھاگل میں ڈالا تو انگشت ہائے مبارک

سے چشموں کی طرح پانی جوش مارنے لگا۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تو بھی وہ اس پانی سے سیراب ہو جاتے مگر ہم پندرہ سو آدمی تھے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

﴿۵۵﴾

حضور علیہ السلام کے لعاب مبارک سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّآءٍ فَشَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ثُمَّ مَجَّ فِی الْبِئْرِ فَفَاحَ مِنْہُ مِثْلُ رَائِحَۃِ الْمِسْکِ۔

(ابن ماجہ، احمد، بیہقی، ابونعیم، خصائص ا ص ۶۱، زرقانی ۴ ص ۹۶)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول میں پانی لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے پیا اور کلی کر کے ایک کنویں میں ڈال دیا تو اس میں سے مُشک کی سی خوشبو آنے لگی۔

﴿۵۶﴾

حضور علیہ السلام کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ تھا

عَنْ ذَکْوَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَّلَا قَمَرٍ۔ (اخرج الحکیم الترمذی)

حضرت ذکوان کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند کی چاندنی اور سورج کی روشنی میں سایہ نہیں (دکھائی) دیتا تھا۔ (خصائص کبریٰ ص ۶۸ ج ۱)

﴿۵۷﴾

حضور علیہ السلام کی آنکھیں سوتی ہیں، دل ہمیشہ بیدار رہتا ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَیْنَیَّ وَلَا

یَنَامُ قَلْبِیْ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل بیدار رہتا ہے۔ (خصائصِ کبریٰ ص ۶۹ ج ۱)

﴿۵۸﴾

حضور علیہ السلام کے لیے اندھیرا حجاب نہیں بنتا

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرٰی فِی الظَّلْمَاءِ کَمَا یَرٰی فِی الضَّوْءِ۔ (بیہقی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ السلام اندھیرے میں ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے اُجالے میں۔ (خصائصِ کبریٰ ج ۱ ص ۶۱)

﴿۵۹﴾

حضور علیہ السلام کا کفِ دست ریشم ودیباج سے زیادہ نرم تھا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا مَسَسْتُ دِیْبَاجَۃً وَّلَا حَرِیْراً اَلْیَنَ مِنْ کَفِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْکًا وَّلَا عَنْبَرَۃً اَطْیَبَ مِنْ رَائِحَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (بخاری ص ۲۶۴ ج ۱، مشکوٰۃ ص ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ریشم اور دیباج کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کفِ دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی مشک وعنبر وغیرہ کی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔

﴿۶۰﴾

حضور اقدس ﷺ کا جسم مبارک مشک سے زیادہ خوشبودار

حضرت حُجَیْفَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تشریف

لائے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ یَاْخُذُوْنَ یَدَیْهِ فَیَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلٰی وَجْهِیْ فَاِذَا هِیَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَطْیَبُ رَائِحَةً مِّنَ الْمِسْكِ۔

(بخاری ص)

تو لوگوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔



جسمِ نبوی وفات کے بعد بھی خوشبودار تھا

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ یَدِیْ عَلٰی صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ فَمَرَّبِیْ جُمَعٌ اٰکُلُ وَاَتَوَضَّأُ مَا یَذْهَبُ رِیْحُ الْمِسْكِ مِنْ یَدِیْ۔

(بیہقی)

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور نبی کریم کے سینہ اقدس پر رکھا جس دن آپ نے وفات پائی۔ اس کے بعد مجھ پر کئی جمعے (ہفتے) گزر گئے۔ کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں مگر میرے ہاتھ سے مشک کی خوشبو (جو حضور کے سینہ مبارک پر رکھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی) نہیں جاتی۔

واہ اے عطرِ خداداد مہکنا تیرا



شاگردِ رشید حق تعالیٰ

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ

فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی۔ (جواہر البحار ج ا ص ۶۷۳، ص ۴۹۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے میرے رب نے پڑھایا اور بہترین تعلیم دی۔

ایسا اُمی کس لیے مِنّت کش اُستاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقرأ وربک الاکرم نہیں

﴿۶۳﴾

حضور علیہ السلام دُنیا کی ہر چیز کو جانتے ہیں

عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَلّٰى لِیْ كُلُّ شَیْءٍ وَّعَرَفْتُ۔ (ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو دُنیا کی ہر چیز مجھ پر ظاہر ہوگئی اور میں نے سب کو پہچان لیا۔ (مشکوٰۃ ۷۲)

﴿۶۴﴾

حضور کی آنکھوں کے لیے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَوْنَ قِبْلَتِی دهھنا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَیَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّیْ لَاَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِیْ۔

(بخاری ج ا ص ۱۰۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ میرا قبلہ یہ ہے۔ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا نہ خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

﴿۶۵﴾

حضور نے ایک مجلس میں جو ہو گیا اور جو آئندہ ہو گا سب کو بیان فرما دیا

عَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ کَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔ (مسلم)

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پھر حضور علیہ السلام منبر پر جلوہ فرما ہوئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا تو اس خطبہ میں حضور نے ہمیں اس دنیا میں جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہو گا۔ سب کی خبر دے دی۔ تو ہم لوگوں میں سب سے بڑا عالم وہ شخص ہے جسے حضور کی بتائی ہوئی خبریں زیادہ یاد ہیں۔

(مسلم جلد دوم ص ۳۹۰)

﴿۶۶﴾

حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ۔ (رواہ الدارمی)

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ملائکہ کن اُمور میں سرگرمی سے گفتگو کر رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا تو ہی خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا ید قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی

دونوں چھاتیوں میں محسوس کی۔ بس میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ (مشکوٰۃ، دارمی)

﴿٦٧﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ہر مسلمان کے سلام کا جواب دیتا ہوں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

(رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مجھ پر سلام بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر واپس فرمائے گا (یعنی میری روح جو مشاہدۂ حق میں ہوتی ہے۔ اس کی توجہ صلوٰۃ وسلام عرض کرنے والے کی طرف ہو جاتی ہے) پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿٦٨﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جو چاہو مجھ سے پوچھو، جواب دوں گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَضْبَانُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اَلْیَوْمَ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ وَنَحْنُ نَرٰی اَنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَهٗ۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور اس وقت آپ پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دے کر فرمایا۔ آج

تم مجھ سے جو جو سوالات کرو گے میں تم کو جوابات دوں گا۔ وہ کہتا ہے کہ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے ساتھ ہیں۔ اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔ (ابویعلیٰ)

﴿۶۹﴾

حضور علیہ السلام نے اس دنیا میں جنت کو دیکھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍؓ فِی قِصَّۃِ صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِكَ ھٰذَا ثُمَّ رَأَیْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ فَقَالَ اِنِّیْ رَأَیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْھَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُہٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ۔ (بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ اسی مقام پر آپ نے کسی چیز کے لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا۔ پھر دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹ گئے (یہ کیا بات تھی) فرمایا میں نے جنت دیکھی تو یہ ارادہ کیا تھا کہ اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر دوزخ دیکھی تو ایسا خوفناک منظر کبھی نہ دیکھا جیسا آج دیکھا تھا۔ (بخاری ومسلم)

﴿۷۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وہ دیکھتے ہیں جو سب کی حدِ نظر سے باہر ہے اور وہ سنتے ہیں جو کوئی نہیں سنتا

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَہٗ اَنْ تَاِطَّ مَا فِیْھَا مَوْضَعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ لِلّٰہِ سَاجِدًا۔ (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں وہ وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ وہ آوازیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چر چر کر رہا ہے اور اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے کیونکہ اس میں کہیں چار انگشت برابر بھی ایسی جگہ خالی نہیں ہے جہاں کوئی فرشتہ سجدہ میں نہ ہو۔ (ترمذی)

﴿۷۱﴾

اُس دنیا میں جو کچھ ہونے والا ہے حضور علیہ السلام اسے کفِ دست کی طرح دیکھ رہے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے جب میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا۔ پس میں دنیا کی طرف اور جو کچھ اس میں تا قیامت ہونے والا ہے۔ سب کی طرف اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کی طرف۔ (زرقانی ج ۷ ص ۲۳۴)

﴿۷۲﴾

حضور علیہ السلام کی آنکھوں کیلئے کوئی چیز حجاب نہیں بنتی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا وَاللّٰہِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میرا قبلہ

توجہ صرف سامنے کی طرف سمجھتے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (دل کی کیفیت) مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ میں پسِ پشت سے دیکھتا ہوں۔

﴿۷۳﴾

اللہ تعالیٰ نے زمین کو سمیٹ دیا تو حضور علیہ السلام نے اس کے مشرق ومغرب کو دیکھ لیا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مرے لیے زمین سمیٹ دی تو میں نے زمین کے مشرق کو بھی دیکھ لیا اور زمین کے مغرب کو بھی دیکھ لیا۔ (رواہ مسلم، مشکوۃ ص ۵۱۲)

﴿۷۴﴾

نبی علیہ السلام نے ابتداءِ آفرینش سے دخولِ جنت ونار تک کے حالات وواقعات بیان فرمادیئے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم لوگوں (کے مجمع) میں کھڑے ہوئے تو حضور نے ابتداءِ آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے سارے حالات کی ہمیں خبر دے دی۔ (حضور سے سننے والوں میں) جس نے اس بیان کو یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (بخاری ص ۴۵۳، ج ۱، مشکوۃ ص ۵۱۶)

﴿۷۵﴾

حضور علیہ السلام نے مجلس واحد میں قیامت تک ہونیوالے تمام حوادثات وواقعات بیان فرمادیئے

عَنْ اَبِی سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ یَدَعْ شَیْئًا یَکُوْنُ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اِلَّا ذَکَرَہٗ حَفِظَہٗ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ مَنْ نَسِیَہٗ۔ (ابوداؤد)

ابوداؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار عصر کے بعد خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور جو جو حوادث قیامت تک ظہور میں آنے والے تھے وہ سب بیان فرمادیے۔ جس نے یاد کرلیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔ (ابوداؤد)

﴿۷۶﴾

حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے علم ورویت کی وسعت

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ وَاللّٰہِ لَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَّعَہٗ ثَلٰثَ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ وَاِسْمِ قَبِیْلَتِہٖ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالی کی قسم میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ساتھی بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (آج سے) دنیا کے ختم ہونے تک جتنے فتنہ انگیز لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کے ساتھیوں کی تعداد تین سو سے زائد ہوگی۔ خدا تعالی کی قسم حضور نے ہمیں ان کا نام، ان کے باپ کا نام اور ان کے خاندان کا نام (سب کچھ) بتادیا۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ ص ۴۶۳)

﴿۷۷﴾

نبی کریم علیہ السلام نے قیامت تک پیدا ہونے والے فتنوں کے قائدوں کے نام بیان فرمادیئے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِىْ اَنَسِىَ اَصْحَابِىْ اَمْ تَنَاسَوْا وَاللّٰهِ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِىَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلٰثَمِاْئَةٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میرے رفقاء فی الواقع بھول چکے ہیں یا وہ تجاہل عارفانہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے خاتمہ تک فتنوں کا کوئی ایسا سرغنہ نہیں چھوڑا جس کی جماعت تین سو یا اس سے اوپر پہنچ چکی ہو مگر اس کا اور اس کے باپ اور قبیلہ کا نام لے لے کر ہم کو بتا دیا۔ (ابوداؤد)

﴿۷۸﴾

معرکہ بدر میں صحابہ کرام کی جاں نثاری کا ایک منظر

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی سے قبل ہی صحابہ کو یہ بتا دیا کہ زمین کے اس حصہ پر فلاں شخص جاں توڑتا ہوا پایا جائے گا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَنَا فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ مَوْضِعَ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس کہتے ہیں کہ جب ابوسفیان کے لشکر کشی کی خبر ملی تو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق صحابہؓ سے مشورہ فرمایا۔ حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ اس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دیں تو ہم ابھی ڈال دیں گے اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہم برک الغماد تک اپنے گھوڑے دوڑا کر ان کے چتے پانی کر ڈالیں تو ہم یہ بھی کر گزریں گے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چلنے کے لیے بلایا۔ لوگ چل پڑے۔ یہاں تک کہ بدر کے میدان میں آکر مقیم ہو گئے۔ آپ یہاں زمین پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتاتے جاتے تھے کہ یہاں فلاں مشرک مقتول ہو کر گرے گا اور یہاں فلاں گرے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ (سب اسی جگہ مقتول ہوئے اور) ان میں کوئی ایسا نہ تھا جو آپ کی مقرر کردہ جگہ سے ذرا کہیں علیحدہ گرا ہو۔ (مسلم)

﴿۷۹﴾

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے
ہر حال میں حق ہی نکلتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِي قُرَيْشٌ وَقَالُوْا اَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابَةِ فَذَكَرْتُ۔

ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ فَقَالَ اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ۔ (ابوداؤد)

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں جو حضور علیہ السلام سے سنتا لکھ لیتا۔ قریش نے مجھ سے کہا۔ حضور سے سنی ہوئی ہر بات نہ لکھا کرو کیونکہ ممکن ہے حضور کبھی

غصہ وغضب کی حالت میں ہوں۔ مگر میں لکھتا رہا اور اس بات کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لکھو اور انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ خدا کی قسم اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔

﴿۸۰﴾

حضور علیہ السلام مالکِ شریعت ہیں

عَنْ نَصْرِبْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنْ لَّا يُصَلِّيَ اِلَّا صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

(رواہ احمد وسندہ جید وجہالۃ الصحابی لاتضر)

نصر بن عاصم لیثی اپنے خاندان کے ایک شخص کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو نمازیں پڑھا کریں گے تو حضور نے ان کی اس شرط کو بھی قبول فرمالیا۔

﴿۸۱﴾

حج عمر میں ایک بار ہی فرض ہے۔ اگر حضور علیہ السلام ہاں کہہ دیتے تو ہر سال فرض ہو جاتا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ ...... فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ۔ (احمد ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے۔ فرمایا نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا۔

(ترمذی ابواب الحج ص ۱۶۸)

﴿۸۲﴾

حضور علیہ السلام کی قرابت دنیا و آخرت میں نافع ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سَبَبٍ وَّنَسَبٍ یَّنْقَطِعُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا خَلَا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ۔ (جواہر ج ۱ ص ۳۲۱) (صواعق محرقہ ص ۹۵)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزِ قیامت تمام قرابتی ونسبی رشتے منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے قرابتی ونسبی رشتوں کے۔ (صواعق)

﴿۸۳﴾

خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا جِبْرَئِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ فَاَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ فَسَأَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰہُ لِجِبْرَئِیْلَ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا کی اور اس دعا میں بحضور رب العالمین روئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کو حکم دیا۔ تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور رونے کا سبب پوچھو۔ حضور نے فرمایا۔ میرے رونے کا سبب فکرِ اُمت ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ جبرئیل فرمایا جبرئیل ہماری طرف سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے کہو۔ تمہاری امت کے بارے میں ہم تمہیں راضی کردیں گے اور رنجیدہ نہیں کریں گے۔ (مسلم)

﴿۸۴﴾

کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

سائل ہوا ترا مانگتا ہوں تجھ سے تجھی کو معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْءِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقَالَ یَوْمًا یَا رَبِیْعَةُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیْکَ (مسلم) قَالَ فَقُلْتُ اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوَغَیْرَ ذَالِکَ قُلْتُ ھُوَ ذَالِکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

(مسلم، ابوداؤد، طبرانی، ابن ماجہ)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور رات کو حاضر رہتا۔ ایک شب حضور کے لیے آب وضو وغیرہ ضروریات حاضر لایا (رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحرِ رحمت جوش میں آیا)۔ ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ میں نے عرض کی۔ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرتِ سجود سے۔ (مسلم۔ ابوداؤد)

مالکِ کوثر ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿۸۵﴾

حضور اقدس ﷺ نے کبھی سائل کو نفی میں جواب نہیں دیا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ رسول اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو اور آپ نے جواب میں نہیں فرمایا ہو۔

﴿۸۶﴾

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعائے مستجاب کو بخشش امت کے لیے محفوظ رکھا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ یَدْعُوْا بِهَا وَاُرِیْدُ اَنْ اَخْتَبِیَٔ دَعْوَتِیْ شِفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ فِی الْاٰخِرَةِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کے لیے ایک دعاء مستجاب ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعا مستجاب کو اٹھا رکھا ہے۔ اپنی امت کی شفاعت کے لیے آخرت میں۔ (بخاری)

﴿۸۷﴾

حضور علیہ السلام سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور سب سے پہلے اپنی قبر مبارک سے اٹھیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ روزِ محشر تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں گا۔ قبر پھٹ کر جو سب سے پہلا شخص باہر آئے گا وہ میں ہوں۔ جو نبی سب سے پہلے مخلوق کی شفاعت کرے گا وہ میں ہوں اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی وہ میں ہوں۔ (مسلم شریف)

﴿۸۸﴾

قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لئے حضور دستک دینگے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّۃِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں جس نبی کے ماننے والے سب سے زیادہ ہوں گے وہ میں ہوں اور جو سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دیگا وہ میں ہوں۔

﴿۸۹﴾

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... قیامت کے دن پرچم حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اولین وآخرین میرے جھنڈے تلے ہونگے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔ حمد وثناء کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور یہ بھی کوئی فخر نہیں اور اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا جتنے رسول ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور سب سے پہلا شخص جو زمین پھٹ کر باہر آجائے گا وہ میں ہوں اور یہ کوئی فخر نہیں۔

﴿۹۰﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اذنِ شفاعت حاصل ہو گیا ہے

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِىْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّىْ فَخَيَّرَنِىْ بَيْنَ اَنْ يُّدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِىَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِىَ لِمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لایا اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں کوئی ایک بات اختیار کرلوں۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نصف اُمت کو جنت میں داخل فرمائے، یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے۔ تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کرلیا اور میری شفاعت ان لوگوں کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

﴿۹۱﴾

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کی بھی شفاعت فرمائینگے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد رواہ ابن ماجہ عن جابر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری شفاعت میری امت کے ان لوگوں کے حق میں ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (ترمذی)

﴿۹۲﴾

روز قیامت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کرینگے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری شفاعت سے بہرہ مند وہی ہوں گے جنہوں نے خلوص قلب سے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ (بخاری)

﴿۹۳﴾

انبیاء، علماء اور شہداء شفاعت کرینگے

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَ لْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن تین طرح کے لوگ (خصوصیت سے) شفاعت کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام، پھر دین کا علم رکھنے والے علماء اور پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

﴿۹۴﴾

ساتوں آسمانوں اور ساق عرش پر حضور کا نام لکھا ہوا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَى السَّمَاءِ مَامَرَرْتُ بِسَمَاءٍ اِلَّا وَجَدْتُّ اسْمِیْ فِيْهَا مَكْتُوْبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (بزار)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج) جب مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان سے گزرا اس پر محمد

رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا۔

﴿۹۵﴾

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَأَیْتُ عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (ابن عساکر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شب معراج میں نے ساق عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا دیکھا۔ (خصائص کبریٰ ج ا ص ۷)

﴿۹۶﴾

جنت کی ہر چیز پر حضور علیہ السلام کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ (ابن عباس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جنت کے دروازہ پر لا الا اللہ لکھا ہوا ہے۔

﴿۹۷﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَافِی الْجَنَّۃِ شَجَرَۃٌ وَّلَا وَرَقَۃٌ اِلَّا مَکْتُوْبٌ عَلَیْھَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

(ابونعیم فی الحلیہ)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے۔ سید عالم صلی اللہ وسلم نے فرمایا جنت کا کوئی درخت کوئی پتہ ایسا نہیں ہے۔ جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نہ لکھا ہو۔

﴿۹۸﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے سلام عرض کرتا تھا

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِنِّی لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں مکہ کے اس پتھر کو آج بھی پہچانتا ہوں جو مجھے قبل بعثت سلام عرض کرتا تھا۔ بیشک اب ابھی میں اس کو پہچانتا ہوں۔

چاند شق ہو پیڑ بولیں، جانور سجدہ کریں
بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے،

﴿۹۹﴾

حضور علیہ السلام جس درخت یا پتھر کے قریب سے گذرتے وہ آپ کو سلام وصلواۃ عرض کرتا

عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ۔ (داری مشکوٰۃ ص ۵۴۰ ترمذی ج ۲ ص ۲۰۳)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، میں حضور علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ حضور ﷺ کسی طرف روانہ ہوئے۔ تو جس پتھر اور درخت نے بھی آپ کا استقبال کیا تو یوں عرض کیا۔ السلام علیک یا رسول اللہ۔

﴿۱۰۰﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی ہیں

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَنِیْ بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ۔

(خصائص کبریٰ ص ۲/۱۱۵ زرقانی علی المواہب ص ۵/۲۶۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں ساری دنیا کی کنجیاں دیا گیا ہوں۔ جبریل امین ان کو ابلق گھوڑے پر رکھ کر میرے پاس لائے اور ان کنجیوں پر ریشمی چادر ڈالی ہوئی تھی۔

﴿۱۰۱﴾

اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو زمین کے خزانے عطا فرمادیئے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ يَدَیَّ۔ (بخاری ص ۲/۱۰۴۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں زمین کے تمام خزانے دیا گیا ہوں اور وہ میرے ہاتھ پر رکھ دیئے گئے۔

﴿۱۰۲﴾

حضور علیہ السلام کا معجزہ شق القمر

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَالُوْا رَسُوْلَ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَحِرَاءَ بَيْنَهُمَا۔ (بخاری، مسلم، مشکوۃ صفحہ ۵۲۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تو حضورؐ نے چاند کے دو ٹکڑے فرما کر انہیں دکھا دیا۔ حتیٰ کہ مکہ والوں نے حراء پہاڑ کر چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

﴿۱۰۳﴾

انبیائے کرام کسی کو اپنے مال و دولت کا وارث نہیں بناتے

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے (مال و دولت) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ راہ خدا میں صدقہ ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۱۰۴﴾

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوئے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرَانِیٌّ اَرَاہُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔ (نورانی دیکھا)

﴿۱۰۵﴾

حضور علیہ السلام نے جبرئیل سے پوچھا۔ تم نے خدا کو دیکھا ہے؟

عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ھَلْ

رَاَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَقَضَ جِبْرَئِیْلُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِّنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِھَا لَاحْتَرَقْتُ۔ (ہذا فی المصابیح ورواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت زرارہ بن اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے سوال کیا۔تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ یہ سن کر وہ کانپ اٹھے اور عرض کی۔ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور اس کے درمیان تو نور کے ستر پردے ہیں۔ اگر میں کسی ایک کے نزدیک بھی پہنچ جاؤں تو جل جاؤں۔

﴿۱۰۶﴾

انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین نہیں کھاتی

اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ۔

(مشکوٰۃ شریف)

حضور نبی کریم روف رحیم علیہ الصلواۃ والتسلیم نے فرمایا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھانا تو خدا کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں۔

﴿۱۰۷﴾

عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حضرت اوس بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے (یعنی وہ ان کے جسموں پر کوئی اثر نہیں کرتی)۔

﴿۱۰۸﴾

بوقت نماز حضور ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز آتی تھی

وَلَا یَأْتِیْ وَقْتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا سَمِعْتُ آذَانًا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَتَقَدَّمْتُ فَصَلَّیْتُ وَمَا فِی الْمَسْجِدِ اَحَدٌ غَیْرِیْ وَمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرِیْ وَمَا یَأْتِیْ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ اِلَّا وَسَمِعْتُ الْاَذَانَ مِنَ الْقَبْرِ۔

(دلائل النبوۃ ص ۴۰۶، وفا الوفا ج ا ص ۹۴)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ حرہ کے زمانہ میں میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا۔ مسجد نبوی میں میرے سوا کوئی نہ تھا۔ ان ایام میں کسی نماز کا وقت نہ آتا مگر قبر انور سے میں اذان کی آواز سنتا۔ پھر جماعت کھڑی ہو جاتی تو میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا میرے سوا مسجد میں کوئی نہ تھا۔

﴿۱۰۹﴾

حضور علیہ السلام کی طرف کسی ایسی بات کی نسبت کرنا جو آپ نے نہیں فرمائی جہنم کو دعوت دینا ہے

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَکْذِبُوْا عَلَیَّ فَاِنَّہٗ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ضروری ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (بخاری)

﴿۱۱۰﴾

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کی طرف غلط بات منسوب کرنے والا دوزخی ہے

عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُلْ عَلَيَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے وہ کہا جو میں نے نہیں کہا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔

﴿۱۱۱﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَّمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(مشکوۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کو میری بات پہنچاؤ۔ خواہ وہ ایک آیت ہی ہو اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہے اس کو چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں ڈھونڈے۔

﴿۱۱۲﴾

شیطان خواب میں حضور علیہ السلام کی صورت بنا کر نہیں آ سکتا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اس لیے کہ شیطان میری شکل نہیں

بنا سکتا۔ (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۵۸)

﴿۱۱۳﴾

اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ۔

(بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۶ کتاب التفسیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ عنقریب مجھے بیداری کی حالت میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

﴿۱۱۴﴾

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند ناقض وضو نہیں ہے

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ۔ (بخاری شریف ص ۱۶۸/۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ وتروں سے پہلے ہی سو جاتے ہیں اور پھر بعض دفعہ بغیر وضو فرمائے اٹھ کر وتر شروع کر دیتے ہیں۔ فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل بیدار رہتا ہے (وہ نہیں سوتا)۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنے والے کو دوزخ سے برأت کا پروانہ مل جاتا ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃً لَّا تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃٌ کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ

وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔ (رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط)
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں پڑھیں۔ ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی۔ اس کے لیے لکھ دی جائے گی۔ نجات اور برأت دوزخ سے اور ہر عذاب سے اور اسی طرح نفاق سے (مسند احمد)

﴿۱۱۶﴾

مسجد حرام، مسجد اقصےٰ اور مسجد نبوی ﷺ کے سوا دنیا کی کسی بھی مسجد کے لیے اس نیت سے رخت سفر نہ باندھا جائے کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِالْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا...... (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی تین مسجدوں کے سوا کسی مسجد کے لیے رخت سفر نہ باندھا جائے۔ مسجد حرام، مسجد اقصےٰ (بیت المقدس) اور میری یہ مسجد۔ (مسجد نبوی ﷺ) (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

﴿۱۱۷﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری حیات میں میری زیارت کی

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ

بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ......

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر والاوسط)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حج کیا۔ پھر میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

﴿۱۱۸﴾

مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب دوسری مسجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِاَۃِ صَلٰوۃٍ فِیْ ھٰذَا۔

(رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے، اور مسجد حرام کی ایک نماز میری اس مسجد کی سو نمازوں سے افضل ہے۔ (مسند احمد)

﴿۱۱۹﴾

منبر رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور روضہ اقدس کی جگہ جنت کے باغ ہیں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ...... (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر ہے۔

﴿۱۲۰﴾

حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے مکہ معظّمہ کو حرم بنایا اور حضور علیہ السلام نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَمًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَّابَیْنَ مَازَمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ سَلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا تُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلْفٍ۔

(رواہ المسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرتے ہیں۔

الٰہی بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کر کے حرم بنا دیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اسے حرام بنا کر حرام کر دیا کہ اس میں کوئی خون نہ گرایا جائے۔ نہ لڑائی کے لیے ہتھیار باندھیں۔ نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے۔

﴿۱۲۱﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے میری قبر انور کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ

لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ والدار قطنی والبیہقی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔
(دار قطنی)

﴿۱۲۲﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَّنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔ (بیہقی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے حج کیا اور میر قبر مبارک کی زیارت کی۔ میری وفات کے بعد تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (مشکوٰۃ، کتاب المناسک)

﴿۱۲۳﴾

روضہ نبوی کی زیارت کرنے والے کے لیے
حضور ﷺ کی شفاعت ضروری ہوگئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ...... مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ (خلاصہ الوفاص ۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی (۲) جس نے میری قبر کی زیارت کی۔ اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(خلاصۃ الوفاص ۴۱)

﴿۱۲۴﴾

عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا

كَانَ فِي جَوَارِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

آل خطاب کے ایک شخص نے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصد کر کے میرے (روضہ) کی زیارت کی تو قیامت کے دن وہ شخص میری حفاظت وحمایت میں ہوگا۔ (مشکوۃ شریف ص ۲۴۰)

﴿۱۲۵﴾

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ۔

جس نے کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت کو حاضر نہ ہوا۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

(خلاصۃ الوفا ص ۴۱)

﴿۱۲۶﴾

صحابہ کرام نے عرض کی جب جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو حضور آپ اس امر کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ۔

(رواہ الترمذی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ اونٹ آیا اور اس نے آپ کو سجدہ کیا۔ یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ نے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو۔

پوجا ہے ہم نے تجھ کو محراب بے خودی میں
سو حسن آگئے ہیں آداب بندگی میں

﴿۱۲۷﴾

حضرت ابو خزیمہ نے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارکہ پر سجدہ کیا

عَنْ اَبِیْ خُزَیْمَةَ اَنَّهٗ یَرٰی فِیْمَا یَرٰی النَّائِمُ اَنَّهٗ سَجَدَ عَلٰی جَبْهَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَاضْطَجَعَ لَهٗ قَالَ صَدِّقْ رُؤْیَاكَ فَسَجَدَ عَلٰی جَبْهَتِهٖ۔
(رواہ فی شرح السنۃ فی المشکوٰۃ)

حضرت ابو خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب آپ سے بھی ذکر کیا۔ آپ لیٹ گئے اور فرمایا تو اپنا خواب پورا کر لے اس نے ان آپ کی پیشانی مبارک کے اوپر سجدہ کرلیا۔ (مشکوٰۃ شریف)

وہ حسن مرے پیش نظر ہے جسے اگر
جلوے بھی دیکھ لیں تو طواف نظر کریں

﴿۱۲۸﴾

حضور کی ذات اقدس پر حضرت صدیق اکبر کے ایمان کی کیفیت

عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اَصْبَحَ یَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانُوْا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ وَسَعَوْا بِذَالِكَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالُوْا هَلْ لَّكَ اِلٰی صَاحِبِكَ یَزْعُمُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اللَّیْلَةَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ قَالَ اِنِّیْ اُصَدِّقُهٗ فِیْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذَالِكَ اُصَدِّقُهٗ فِیْ خَبَرِ السَّمَآءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ فَلِذٰلِكَ سُمِّیَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّیْقُ...... (رواہ الحاکم)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب شب معراج کو حضور علیہ السلام کو مسجد اقصیٰ تک سفر کا واقعہ پیش آیا تو صبح لوگوں کے درمیان بڑی چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور بعض ایمان کے کمزور لوگ جو پہلے آپ کی تصدیق کر چکے تھے مرتد بھی ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ آپ نے اپنے نبی کی بات بھی سنی۔ ان کا گمان ہے کہ وہ آج کی شب بیت المقدس کی سیر کر آئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو بلاشبہ ٹھیک کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ کیا ان کی اس بات کی بھی آپ تصدیق کریں گے کہ وہ ایک ہی شب میں بیت مقدس جا کر صبح سے پہلے واپس تشریف لے آئے؟ فرمایا میں تو اس سے بھی کہیں بڑھ کر بعید باتوں میں ان کی تصدیق کر چکا ہوں۔ میں آسمان کی خبروں کے متعلق ان کی تصدیق کرتا ہوں کہ وہ صبح و شام ان کے پاس آتی ہیں۔ (حالانکہ آسمانوں کی مسافت تو بیت مقدس کی مسافت سے کہیں زیادہ ہے اسی بناء پر ان کا لقب صدیق ہو گیا۔

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
ایک دم میں سر عرش گئے آئے محمد

﴿۱۲۹﴾

حضور علیہ السلام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کی برکت سے گناہ معاف ہو گئے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ قَالَ وَلَمْ یَسْئَلْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیَّ کِتَابَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَکَ ذَنْبَکَ اَوْ حَدَّکَ۔ (بخاری و مسلم مشکوۃ کتاب الصلواۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ایک شخص بحضور نبوی حاضر ہوا عرض کی یا رسول اللہ میں حد کو پہنچ گیا۔(یعنی وہ گناہ کیا ہے جس میں حد ہے) مجھ پر حد قائم کیجئے۔ حضور علیہ السلام نے اس شخص سے کچھ سوال نہ فرمایا اور نماز کھڑی ہوگئی۔اس شخص نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی وہ شخص کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ میں نے حد کو پایا جو کتاب اللہ میں حکم ہے مجھ پر جاری فرمایئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا پڑھی ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرمادی۔

﴿۱۳۰﴾

حکم نبوی کی تعمیل میں صحابہ کرام حضور کو سجدہ تو نہ کرتے تھے مگر صحابہ کا دل چاہتا تھا کہ حضور کو سجدہ کریں

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْ زُبَانٍ لَهُمْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّىْ اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْ زُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ بِاَنْ يُّسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِىْ اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِىْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا۔ (رواہ ابوداؤد احمد)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حیرہ گیا تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو میں بحضور نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حیرہ گیا تھا۔ وہاں میں نے دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو اس کے سب سے زیادہ آپ مستحق ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔آپ نے فرمایا۔ بتاؤ اگر تم میری قبر پر گذرتے تو کیا اس کو سجدہ کرتے۔عرض کی نہیں۔فرمایا تو پھر اب بھی مت کرو۔(ابوداؤد احمد)۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدہ کو سر ہے بے قرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

﴿۱۳۱﴾

صحابہ کرام سے عقیدت ومحبت اوران کا احترام ہرمسلمان کے لیے ضروری ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللهَ اَللهَ فِيْ اَصْحَابِيْ اَللهَ اَللهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْاهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ۔

(رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب)

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتا کے فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا خوف رکھنا اور میرے بعدان کو ہدف ملامت نہ بنانا (یادرکھو) جوان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا اور جوان سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا۔ جوان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے (ترمذی)

﴿۱۳۲﴾

سب صحابہ گناہ عظیم ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللهِ عَلٰى شَرِّكُمْ۔ (رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو لعنت ہو اللہ کی تمہارے شر پر۔ (ترمذی)

﴿۱۳۳﴾

حضور علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر و عمر میرے سمع و بصر ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَآی اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ ابن خطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر کو دیکھا تو فرمایا۔ یہ کان اور آنکھیں ہیں۔(ترمذی)

﴿۱۳۴﴾

ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائینگے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَا اٰخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا فَقَالَ ھٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر آئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوبکر و عمر بھی، ان دونوں میں سے ایک آپ کی داہنی طرف دوسرے بائیں طرف۔ حضور علیہ السلام ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضور نے فرمایا۔ ہم قیامت کے دن اس طرح اٹھائے جائیں گے(ترمذی)

﴿۱۳۵﴾

اگر کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبرؓ کو بناتا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالِاَحَدٍ عِنْدَ نَایَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَاخَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِئُہُ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ

اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کسی کا احسان نہیں مگر میں نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے احسان کے۔ مجھ پر ان کا احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب انھیں قیامت کے دن عطا فرمائے گا اور مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں جتنا ابوبکر کے مال نے دیا اور اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا۔ مگر تمہارے صاحب خلیل اللہ ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۳۶﴾

سب کے دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکرؓ کے دروازہ کے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ﹰالْخُدْرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَابَکْرٍ لَا تَبْکِ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا یُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ (بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ابوبکر رو و مت۔ سب لوگوں میں کسی کے مال اور صحبت کا احسان مجھ پر اتنا نہیں جتنا کہ ابوبکر کا ہے اور میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ لیکن اسلامی محبت و اخوت ہے۔ مسجد کی طرف کسی کا دروازہ باقی نہ رہے مگر اس کو بند کر دو۔ سوائے ابوبکر کے دروازہ کے۔

آں امن الناس بر مولائے ما　آں کلیم اول سینائے

﴿۱۳۷﴾

حضرت عمرؓ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ

صَاحِبَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِّنَ الحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ چاندنی رات میں حضور اقدس کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گی؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں وہ عمر کی ہیں۔ میں نے عرض کی حضرت ابوبکر کی نیکیوں کی کیا کیفیت ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ حضرت عمر کی ساری نیکیاں حضرت ابوبکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

﴿۱۳۸﴾

رفیق قبر و حشر و غار ہیں یہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ فِی الْغَارِ وَصَاحِبِیْ عَلَى الْحَوْضِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ تم میرے غار میں ساتھی ہو اور حوض کوثر پر بھی ساتھی ہو۔ (ترمذی)

﴿۱۳۹﴾

اگر میرے بعد نبی ہونا ممکن ہوتا تو عمر نبی ہوتے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو جناب عمر بن خطاب ہوتے ترمذی۔

﴿۱۴۰﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان مرضی الٰہی کی ترجمان ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ۔ (رواہ الترمذی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق جاری فرمایا۔ (ترمذی)

﴿۱۴۱﴾

میرے رفیق جنت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نبی کا کوئی ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی یعنی جنت میں عثمان ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۴۲﴾

ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید

عَنْ اَنَسٍ قَالَ

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ۔

(بخاری)

حضرت سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم احد پہاڑ پر جلوہ فرما ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر، [illegible] اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے تو پہاڑ لرزنے لگا۔ حضور علیہ السلام نے پہاڑ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا ٹھہر جا [illegible]

ایک نبی ایک صدیق (ابوبکر) اور دو شہید (عمر و عثمان) ہیں۔

﴿۱۴۳﴾

حضرت علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَّ عَلِيًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں علی سے اور وہ ہر مومن کے ولی (مددگار) ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

﴿۱۴۴﴾

مومن اور منافق کی پہچان؟ حب علی رضی اللہ عنہ و بغض علی رضی اللہ عنہ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَّلَا يَبْغَضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منافق محبت نہیں کرتا اور مومن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا۔

﴿۱۴۵﴾

جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اس نے حضور کو برا کہا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ۔ (رواہ احمد)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہا اس نے مجھے برا کہا۔ (احمد مشکوٰۃ ص ۵۶۵)

﴿۱۴۶﴾

جس کا میں مددگار ہوں علی رضی اللہ عنہ اس کے مددگار ہیں

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا میں مددگار ہوں علیؓ بھی اس کے مددگار ہیں (احمد ترمذی)

﴿۱۴۷﴾

الٰہی جو حسنینؓ سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت کر

عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ ھٰذَانِ اِبْنَایَ وَاَبْنَا بِنْتِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُحِبُّھُمَا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ حسنؓ وحسینؓ میرے اور میرے صاحبزادی کے بیٹے ہیں۔ الٰہی میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (الٰہی) تو ان دونوں کو اور جو ان دونوں سے محبت کرے۔ ان سے محبت فرما۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۰)

﴿۱۴۸﴾

جوانان جنت کے سردار حسنین رضی اللہ عنہما ہیں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَ اشَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسنؓ وحسینؓ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

امام حسنؓ وحسینؓ میرے دو پھول ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔ (رَوَاہُ التِرمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسن رضی اللہ عنہا وحسین رضی اللہ عنہا میرے دو پھول ہیں جنت میں۔ (ترمذی)

﴿۱۵۰﴾

جس نے حسینؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی

وَعَنْ یَعْلٰی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ۔

(رواہ الترمذی)۔

حضرت یعلے ابن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حسین رضی اللہ عنہا مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہا سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے جو حسین سے محبت کرے۔ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہیں۔

﴿۱۵۱﴾

حضور علیہ السلام نے جناب فاطمہؓ سے فرمایا۔ عائشہؓ سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی ان سے محبت کرو

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَ یَا بُنَیَّۃُ اَلَا تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ هٰذِہٖ۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میری بیٹی [illegible] سے میں محبت کرتا ہوں۔ تم ان سے محبت نہیں کرتیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

عرض کی۔ کرتی ہوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تو ان سے (عائشہؓ سے) محبت کرو۔ (مسلم بخاری)

﴿۱۵۲﴾

حضرت عائشہؓ کے بارے میں مجھے دُکھ نہ پہنچاؤ

عَنْ عَائِشَۃَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَۃَ فَاِنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَاْتِنِیْ وَاَنَا فِیْ ثَوْبِ امْرَاَۃٍ اِلَّا عَائِشَۃَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ مجھے عائشہؓ کے معاملے میں دکھ نہ دو۔ کیونکہ سوائے عائشہؓ کے کوئی بیوی ایسی نہیں ہے۔ جن کے بستر میں میں جلوہ فرما ہوں اور وحی آئے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۷۳)

﴿۱۵۳﴾

۔ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو جبرئیل امین سلام کہتے ہیں

وَعَنْ اَبِیْ سَلْمَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامُ قَالَتْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَتْ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ حضرت جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ ان پر سلام اور اللہ کی رحمت۔ اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ حضور وہ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۵۴﴾

جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا یہ آپ کی زوجہ ہیں دنیا و آخرت میں

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِھَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

(رَوَاهُ ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کی تصویر (جو کہ ید قدرت سے بنی ہوئی تھی) سبز ریشمی کپڑے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کی یہ دنیا وآخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔ (ترمذی)

﴿۱۵۵﴾

مسائل شرعیہ کے بارے میں جب صحابہ کو کوئی مشکل پیش آتی تو حضرت عائشہؓ ہی اس کو حل فرماتی تھیں

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول کو احکام شریعت کے بارے میں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو ہم جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کرتے۔

﴿۱۵۶﴾

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں،

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِي)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ ایک فرشتہ جو اس رات کے سوا کچھ زمین پر نہیں اترا۔ اس فرشتہ نے اپنے رب سے یہ اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرے اور بشارت دے کہ (حضرت) فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ اور حسنؓ وحسینؓ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)



اسلام کے ارکان خمسہ

توحید، رسالت، نماز، روزہ، حج، زکواۃ

اس سلسلہ کی چند اہم

ضروری ہدایات

﴿۱۵۷﴾

اسلام کے ارکان خمسہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ ۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں ۔۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔۴۔ حج کرنا۔۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

﴿۱۵۸﴾

سب سے افضل عمل توحید ورسالت پر ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِیْمَانٌ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔ (بخاری شریف)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا۔ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا۔ اس کے بعد فرمایا وہ حج جس میں گناہ کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔

﴿۱۵۹﴾

اسلام اور ایمان کی تعریف

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَایُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ عَجِبْنَا لَہٗ یَسْئَالُہٗ وَیُصَدِّقُہٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ دفعتاً ایک شخص آیا۔ اس کے کپڑے نہایت سفید، بال نہایت سیاہ تھے۔ نہ اس پر سفر کی کوئی علامت تھی۔ نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے اتنا قریب آ بیٹھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے اپنے گھٹنے ملا دیئے اور اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانوئے مبارک پر رکھ دیئے اور عرض کی۔ اے محمد ﷺ مجھے بتائیے اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کا اقرار کرے کہ سوائے ایک خدا کے اور کوئی معبود نہیں۔ محمد ﷺ بلا شبہ اللہ کے رسول ہیں اور اگر طاقت ہو تو خدا کے گھر کا حج کرے۔ وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا۔ راوی کہتا ہے ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ یہ پہلے تو آپ سے دریافت کرتا ہے۔ پھر (خود

ہی) آپ کی تصدیق بھی کر دیتا ہے۔ (گویا واقف کار ہے) پھر بولا اچھا اب ایمان کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا۔ خدا، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کو دل سے مانو اور اس بات پر یقین کرو کہ برا بھلا جو کچھ ہے وہ سب نوشتہ تقدیر کے موافق ہے۔ اس نے کہا آپ نے صحیح کہا۔ اب یہ بتائیے احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ کیونکہ تم اگر اس کو نہیں دیکھتے وہ تو تمہیں دیکھتا ہے۔ (بخاری)

﴿۱۶۰﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا فَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامُ اَنْ تُسْلِمَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ وَتَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ قَالَ اِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِیْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَتُؤْمِنَ بِالْمَوْتِ وَبِالْحَيَاتِ بَعْدَالْمَوْتِ وَتُؤْمِنَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحِسَابِ وَالْمِيْزَانِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذَالِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ فَقَدْ اٰمَنْتَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِحْسَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِحْسَانُ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ (احمد)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ (اچانک) جبرئیل علیہ السلام آگئے اور اپنے دونوں ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں زانو مبارک پر رکھ کر سامنے بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ سے اسلام کی

حقیقت بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دے اور یہ گواہی دے کہ معبود کوئی نہیں۔ مگر وہی صرف ایک اللہ جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندہ اور رسول ﷺ ہیں، اس نے عرض کیا۔ اچھا جب میں یہ گواہی دے دوں گا تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا۔ بے شک جب تو یہ عہد کر لے گا تو یقیناً مسلمان ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایمان کی حقیقت بتائیے؟ آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، فرشتے، اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے سب نبیوں کو مانے اور موت پھر موت کے بعد جی اٹھنے، جنت اور دوزخ، حساب و کتاب اور اعمال کی ترازو کا یقین کرے اور اس کا یقین کرے کہ اچھی اور بری بات تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ اس نے کہا جب میں ان باتوں کو مان لوں گا تو کیا میں مومن بن جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب تو یہ باتیں مان لے گا تو مومن ہو جائے گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! احسان کسے کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کیونکہ تو اگر اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تو تجھے دیکھتا ہے۔ (احمد)

﴿۱۶۱﴾

تقدیر کے مسئلہ پر بحث نہیں کرنی چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدْرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا۔

(رواہ الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے)

قضا وقدر کے مسئلہ میں بحث ومباحثہ کررہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اور ہم کو بحث کرتے دیکھا) تو آپ بہت غضبناک ہوئے۔ یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اس قدر سرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ کے رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ہم سے فرمایا۔ کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے کہ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام لایا ہوں (کہ تم قضاء وقدر جیسے اہم اور نازک مسائل میں بحث کرو۔) خبردار تم میں سے پہلی امتیں اس وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انھوں نے اس مسئلہ میں حُجت و بحث کو اپنا طریقہ بنالیا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں۔ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت و بحث نہ کیا کرو۔ (ترمذی)

﴿۱۶۲﴾

اسلام قبول کرنے کے بعد جان ومال عزت وآبرو محفوظ ہوجاتی ہے

عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ جاری رکھوں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہوجائیں۔ پس جو شخص لا الہ الا اللہ کا قائل ہوگیا۔ (یعنی اس نے دین کی تمام ضروری باتوں کو تسلیم کرلیا) تو اس نے اپنے مال وجان کو محفوظ کرلیا، سوائے اس کے حق کے، اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۱۶۳﴾

پابندی وقت کے ساتھ نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ

الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ (بخاری)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ فرمایا نماز جو وقت پر ادا کی گئی ہو۔ ابن مسعود نے عرض کی۔ اس کے بعد فرمایا۔ والدین کی اطاعت ابن مسعود نے عرض کی اس کے بعد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ (بخاری)

﴿۱۶۴﴾

پابندی وقت کے ساتھ نماز کی ادائیگی نور و برہان اور ذریعہ نجات ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ۔ (احمد و دارمی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے نماز کے متعلق فرمایا۔ جس نے نماز کی حفاظت کی (پابندی وقت کے ساتھ ادا کی)۔ اس کے لیے نماز نور ہوگی اور مومن ہونے کی دلیل اور ذریعہ نجات ہوگی۔ قیامت کے دن اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے نہ نور ہوگی اور نہ دلیل اور نہ نجات کا ذریعہ اور بے نماز قیامت کے دن قارون وفرعون اور (ایسے کفار) کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (احمد)

﴿۱۶۵﴾

جنتیوں کے کام نماز، روزہ، حج اور زکواۃ

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِىْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِىْ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِىْ مِنَ

النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَئَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے۔ لیکن یہ اس شخص پر آسان بھی ہے جس پر اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ (وہ عمل یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور نماز قائم کرے۔ زکوٰۃ ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔

۱۶۶

نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی پر بیعت

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جریر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ان باتوں پر بیعت کی ۱۔ نماز کی پابندی ۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی ۳۔ اور ہر مسلمان سے خیر خواہی۔ (مسلم)

۱۶۷

نماز کی روحانی کیفیت کا ایک منظر

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ کَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے دریافت

کیا۔احسان کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ جب تم عبادت کرو تو تم کو یہ معلوم ہو کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو، کیونکہ اگر تم خدا کو نہیں دیکھ رہے ہے تو وہ تو تم کو بہر حال دیکھ رہا ہے۔ (بخاری)

﴿۱۶۸﴾

وقت پر نماز پڑھنے کو امور خیر میں بہت اہمیت اور فوقیت حاصل ہے

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰی وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّالْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ۔ (بخاری کتاب الادب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا۔ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ عرض کیا پھر کونسا۔ فرمایا۔ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ عرض کیا پھر کونسا فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔

﴿۱۶۹﴾

نماز نور و برہان ہے اور آخرت میں نجات کی ضامن

وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّ بُرْهَانًا وَّ نِجَاةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نِجَاةً كَانَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جس نے نماز کی پابندی کی تو نماز اس کے لیے نور، برہان اور باعث نجات ہوگی قیامت کے دن۔ اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے لیے نماز نہ نور ہوگی نہ دلیل نہ نجات (اور بے نمازی قیامت کے دن۔ قارون، فرعون، ہامان اور

ابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (دارمی)

﴿۱۷۰﴾

صحیح طریقہ سے وضو کرنیوالا اور نماز پنجگانہ ادا کرنیوالا مغفور ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَرَضَھُنَّ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَ ھُنَّ وَصَلاَّ ھُنَّ لِوَقْتِھِنَّ وَاَتَمَّ رُکُوْعَھُنَّ وَخُشُوْعَ ھُنَّ کَانَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فَلَیْسَ لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ۔ (رواہ احمد)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے بندوں پر فرض کیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر نمازیں پڑھیں اور رکوع وخشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے (ذمہ کرم) کا یہ عہد کرلیا ہے کہ اسے بخشش دے اور جس نے نہیں کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔ (ابوداؤد)

﴿۱۷۱﴾

نماز کی پابندی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْہِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسًا ھَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ؟ قَالُوْا لَا یَبْقٰی مِنْ دَرَنِہٖ شَیْءٌ؟ قَالَ فَذَالِکَ مِثْلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا۔

(مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ ص ۵۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کے گھر کے سامنے کوئی صاف شفاف نہر جاری ہو اور وہ اس میں پانچ دفعہ نہاتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل رہ سکتا ہے؟ سب نے عرض کی نہیں رہے گا۔ فرمایا تو یہ مثال

پانچوں وقت کی نمازوں کی ہے کہ ان سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

﴿۱۷۲﴾

باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جماعت سے نماز ادا کرنے کا ثواب بازار اور گھر میں نماز ادا کرنے سے پچیس درجہ زیادہ ہے۔ (مسلم)

﴿۱۷۳﴾

جماعت میں شمولیت کے لیے سکون ووقار کا دامن نہ چھوڑا جائے

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (مسلم باب اتیان الصلوٰۃ بوقار) (ص ۲۲۰ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو (شمولیت) کے لیے دوڑو نہیں بلکہ سکون و وقار کے ساتھ جماعت سے ملو جتنی رکعت امام کے ساتھ مل جائیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں انھیں پوری کرلو۔ (مسلم)

﴿۱۷۴﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَةَ فَامْشُوْآ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تُسْرِعُوْا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۵۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم نماز کی اقامت سنو (نماز میں ملنے کے لیے) سکون، وقار اور اطمینان کو اختیار کرو اور اس موقع پر دوڑو نہیں۔

﴿۱۷۵﴾

سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِیْ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ قَالُوا وَکَیْفَ یَسْرِقُ صَلٰوتَہٗ یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَایُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا۔

(مشکوٰۃ باب الرکوع ص ۸۳)

حضرت نعمان بن مرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ نماز کی چوری کیا ہے۔ فرمایا رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہ کرنا۔ (مستدرک ج ۱ ص ۲۳۶)

﴿۱۷۶﴾

ایسی نماز تو منافق کی سی نماز ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَایَذْکُرُ اللهَ فِیْهَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ (رواہ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ نماز تو منافق کی نماز ہے کہ آفتاب کو دیکھتا رہے (اور اس میں اتنی تاخیر) کرے کہ جب وہ زرد ہونے لگے اور شیطان کی عبادت کا وقت آجائے تو اب اٹھے اور (جلدی جلدی) چونچ مار لے کہ اللہ کا ذکر نہ کرے مگر بہت کم۔ (مسلم)

﴿۱۷۷﴾

بحالت نماز آسمان کی طرف نظریں اٹھانا منع ہے

عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهٗ فِيْ ذَالِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَالِكَ اَوْ لَتُخْتَفَنَّ اَبْصَارَهُمْ۔

(بخاری ج ص ۱۰۴، مسلم، مشکوٰۃ باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ و ما یباح)

حضرت قتادہ اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہم سے راوی ہیں کہ انھوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو بحالت نماز اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں۔ آپ نے اس بات کو سختی کے ساتھ بیان فرمایا۔ حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ اس فعل سے باز آجاؤ۔ ورنہ ان کی قوت بصارت اچک لے جائے گی۔

(بخاری باب رفع البصر الی السماء)

﴿۱۷۸﴾

امام نماز کو اتنا طول نہ دے کہ کمزور وضعیف مقتدیوں پر بار ہو

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا يَشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَذَا الْحَاجَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی اوروں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (یعنی قرأت کو طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف، بیمار، بوڑھے اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ (مسلم)

﴿۱۷۹﴾

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے

عَنْ اَبِیْ جُھَیْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّبَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلّٰی مَاذَا عَلَیْهِ ،لَکَانَ یَقِفُ اَرْبَعِیْنَ خَیْراً لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا اَوْ شَهْرًا، اَوْ سَنَةً، رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ۔

حضرت ابو جہیمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا ہے کہ اس میں کچھ گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ راوی حدیث کہتے ہیں مجھے یاد نہیں۔ حضور ﷺ نے چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس برس ارشاد فرمائے۔ (مسلم)

﴿۱۸۰﴾

فرض کی ادائیگی میں اپنی طرف سے شدت پیدا کرنا جائز نہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰیْ رَجُلًا یُهَادِیْ بَیْنَ ابْنَیْهِ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْکَبَ۔ (ابوداؤد، کتاب الایمان والنذور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حج کے سفر میں آپ ﷺ نے ایک بڈھے کو دیکھا جو خود چل نہیں سکتا تھا۔ اس کے بیٹے اس کو دونوں طرف سے پکڑ کر چلا رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ اس نے پیدل حج کی نذر مانی ہے۔ فرمایا خدا کو اس کی حاجت نہیں کہ یہ اپنی جان کا اس طرح عذاب میں ڈالے اس کو سوار کرادو۔ (ابوداؤد و ترمذی، کتاب الایمان والنذور)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ یَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِیْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ

اَنْ یَقُوْدَہٗ بِیَدِہٖ۔ (بخاری باب النذر فیما یملک وفی معصیۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حج میں دیکھا کہ ایک شخص اپنی ناک میں نکیل ڈالے ہوئے ہے اور دوسرا اس کو جانور کی طرح اس کی نکیل پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ آپ نے جا کر نکیل کاٹ دی اور فرمایا کہ اگر ضرورت ہو تو ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کراؤ۔ (بخاری)

﴿۱۸۱﴾

نفلی عبادت کی ادائیگی میں بھی اعتدال وتوازن کا خیال رکھا جائے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ فَقَالَ مَا ھٰذَا الْحَبْلُ قَالُوْا ھٰذَا حَبْلٌ لِزَیْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ لَاحُلُّوْہُ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ۔

(بخاری باب ما یکرہ من التشدید فی العبادۃ) ص ۱۵۴ ج ۱۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں جلوہ فرما ہوئے تو آپ نے دیکھا۔ ایک کھمبے میں ایک رسی لٹک رہی ہے۔ دریافت کیا تو لوگوں نے عرض کیا۔ یہ زینب رضی اللہ عنہا نے باندھی ہے۔ رات کو نماز میں جب وہ کھڑی کھڑی تھک جاتی ہیں تو اسی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ یہ رسی کھول دو۔ لوگو! تم اسی وقت تک (نفلی) نماز پڑھو۔ جب تک تم میں نشاط باقی رہے۔ جب کوئی تھک جائے تو بیٹھ جائے۔ (بخاری)

﴿۱۸۲﴾

بلا عذر شرعی جمعہ چھوڑنے والے اصلاح کی توفیق سے محروم ہو جائینگے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّھُمَا سَمِعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِہٖ۔ "لَیَنْتَہِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِہِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ۔ ثُمَّ لَیَکُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ وابن عمر رضی اللہ عنہم دونوں سے مروی ہے۔ ہم نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (بلا عذر شرعی) جمعہ چھوڑنے والے اپنی اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا۔ پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔ (یعنی خیر کی توفیق سے محروم کردیئے جائیں گے)

﴿۱۸۳﴾

روزہ رکھنے والوں کا جنت میں ریان دروازہ سے داخلہ ہوگا

عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ ثَمَانِیَۃُ اَبْوَابٍ مِنْہَا بَابٌ یُّسَمَّی الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُہٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن میں سے ایک دروازہ کا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار (جنت) میں داخل ہونگے۔ (مسلم)

﴿۱۸۴﴾

ایمان اور طلب ثواب کے لیے روزہ رکھنے والے کے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ... متفق علیہ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان و اخلاص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جس نے ماہ رمضان کی راتوں میں ایمان اور طلب ثواب کے لیے عبادت کی اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں ایمان و احتساب کے ساتھ عبادت کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۱۸۵﴾

لیلۃ القدر میں عبادت اور ذکر الٰہی موجب رحمت و برکت ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَقُمْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے لیلۃ القدر میں ایمان اور طلب ثواب کے لیے قیام کیا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

﴿۱۸۶﴾

مالک نصاب ہونے کے باوجود زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید شدید

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ بِشِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو قیامت کے دن

اس کے مال کو گنجے سانپ کی صورت میں بنا دیا جائے گا۔ جس کی آنکھوں پر دو کالے نشان ہوں گے اور وہ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا۔ پھر وہ اس کی دونو باچھیں پکڑ کر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیری دولت ہوں۔ (کتاب الزکوۃ)

﴿۱۸۷﴾

مسلمان حاکم نے زکوۃ وصول کرلی تو زکوۃ ادا ہوگئی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ اِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؟ فَقَالَ نَعَمْ اِذَا اَدَّيْتَهَا اِلٰى رَسُوْلِيْ، فَقَدْ بَرِئْتَ مِنْهَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ فَلَكَ اَجْرُهَا وَاِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا۔ (مُخْتَصَرٌ لِاَحْمَدَ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ اگر میں آپ کے زکوۃ وصول کرنے والے کو زکوۃ دیدوں تو میری زکوۃ ادا ہو جائے گی؟ فرمایا اگر تم نے میرے تحصیلدار کو زکوۃ دیدی تو اللہ و رسولؐ کے ہاں بری ہو جاؤ گے (اور اس کا اجر تمہیں ملے گا جو حاکم اس میں ردو بدل کرے گا (یعنی شریعت کی متعین حدود سے تجاوز کرے گا) تو اس کا گناہ حاکم پر ہوگا۔

﴿۱۸۸﴾

صدقہ فطر کی ادائیگی بھی ضروری ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ٹھہرایا صدقہ فطر کو غلام، آزاد، مرد، عورت، بچے اور بوڑھے ہر مسلمان پر، ایک صاع جو

یا کھور اور حکم فرمایا کہ نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔
(بخاری، مسلم)

﴿۱۸۹﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْنِصْفَ صَاعٍ مِّنْ تُمْحٍ عَلٰی كُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ كَبِیْرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے روزوں کا صدقہ ادا کرو۔ کیونکہ حضور ﷺ نے اس صدقہ کو ہر مسلمان پر مقرر فرمایا ہے۔ خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع کھجور یا جو یا نصف صاع گیہوں (ابوداؤد، نسائی)

﴿۱۹۰﴾

حج فرض کی ادائیگی میں جلدی کی جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ "تَعَجَّلُوْا اِلَی الْحَجِّ۔ یَعْنِیْ الْفَرِیْضَةَ۔ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَایَدْرِیْ مَایَعْرِضُ لَهٗ" (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابن عباسؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ فرض حج ادا کرنے میں جلدی کرو۔ کیونکہ تم میں سے کسی کو کیا معلوم کہ اسے کیا پیش آجائے۔ (احمد)

﴿۱۹۱﴾

حج وعمرہ گناہوں کو صاف کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کو

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔ (ترمذی باب ماجاء فی

ثواب الحج والعمرة) (۱۶۷ص ج۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حج اور عمرہ فقر اور گناہوں کو اس طرح صاف کردیتے ہیں۔ جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل اور کھوٹ کو صاف کردیتی ہے اور نہیں ہے حج مبرور کا ثواب مگر جنت (ترمذی)

﴿۱۹۲﴾

حجراسود، قیامت کے دن اپنے چومنے والوں کو پہچانے گا اور ان کی شفاعت کرے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ هٰذَا الْحَجَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهٗ عَيْنَانِ يَبْصُرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ بِهٖ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ۔ (رواہ احمد و ابن ماجرو ترمذی۔ (نیل ص ج ۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خدا کی قسم حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس طرح اٹھائیگا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا۔ جن مسلمانوں نے اسکو چوما ہوگا ان کے حق میں سچی شہادت دے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاهٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ۔ (رواہ احمد)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! کیا اس سے ہم کو ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ عرض کیا اور اون یارسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ اون کے ہر بال میں بھی ایک نیکی ملے گی۔ (احمد، ابن ماجہ)

﴿۱۹۴﴾

نبی علیہ السلام نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور ہر سال قربانی دی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّیْ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں دس سال قیام فرمایا۔ آپ نے (ہر سال) قربانی کی۔ (ترمذی)

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آمد جنید و بایزید ایں جا

﴿۱۹۵﴾

قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے بارگاہ الٰہی میں قبول ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِہْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِہَا وَاَشْعَارِہَا وَاَظْلَافِہَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ الْاَرْضَ فَطِیْبُوْا بِہَا نَفْسًا۔ (رواہ الترمذی) (ابن ماجہ، ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قربانی

کے ایام میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت پالیتا ہے اس لیے قربانی خوشدلی سے کرو۔ (ابن ماجہ وترمذی)

﴿۱۹۶﴾

نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مالک نصاب ہونے کے باوجود جو قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنِ مَاجَةَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو باوجود وسعت کے قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

﴿۱۹۷﴾

ذوالحجہ کی دس تاریخ کو خدا کے ہاں قربانی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِيْ شَئٍْ اَفْضَلَ مِنْ نَحِرَةٍ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ رَوَاهُ الدَّارَا الْقُطْنِى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عید الاضحیٰ کے دن (کسی بھی نیک کام) میں روپیہ پیسہ خرچ کرنا، قربانی کرنے سے افضل نہیں ہے۔ (دارقطنی)





اعمال کے ثواب کا دار و مدار خلوص
نیت پر ہے۔ مومن کامل کی علامات اور
ایمان کے تقاضے۔ مرنے کے بعد
اعمال خیر ہی کام آئینگے

﴿۱۹۸﴾

اعمال کا ثواب خلوص نیت پر موقوف ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَءَ ۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق اجر ملتا ہے۔ تو جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی کی طرف ہوتی ہے اور جس نے کسی دنیاوی غرض کے لیے کسی عورت سے نکاح کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت دنیا اور عورت کی طرف ہی ہجرت قرار پائے گی۔ (بخاری ومسلم)

﴿۱۹۹﴾

اللہ کے ہاں شکل وصورت اور مال ودولت کی نہیں بلکہ خلوص کی قدر ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَایَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا۔ وہ تو تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے“۔ (صحیح مسلم)

﴿۲۰۰﴾

نیک کام کی ترغیب دینے والے کو اس نیکی پر عمل کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی نیک کام کی ترغیب دے گا تو اس کو اس نیک کام پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ (مسلم)

﴿۲۰۱﴾

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہدایت کی طرف جو بلاتا ہے اسے ان لوگوں کے برابر ثواب ملتا ہے جو اس ہدایت کا اتباع کرتے ہیں۔ ثواب میں کسی کے کمی نہیں ہوتی اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاتا ہے تو وہ اس گمراہی پر عمل کرنے والوں کے برابر گنہگار ہوتا ہے۔ ان کے گناہوں میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (مسلم)

﴿۲۰۲﴾

دکھاوے کی نیکیاں شرک اصغر کے دائرہ میں داخل ہیں

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى

يُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِی فَقَدْ اَشْرَكَ۔

(رواہ احمد)

شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے۔ جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ خیرات کیا اس نے شرک کیا۔

﴿۲۰۳﴾

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ وَعَمَلُ الْمُنَافِقِ خَيْرٌ مِّنْ نِيَّتِهٖ وَكُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى نِيَّتِهٖ فَاِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنُ عَمَلًا ثَارَ فِیْ قَلْبِهٖ نُوْرٌ۔ (رواہ فی الحلیه)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے زیادہ خوشنما نظر آتا ہے اور ہر شخص کا عمل اس کی نیت کے تابع رہتا ہے۔ جب مومن کوئی عمل کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کے قلب میں ایک نور چمکتا ہے (منافق کی نیت پر چونکہ اچھی نہیں ہوتی اس لیے اس کا عمل بے نور رہتا ہے۔ (حلیہ)

﴿۲۰۴﴾

زیادہ ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف قصد سفر کیا جائے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُشَدُّ

الرِّجَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَۃِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی ۱۔ مسجد حرام کعبہ ۲۔ مسجد رسول اور ۳۔ مسجد اقصےٰ (یعنی مذکورہ بالا تینوں مسجدوں کے علاوہ دنیا کی کسی مسجد کی طرف اس عقیدہ کے ساتھ سفر کرنا کہ وہاں نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملے گا ممنوع ہے)۔

﴿۲۰۵﴾

صرف دل میں پیدا ہونیوالے خلاف شرع کاموں پر مواخذہ نہ ہوگا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ۔

(رواہ البخاری والمسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں اور برے خیالات کو معاف کر دیا ہے۔ جب تک ان پر عمل نہ ہو اور زبان سے نہ کہا جائے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۰۶﴾

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت

عَنْ مُسْتَوْرِدِبْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَاالدُّنْيَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلاَّ مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِی الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا

میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم)

﴿۲۰۷﴾

کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی کافر یا فاسق کہنا جائز نہیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْهِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْهِ اِنْ لَمْ یَکُنْ صَاحِبُهٗ کَذٰلِکَ۔

(بخاری باب ما ینھی عن السباب واللعن) (ص ۸۹۳ ج ۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو فاسق و کافر نہ کہے۔ کیونکہ اگر وہ فاسق و کافر نہ ہوگا تو یہ تہمت خود تہمت لگانے والے پر لوٹ آئے گی۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۲۰۸﴾

زمانہ کو برا بھلا کہنا ممنوع ہے

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَسُبُّ ابْنُ اٰدَمَ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِیَدِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ۔ (بخاری باب الا تسبو الدهر) (ص ۹۱۳ ج ۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ انسان زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے۔ حالانکہ میں خود زمانہ ہوں اور رات اور دن میرے ہاتھ میں ہیں۔

﴿۲۰۹﴾

مرتکب کبیرہ کافر نہیں ہوتا اور فریضہ جہاد قیامت تک جاری رہیگا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ

الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلٰی اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ۔ (راوَابوداوَد)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین باتیں اسلام میں داخل ہیں ا۔ جولا الہ الا اللہ کا اقرار کرلے اس سے جنگ ختم کر دینا۔ اب کسی گناہ کی وجہ سے اس کو کافر مت کہو اور نہ کسی عمل کی وجہ سے اس پر اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ لگاؤ ۲۔ جب سے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے جہاد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جاری رہے گا۔ یہاں تک کہ اس امت کے آخر میں ایک شخص آ کر دجال سے جنگ کرے گا۔ کسی منصف بادشاہ کے انصاف یا کسی ظالم کے ظلم کا بہانہ لے کر جہاد ختم نہیں کیا جا سکتا

۳۔ اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ایمان لانا۔ (ابوداوَد)

﴿۲۱۰﴾

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔ (احمد، بخاری ومسلم وغیرہما)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایمان دار آدمی ایک سوراخ سے دوبارہ ڈسا نہیں جاتا (احمد بخاری ومسلم وغیرہما)

﴿۲۱۱﴾

خدا کی قسم مجھے اپنی امت کے شرک جلی میں مبتلا ہونے کا خوف نہیں ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰی

حَوْضِیَ الْاٰنَ وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا۔

(بخاری جز ۲۷ ص ۹۷۵)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (جس میں یہ ہے) کہ رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اس وقت حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور خدا کی قسم مجھے تم پر یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک (جلی) میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ خوف ہے تو اس کا کہ تم دنیاوی ساز و سامان کی طرف رغبت کرو گے۔ (بخاری)

۲۱۲

ریا کاری شرک خفی ہے

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمُ الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الشِّرْکُ الْاَصْغَرُ قَالَ الرِّیَاءُ۔ (رواہ احمد)

حضرت محمود بن لبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوب یاد رکھو۔ مجھے تمہارے متعلق سب سے زیادہ ڈر ہے تو شرک اصغر کا ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! شرک اصغر کیا چیز ہے۔ فرمایا۔ ریا اور نمائش۔ (مسند امام احمد)

۲۱۳

شرک خفی کی تعریف

عَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْخَوْفُ عَلٰی اُمَّتِیَ الشِّرْکُ وَالشَّھْوَۃُ الْخَفِیَّۃُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتُشْرِکُ اُمَّتُکَ مِنْ بَعْدِکَ قَالَ اَمَا اِنَّھُمْ لَا یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَّلَا قَمَرًا وَّلَا حَجَرًا وَّلَا وَثَنًا وَلٰکِنْ یُرَاؤُنَ

بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهٗ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهٖ فَيَتْرُكُ صَوْمَهٗ۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت شداد کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے اپنی امت کے متعلق شرک خفی اور شہوت خفی کا خوف ہے۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ کیا آپ کے بعد آپ کی امت بھی شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سن لو نہ تو وہ آفتاب و ماہتاب کی عبادت کرے گی اور نہ کسی پتھر اور بت کی لیکن اپنے اعمال میں ریا کاری کا شکار ہو جائے گی (یہ شرک خفی ہے) اور شہوت خفیہ یہ ہے کہ کوئی شخص تم میں سے صبح کے وقت روزہ دار ہو۔ پھر اس کے سامنے کوئی ایسی چیز آ جائے جو اس کی مرغوب خاطر ہو اور صرف اتنی سی بات پر اپنا روزہ توڑ ڈالے (احمد، شعب الایمان)

﴿۲۱۴﴾

جہاد فی سبیل اللہ کے برکات وحسنات

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ۔ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہو گیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ ابوسعید کو یہ خوشخبری بہت امید افزا معلوم ہوئی۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مکرر فرمایئے۔ آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ

ایک بات اور بھی ہے جس کی وجہ سے اللہ بندوں کے لیے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین وآسمان کے درمیان۔ انھوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ بات کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا، اللہ کے لیے جہاد کرنا۔ (مسلم)

﴿۲۱۵﴾

کلمۂ حق کی بلندی کیلئے جو کوشش کی جائے وہی جہاد ہے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی سَأَلَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلذِّکْرِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُرٰی مَکَانَہٗ فَمَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

(بخاری باب من قاتل لتکون کلمۃ اللہ) (ص۳۹۴)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص مال غنیمت کے لیے، ایک شخص شہرت کے لیے اور ایک شخص اظہار شجاعت کے لیے لڑتا ہے۔ تو ان میں سے کس کا جہاد خدا کی راہ میں ہے۔ فرمایا اس شخص کا جو اس لیے لڑتا ہے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو"۔ (بخاری)

﴿۲۱٦﴾

بہترین جہاد ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَآئِرٍ۔

(ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

حضرت ابوسعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۱۷﴾

حیاء اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حیا اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ ہی رہتے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

﴿۲۱۸﴾

حیاء میں خیر ہی خیر ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ لَایَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حیاء صرف خیر ہی کو لاتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۱۹﴾

نیکی اور عبادت کرنے کے باوجود اللہ سے ڈرنا ہی چاہیے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَھُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ لَا یَا ابْنَۃَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّھُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَھُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَا یُقْبَلَ مِنْھُمْ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید کی آیت ''وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوا وَقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ'' کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اے میرے صدیق کی بیٹی! نہیں بلکہ اللہ کے بندے ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی یہ عبادتیں قبول نہ کی جائیں یہی کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگان خدا پر خرچ کرتے رہے (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کرونگا) (بخاری و مسلم)

﴿۲۲۰﴾

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جُرَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

﴿۲۲۱﴾

قیامت کے دن میزان عمل میں سب سے بھاری چیز خلق حسن ہوگا

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ فِی مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت ابو الدرداءؓ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن مومن کی میزان عمل میں سب سے زیادہ وزنی چیز اس کے اچھے اخلاق ہوں گے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

﴿۲۲۲﴾

مومن کامل کی علامات اور ایمان کے تقاضے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِیْمَانُ؟ قَالَ اِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَ تْکَ سَیِّئَتُکَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور برے کام سے رنج، تو تم مومن ہو۔ (مسند احمد)

﴿۲۲۳﴾

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طُعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔

(رواہ مسلم)

حضرت عباس بن عبد المطلب ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اس نے چکھا، اور اس کی لذت اسے ملی جس نے اللہ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (ﷺ) کو اپنا رسول مان لیا۔ (مسلم)

﴿۲۲۴﴾

اللہ کے لیے محبت اور اللہ ہی کیلئے عداوت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانُ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابوامامہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے منع کیا (نہیں دیا) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی۔ (ابوداؤد)

﴿۲۲۵﴾

سچے مسلمان کی پہچان

عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس سے روایت ہے کہ ایمان کی لذت اسی کو نصیب ہوگی جس میں میں تین باتیں پائی جائیں۔ ایک یہ کہ اللہ ورسول کی محبت اس کو تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ دوسرے یہ کہ جس آدمی سے بھی اس کی محبت ہو صرف اللہ ہی کے لیے ہو اور تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۲۶﴾

جسے یہ چار چیزیں میسر آگئیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہوگئی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ اُعْطِیَھُنَّ اُعْطِیَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، قَلْبٌ شَاکِرٌ وَلِسَانٌ ذَاکِرٌ وَبَدَنٌ عَلَی الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَّزَوْجَۃٌ لَا تَبْغِیْہِ خَوْفًا فِیْ نَفْسِھَا وَلَا مَالِہٖ۔ (بیہقی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا و آخرت بھلائی حاصل ہوگئی۔ ا۔ شکر کرنے والا دل ۲۔ اللہ کو یاد کرنے والی زبان ۳۔ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن ۴۔ ایسی بیوی جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت

نہیں کرتی۔ (مشکوٰۃ باب العشر ص۲۸۱)

﴿۲۲۷﴾

قیامت کے دن پانچ باتوں کے متعلق سوال ہوگا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ حَتّٰى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ۔

(مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا (قیامت کے دن) آدم کے بیٹے کے قدم اپنی جگہ سے نہیں ہٹیں گے۔ جب تک پانچ امور کے متعلق جواب طلب نہ کرلیا جائے۔ اول عمر کے متعلق کہ کیسے گزاری دوم جوانی کے بارے میں کہ کن کاموں میں صرف کی۔ سوم مال کے متعلق کہ کیسے کمایا۔ چہارم کہاں خرچ کیا۔ پنجم علم کے بارے میں کہ اسے حاصل کر کے اس پر کتنا عمل کیا۔

﴿۲۲۸﴾

مومن کامل کے چند اہم اوصاف

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ۔

(ترمذی ابواب الزہد) ص۵٦ ج۲

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات (نصیحت کی باتیں) لے کر ان پر عمل کرے یا ان کو سکھائے جو ان نصیحتوں پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہ نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ تو حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر پانچ باتیں گن کر فرمادیں۔ گناہوں سے پرہیز کرو تو تم سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرو تو مومن بنو گے۔ لوگوں کے لیے وہی چاہو جو اپنے لیے چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے اور زیادہ ہنسا نہ کرو کہ زیادہ ہنسنے سے دل مر جاتا ہے۔

(ترمذی ابواب الزہد)

﴿۲۲۹﴾

چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم کا حکم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَلَمْ يَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَمْ يَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(مشکوۃ شریف، کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے۔۲۔ اچھی باتوں کا حکم نہ دے ۳۔ اور بری باتوں سے منع نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پر نہیں۔

﴿۲۳۰﴾

تم چھ باتوں کی ذمہ داری قبول کرو میں تمہارے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِضْمَنُوْا لِيْ سِتَّةً مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ۔ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا

اِنْتَمَنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغَضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ۔
(مشکوۃ شریف، کتاب الاداب)

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی محترم ﷺ نے فرمایا۔ تم میرے سامنے چھ باتوں کا ذمہ لے لو اور میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ لیتا ہوں۔ ۱۔ جب بولو سچ بولو ۲۔ جب وعدہ کرلو تو اسے پورا کرو ۳۔ جب کوئی تمہارے پاس امانت رکھے تو اسے ادا کرو ۴۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ۵۔ نگاہیں نیچی رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (گناہوں سے) روکو۔

﴿۲۳۱﴾

اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے مسکرادینا بھی کارِ ثواب ہے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔

(ترمذی باب ماجاء فی صنائع المعروف) ص ۱۷ ج ۲

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تیرا اپنے مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرادینا (تاکہ اس کا دل خوش ہوجائے) صدقہ ہے۔ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ بھولے ہوئے کو راستہ بتانا صدقہ ہے اور اندھے کو راستہ دکھانا بھی صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، ہڈی یا کانٹا ہٹادینا بھی صدقہ ہے۔ اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۳۲﴾

اچھا طریقہ عمدہ انداز گفتگو توازن واعتدال نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْھَدْ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّۃِ۔

(ابوداؤد باب الوقار) ص ۳۰۲ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نیک طور طریق، نیک انداز اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

﴿۲۳۳﴾

دین دار، متقی و پرہیز گار مسلمان کا جناب الٰہی میں مرتبہ ومقام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہت سے پریشان غبار آلود جنہیں دروازوں پر دھکے ملتے ہیں (مگر اللہ کے ہاں، ان کے تقویٰ اور دین داری کے وجہ سے مرتبہ یہ ہے) کہ اگر وہ کسی کام کے ہونے کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

﴿۲۳۴﴾

مومن ہر حال میں ذاکر و شاکر رہتا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَہٗ خَیْرٌ حَمِدَاللّٰہَ وَشَکَرَ وَاِنْ اَصَابَتْہُ مُصِیْبَۃٌ حَمِدَاللّٰہَ وَصَبَرَ

فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَءَ تِهٖ۔
(رواه البيهقى فى شعب الايمان)

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کا حال بھی قابل تعجب ہے۔ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اس کو مصیبت پیش آجاتی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا اور اس پر صبر کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مومن کو ہر حال میں ثواب ملتا ہے۔ حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (بیہقی)

﴿۲۳۵﴾

حسن اسلام کا تقاضا یہ ہے کہ فضول کاموں سے اجتناب کرے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے اسلام کی خوبی یہ بھی ہے کہ وہ فضول کاموں کو ترک کردے۔ (ابن ماجہ وترمذی)

﴿۲۳۶﴾

تم دنیا میں مسلمانوں کی پردہ داری کرو، قیامت کے دن اللہ تمہاری پردہ داری فرمائیگا

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواه مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ (مسلم)

﴿۲۳۷﴾

وہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو مخلوق خدا پر رحم کرے

عَنْ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت انس اور حضرت عبد اللہ رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے کنبہ (کی طرح) ہے تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے جو اس کے کنبہ (مخلوق خدا کے ساتھ) نیک برتاؤ کرے۔

﴿۲۳۸﴾

تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحمت کریگا

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر بڑی رحمت کرنے والا خدا رحم کرے گا۔ زمین پر بسنے والی مخلوق خدا پر تم رحم کرو تو آسمان والا تم پر رحمت کرے گا۔ (ابی داوٗد، ترمذی)

﴿۲۳۹﴾

سخی اللہ کے اور جنت کے قریب ہے اور بخیل ان برکتوں سے محروم ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ

اللهِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللهِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سخی اللہ سے بندوں سے اور جنت سے بھی قریب ہے اور بخیل (اپنی کنجوسی کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں اور جنت سے دور اور دوزخ کے قریب ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے عابد بخیل سے (ترمذی)

﴿۲۴۰﴾

حسن خلق کے ذریعہ صائم النہار و قائم اللیل کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اچھے اخلاق والا مسلمان اپنے حسن خلق کے ذریعے ان لوگوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات بھر نفل پڑھتے ہوں اور دن کو روزہ رکھتے ہوں۔ (ابوداؤد)

﴿۲۴۱﴾

مسلمانوں کا دوسرے مسلمانوں سے تعلق ایک مضبوط عمارت کے اجزا کا سا ہونا چاہیے

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے

[illegible]

سا ہونا چاہیے کہ جو باہم ایک دوسرے کی مضبوطی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھر آپ نے ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔ (بخاری شریف)

﴿۲۴۲﴾

مسلمانوں میں باہم کیسا کچھ پیار ومحبت ہونا چاہیے

عَنْ نُعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان والوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کھانے، محبت کرنے اور شفقت ومہربانی کرنے میں جسد واحد کی طرح ہونا چاہیے جب جسم کے کسی ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو جسم کے باقی اعضا بھی بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (بخاری)

﴿۲۴۳﴾

جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند کرو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ہستی مقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کوئی شخص مومن کامل نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہو۔

(بخاری ومسلم)

﴿۲۴۴﴾

تم اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں پوری فرمائے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تم بندگان خدا پر خرچ کرتے رہو (یعنی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرو) میں تم پر خرچ کروں گا (یعنی تمہاری ضروریات پوری کروں گا)۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۴۵﴾

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس شخص پر اللہ رحم نہیں فرماتا۔ جو لوگوں پر رحم نہ کرے۔

﴿۲۴۶﴾

مومن کامل وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰی دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ۔

(رواہ الترمذی والنسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ''مسلم وہ ہے۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے۔ جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خوف وخطر نہ ہو''۔ (ترمذی)

﴿۲۴۷﴾

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انسؓ رسول اللہ (ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۴۸﴾

مخلوق خدا کے ساتھ ترحم کا معاملہ کرنیوالوں پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رحم کھانے والوں پر خداوند رحمٰن کی خاص رحمت ہوگی تم زمین والی مخلوق کے ساتھ ترحم کا معاملہ کرو تو آسمان والا تم پر رحمت فرمائے گا۔

﴿۲۴۹﴾

اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی رہنے والے کو رسول اللہ کی مبارکباد

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى

لِمَنْ هُدِیَ لِلْاِسْلَامِ وَکَانَ عِیْشُهٗ کَفَافًا وَقَنَعَ۔ (ترمذی ص ۶۰ ج ۲)

حضرت فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مبارک ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے اور وہ اس پر قانع بھی ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۵۰﴾

غنا تو دراصل نفس کے غنا کا نام ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غنا کثرت مال و دولت کا نام نہیں بلکہ غنا تو نفس کے غنا کا نام ہے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۵۱﴾

ریاکاری اور جھوٹ سے پرہیز کرنے والے کا مرتبہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسْطِ الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ فِیْ اَعْلَاهَا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ [illegible] ہے۔ اس کا صحن جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑنا چھوڑ دیا۔ حالانکہ وہ حق پر تھا اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنے گا اور جس نے اپنے اخلاق درست کر لیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ طبقہ میں مکان بنایا جائے گا۔ (ترمذی)

﴿۲۵۲﴾

اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کا مرتبہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ یہ وہ ہونگے جو خلاف شرع کلمات پر مشتمل منتر نہیں کراتے اور شگون بد نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۵۳﴾

اللہ تعالیٰ غیور ہے اور مومن بھی غیرت والا ہوتا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَّا يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ (متفق علیه)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے اور بندہ مومن کو بھی غیرت آتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت کی کیفیت یہ ہے کہ اس کا بندہ اس چیز کا ارتکاب کرے جس کا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

(بخاری ومسلم)

﴿۲۵۴﴾

ہر کام کو سکون واطمینان سے انجام دینا چاہے کیونکہ جلد بازی میں شیطان کا دخل ہوتا ہے

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کاموں کو اطمینان سے انجام دینا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی)

﴿۲۵۵﴾

حقیقی پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پہلوان وہ نہیں ہے جو مد مقابل کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۲۵۶﴾

بندہ کا حسن وکمال عاجزی وانکساری اور تواضع میں ہے تکبر وغرور انسان کو ذلیل وخوار کردیتے ہیں

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ كَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن خطبہ میں بر سر منبر فرمایا۔ لوگو! جس نے اللہ کے لیے تواضع وانکساری کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند

کرے گا۔ ایسا شخص اپنی نگاہ میں چھوٹا اور بندگان خدا کی نگاہوں میں اونچا ہوگا۔ جو کوئی تکبر وغرور کو اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نیچا گرادے گا۔ پھر وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل وحقیر ہوجائے گا اور اپنے خیال میں بڑا ہوگا حتی کہ دوسروں کی نظروں میں کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ وبے وقعت ہوجائے گا۔ (بیہقی)

﴿۲۵۷﴾

حق قرابت کی ادائیگی کا معیار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رِحْمُهٗ وَصَلَهَا۔

(رواہ البخاری، مشکوۃ باب البر والصلہ) ص ۴۱۹

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرابت کا حق ادا کرنے والا وہ نہیں ہے۔ جو احسان کے بدلہ میں احسان کرتا ہو بلکہ وہ ہے جو بدسلوکی پر سلوک کرتا ہو۔ (مشکوۃ باب البر واصلہ)

﴿۲۵۸﴾

رشتہ داروں کی زیادتیوں پر صبر کرنے والوں کا درجہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَجُلًا يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ رَجُلًا لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِیْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ (مسلم باب صلہ الرحمہ) ص ۳۱۵ ج ۲۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے آکر عرض کی کہ یارسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں، میں ان کے ساتھ ملتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں۔ میں بھلائی کرتا ہوں، وہ بدی کرتے ہیں۔ وہ میرے ساتھ جہالت کرتے ہیں،

میں تحمل کو راہ دیتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر یہ ایسا ہی ہے جیسا تم کہتے ہو، تو تم ان کے منہ میں گرم راکھ بھرتے ہو اور جب تک اس حالت پر قائم رہو گے، خدا کی طرف سے تمہاری مدد ہوتی رہے گی۔ (مسلم باب صلہ الرحم)

﴿۲۵۹﴾

معاملات میں نرمی کو اختیار کرنا خدا کو پسند ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور تمام معاملات میں نرمی کو روا رکھنے کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری)

﴿۲۶۰﴾

مسلمان کو تواضع وانکساری ہی سے کام لینا چاہیے

عَنْ عَيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَبْغِي اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تواضع وانکساری اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے اور کوئی کسی کے مقابلہ میں فخر نہ کرے۔ (سنن ابی داؤد)

﴿۲۶۱﴾

قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے مگر وہ جنہوں نے تقویٰ، دیانت اور سچائی کو اختیار کیا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ

يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلاَّ مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

(رواہ الترمذی و ابن ماجه والدارمی)

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر اٹھائے جائیں گے۔ سوائے ان تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ، نیکی اور سچائی کو اختیار کیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

﴿۲۶۲﴾

اللہ تعالیٰ خدا ترس دولت مند سے محبت کرتا ہے

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ (رواہ مسلم)

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اس بندے سے جو دولت مند اور متقی ہونے کے باوجود نا معروف ہو۔ (مسلم)

﴿۲۶۳﴾

امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء وشہداء کیساتھ ہوگا

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ الشُّهَدَاءِ۔ (رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، وصدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی، دارمی، دار قطنی)

﴿۲۶۴﴾

اگر اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے تو بندے کا اخلاقی فرض ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں کا اظہار بھی کرے

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِیْ اَلَكَ مَالٌ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَیِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْیُرٰی اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَكَرَامَتِهٖ۔ (رواہ احمد والنسائی)

حضرت ابوالاحوص اپنے والد (مالک بن فضلہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں بہت معمولی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں (اللہ کا فضل ہے) آپ نے پوچھا کہ کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ نے ہر قسم کا مال دے رکھا ہے۔ اونٹ بھی، گائے بیل بھی، بھیڑ بکریاں بھی، گھوڑے بھی، غلام باندیاں بھی۔ آپ نے فرمایا جب اللہ نے تم کو مال و دولت سے نوازا ہے تو پھر اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا اثر تمہارے اوپر نظر آنا چاہیے۔ (مسند احمد، سنن نسائی)

﴿۲۶۵﴾

نیک مقصد کے لیے بطریق حلال دولت حاصل کرنے والے کی فضیلت اور فخر و تکبر کی نیت سے دنیا حاصل کرنے کی مذمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْیًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا

مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابونعیم فی الحلیہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے دنیا کی دولت طلب کی بطریق حلال اس غرض سے کہ دوسروں سے سوال نہ کرنا پڑے اور اپنے اہل و عیال کی ضرورتوں کو پورا کر سکے اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ بھی نیک سلوک کر سکے تو قیامت کے دن وہ اللہ کی جناب میں اس شان سے حاضر ہوگا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا اور جس نے مال و دولت حلال ہی ذریعہ سے اس مقصد سے حاصل کی کہ بڑا مال دار ہو جائے اور اس دولت مندی کی وجہ سے فخر و غرور کرنے لگے اور بڑا بننے کا اظہار کرے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔ (بیہقی)

﴿۲۶۶﴾

وہ سات افراد جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ رحمت میں جگہ پائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَفِىْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ اِمْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

(بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا۔ جس دن اس کے عرش کے

سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا ۱۔امام عادل ۲۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو ونما پائی ۳۔ وہ آدمی جس کا دل مسجدوں میں لگا ہوا ہے ۴۔ وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ محبت ہی پر جمع رہے اور محبت ہی پر جدا ہوئے ۵۔ وہ شخص جسے منصب و جمال والی عورت اپنی طرف متوجہ کرے۔ اور وہ جواب میں کہے۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ ۶۔ وہ آدمی جس نے دائیں ہاتھ سے چھپا کر اس طرح صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ۷۔ وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔ (بخاری)

﴿۲۶۷﴾

ایسی آنکھوں والے جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرِسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دو آنکھیں ایسی ہیں جنہیں جہنم کی آگ چھو بھی نہ سکے گی۔ ۱۔ وہ آنکھ جو خوف الٰہی سے اشکبار ہو ۲۔ وہ آنکھ جو رات بھر راہ خدا میں پہرہ دے۔

﴿۲۶۸﴾

جس مسلمان میں یہ تین صفات ہوں وہ مستحق جنت ہے

وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَهْلُ الْجَنَّتِ ثَلَاثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ، رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِىْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ"۔

(رواہ مسلم)

حضرت عیاض ابن حمار کا بیان ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین صفات کے حامل مسلمان مستحق جنت ہیں۔ بادشاہ جسے انصاف کرنے کی توفیق دی گئی۔ وہ مسلمان جو رحیم ہے اور اس کا دل اپنے قریبی عزیزوں اور مسلمانوں کے لیے نرم ہے۔ پاک دامن مسلمان (بیکار) سوالات ۔ سے بچنے والا۔ صاحبِ اہل وعیال۔ (مسلم)

﴿۲۶۹﴾

فتنہ وفساد کے زمانہ میں سنت رسول ﷺ پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ۔ (رواہ البیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے میری سنت کو پکڑا یعنی اس پر عمل کیا اور اس کی تبلیغ کی فساد امت کے وقت تو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ)

﴿۲۷۰﴾

جو نیا کام شریعت کے خلاف ہو وہ بدعت ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے ہمارے دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے وہ مردود ہے۔ (بخاری)

﴿۲۷۱﴾

مسائل شریعت کے اظہار و بیان میں نفرت انگیز انداز سے اجتناب کیا جائے

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ آسانی اختیار کرو اور سختی نہ کرو۔ خوشخبری سناؤ اور نفرت آمیز رویہ سے پرہیز کرو۔ (بخاری)

﴿۲۷۲﴾

بہترین عمل وہ ہے جو مسلسل کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ (مسلم ج۱ ص۲۶۶)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل (نیک کام) وہ ہے جو مسلسل کیا جائے ۔ اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ (مسلم)

﴿۲۷۳﴾

حسن و جمال اور مال و دولت والوں کو دیکھ کر اپنے سے کم درجہ والوں کو دیکھو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ۔

(رواہ بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ اس کی نیند دور ہو جائے کیونکہ جب اونگھتا ہوا نماز پڑھے گا تو ہو سکتا ہے کہ چاہے گا استغفار کرنا اور اپنے آپ کو گالی دے بیٹھے۔ (بخاری و مسلم)

﴿۲۴﴾

نفلی عبادت اتنی کی جائے جو خوشی سے ہو اور جو تھکا نہ دے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ هَذِهِ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ صَاحِبُهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ایک عورت تھی۔ حضور نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا یہ فلاں عورت ہے۔ اس کی کثرت عبادت کا ذکر ہو رہا ہے۔ حضور نے فرمایا رک جاؤ! اتنی عبادت کرو جتنی طاقت رکھتے ہو۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا تم تھک جاؤ گے۔ حضور کو وہ نیکی بہت پسند تھی جو ہمیشہ کی جائے۔ (بخاری)

﴿۲۵﴾

بندہ مومن کو جو تکلیف پہنچتی ہیں وہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ایک مسلمان کو بیماری، رنج و غم اور جو تکلیف پہنچتی ہے حتیٰ کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان تکالیف کو اس کے گناہوں کے لیے کفارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری)

﴿۲۷۶﴾

موت کی تمنا کرنا جائز نہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہونے کے باوجود موت کی آرزو نہ کرو اور اگر اللہ سے عرض کرنا ہی ہے تو یوں کہو الٰہی مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور اس وقت دنیا سے اٹھا جب کہ میرے حق میں مرنا بہتر ہو۔ (بخاری)

﴿۲۷۷﴾

تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے کسی دنیوی رنجش کی بنا پر ترک تعلق جائز نہیں ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلَاثٌ فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدْ اِشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مومن کو یہ

اجازت نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے بات چیت کرنا بند کردے۔ اگر اس درمیان میں اس کو ملاقات کی نوبت نہ آئے تو اسے چاہیے کہ قصداً اس سے ملاقات کرے اور اس کو سلام کرے۔ اب اگر وہ اس کے سلام کو جواب دے دے تو دونوں ثواب میں شریک ہوگئے ورنہ گناہ اسی کے سر رہے گا اور سلام کرنے والا گناہ سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (ابوداود)

﴿۲۷۸﴾

برے خوابوں کے اثرات بد سے محفوظ رہنے کا طریقہ

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّیْطَانِ، فَمَنْ رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُهٗ فَلْیَنْفُثْ عَنْ شِمَالِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَتَعَوَّذْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ نیک خواب یا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے۔ جو شخص مکروہ خواب دیکھے تو وہ بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ مانگے تو پھر وہ برا خواب نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (بخاری)

﴿۲۷۹﴾

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّءْیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلَاثًا، وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْیَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْهِ" (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی مکروہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور تین بار پناہ مانگے اور اس کروٹ کو بدل دے جس پر سویا تھا۔

﴿۲۸۰﴾

کسی مسلمان کی عیادت کرنے کا ثواب

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزِلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اِغْتَمَسَ فِيْهَا۔

(رواہ مالک واحمد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان مریض کی عیادت کی تو وہ رحمت خداوندی کے دریا میں غوطے لگاتا ہے اور جب (بیمار پرسی کے لیے) بیٹھ جاتا ہے تو رحمت خداوندی میں ڈوب جاتا ہے۔

﴿۲۸۱﴾

مریض مسلمان کی عیادت کرنیوالے کے لیے ستر ہزار فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں

قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ما مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاَعَادَهٗ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ۔

(ترمذی ماجاء فی عیادۃ المریض) ص۱۹۱ ج ا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ جب کوئی مسلمان صبح کو کسی مسلمان بیمار کی عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جب وہ شام کو عبادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔

﴿۲۸۲﴾

چانداور سورج کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں گہناتے

عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔ (رواه البخاری)

ام المومنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (سورج گہن کی نماز کے متعلق) فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے فارغ ہوگئے تو آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ آفتاب وماہتاب خدا کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ نہ تو ان کو کسی کی موت پر گرہن لگتا ہے نہ پیدائش پر، جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو خدا کی یاد اور اس کی بزرگی بیان کرو، نماز پڑھو، اور صدقہ دو اور اس کے بعد فرمایا۔ اے امت محمد ﷺ خدائے تعالیٰ سے زیادہ غیرت کی صفت کسی کو محبوب نہیں اس کو بڑی غیرت آتی ہے کہ کوئی عورت یا مرد اس کی مخلوق ہو کر زنا کرے۔ اے امت محمد (آئندہ پیش آنے والے فتنوں کے متعلق) جو میں جانتا ہوں۔ اگر تم بھی جان لیتے تو ہنستے بہت کم اور روتے بہت۔ (بخاری)

﴿۲۸۳﴾

بوقت مصیبت چہرہ پر طمانچے مارنا گریبان چاک کرنا منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه الجماعة)

حضرت ابن مسعود [illegible] سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں

جو (بوقت مصیبت) چہرہ پر طمانچے مارے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے طریقہ کو اپنائے۔ (بخاری)

﴿۲۸۴﴾

سوگ تین دن سے زیادہ جائز نہیں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا امْرَأَةٌ تُحِدُّ عَلٰى زَوْجِهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَطِيْبُ اِلَّا عِنْدَ اَدْنٰى لِمُهْرِهَا بِنَبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔ (ابن ماجه باب هل تحد المرة على غير زوجها) ص ۱۹۲

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مومن کے لیے جائز نہیں کہ تین دنوں سے زیادہ کسی کا سوگ کرے البتہ بیوہ کو چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم دیا۔ جس میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے، خوشبو نہ لگائے اور نہ کوئی اور آرائش وزیبائش کرے۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز)

﴿۲۸۵﴾

مسلمان کے جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ ودفن میں شرکت کرنیوالے کو احد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہے

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلِّىَ عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ بہ نیت ثواب گیا اور جنازہ کے ساتھ ہی رہا۔ حتیٰ کہ اس پر نماز پڑھی گئی اور دفن سے فارغ ہو گئے تو ایسے شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد

پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نماز جنازہ میں شرکت کر کے واپس ہو جائے۔ اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ (بخاری)

﴿۲۸۶﴾

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بھی دعائے مغفرت جائز ہے

عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْاَلُ۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے کہ اپنے اس بھائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرو اور یہ بھی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو سوالوں کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ کیونکہ اس وقت اس سے قبر میں سوال و جواب ہوں گے۔ (ابوداؤد)

﴿۲۸۷﴾

مرنے کے بعد تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین اعمال کا ثواب پھر بھی ملتا رہتا ہے

عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَۃٍ صَدَقَۃٌ جَارِیَۃٌ اَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْا لَہٗ۔ (بخاری)

حضرت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کے مرنے کے بعد اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (یعنی اس کے بعد وہ کوئی نیک کام نہیں کرتا) سوائے تین کے (یعنی یہ تین) امور مرنے کے بعد بھی باعث اجر و ثواب بنتے ہیں)۔ اول۔ صدقہ جاریہ دوم۔ وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے۔ سوم۔ نیک اولاد جو اس

کے لیے (مغفرت کی) دعا کرے۔

﴿۲۸۸﴾

مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثَۃٌ: اَھْلُہٗ وَمَا لُہٗ: وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی وَاحِدٌ: یَرْجِعُ اَھْلُہٗ" وَمَالُہٗ" وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ" (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرنے کے بعد تین چیزیں میت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اہل وعیال، مال اور عمل۔ تو اہل و عیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں۔ صرف نیک اعمال ہیں جو باقی رہتے ہیں (یعنی بیک اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے (بخاری)

﴿۲۸۹﴾

وفات شدہ مسلمانوں کی برائیاں نہ بیان کی جائیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا، فَتُؤْذُوْا اَحْیَانَا" (رواہ احمد والنسائی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے وفات شدہ مسلمانوں کی برائی بیان کر کے ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ (احمد)

﴿۲۹۰﴾

وفات شدہ مسلمانوں کو گالی نہ دی جائے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا"۔ (رواہ احمد والبخاری ولنسائی)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وفات شدہ مسلمانوں کی برائی بیان نہ کرو۔ کیونکہ وہ اپنے اعمال تک پہنچ گئے۔ (یعنی ان کی جزا۔ وسزا خدا کے سپرد ہے)۔

﴿۲۹۱﴾

زیارت قبور سنت ہے

عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ، فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔ (رواه الترمذی وصححه)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا۔ تحقیق تو حضرت محمد ﷺ کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ترمذی)

﴿۲۹۲﴾

زیارت قبور آخرت کی یاد دلاتی ہے

عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كُنْتُ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِیْ رِوَایَةٍ: "فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّزُوْرَ الْقُبُوْرَ فَلْیَزُرْ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُنَا الْاٰخِرَةَ"

حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ مگر اب زیارت کیا کرو۔ (مسلم) ایک روایت میں ہے جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ ضرور کرے۔ اس لیے کہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (مسلم)

﴿۲۹۳﴾

زیارت قبور کا ضابطہ

وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَنْ يَقُوْلَ قَائِلُهُمْ "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت بریدہ رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں قبروں کی زیارت کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ زیارت کرنے والا یہ کلمات کہے۔ السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین و ان انشاء اللہ بکم لا حقون ۔یعنی اے ایماندار مسلمان گھروں والو، تم پر سلامتی ہو۔ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ آملیں گے۔ ہم اللہ پاک سے اپنے اور تمہارے لیے خیر و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔(مسلم)

﴿۲۹۴﴾

وفات شدہ مسلمانوں کے ایصال ثواب کے لیے بہترین صدقہ پانی ہے

وَعَنْ سَعْدِبْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْراً وَقَالَ هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رواہ ابوداؤدوالنسائی)

حضرت سعد ابن عبادہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ام سعد کا انتقال ہوگیا ہے تو ان کے (ایصال ثواب کے لیے) کونسا صدقہ بہتر ہے۔فرمایا۔ پانی۔ چنانچہ حضرت نے کنواں کھدوایا(اسے وقف کردیا) اور کہا یہ کنواں ام سعد کے (ایصال ثواب) کے لیے ہے۔(ابوداؤد)

﴿۲۹۵﴾

مرنے کے بعد اعمال خیر ہی کام آتے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ۔ (بخاری، کتاب الرقاق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (مرنے کے بعد) تین چیزیں اس کے ساتھ جاتے ہیں۔ تو دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ جاتی ہے۔ میت کے اہل وعیال اس کا مال اور اس کا (نیک) عمل اس کے ساتھ جاتا ہے تو اہل وعیال اور مال تو یہیں رہ جاتے ہیں اور اس کا نیک عمل اس کے ساتھ جاتا ہے (یعنی اس نیک عمل کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے۔

﴿۲۹۶﴾

چھ نیک کام جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِّابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِىْ صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

(مشکوۃ شریف، کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بے شک مومن کے ان کاموں اور نیکیوں میں سے جن کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہے گا یہ ہیں ۱۔ وہ علم جس کو سیکھ کر اس نے پھیلایا۔



۵

اللہ کے ذکر کی فضیلت واہمیت

تلاوت وحفظ قرآن کا ثواب

علم دین اور علماء دین کا

مرتبہ ومقام

چار رکن حریم ایمانند
در رہ شرع چار ارکانند
یاران نبی مناصر دین غواص محیط عزو تمکین
رضوان خدا بہ چار یاران بو بکر و عمر علی و عثمان

﴿۲۹۷﴾

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ کلمات کا ورد کرنے والے کیلئے ثواب عظیم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ (رواه البخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دو کلمے ہیں زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند مہربان کو بہت پیارے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔(بخاری ومسلم)

﴿۲۹۸﴾

جنت کے خزائن سے ایک وظیفہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ کَنْزِ الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ" زیادہ پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ خزائن جنت میں سے ہے۔
(جامع ترمذی)

﴿۲۹۹﴾

اسماء الٰہی کے ورد کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے یعنی ایک کم سونام ہیں۔ جس نے ان کو محفوظ کیا اور ان کی نگہداشت کی وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

۳۰۰

حضور اقدس ﷺ کا سب سے زیادہ محبوب وظیفہ

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(رواہ مسلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تمام کلموں میں افضل یہ چار کلمے ہیں۔ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (صحیح مسلم)

O

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔

(رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو زبان مبارک پر یہ کلمات جاری ہوجاتے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ" ۔تا۔ "رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ" کوئی مالک ومعبود نہیں، اللہ کے سوا، وہ بڑی عظمت والا اور حلیم ہے۔ کوئی مالک ومعبود نہیں اللہ کے سوا۔ وہ عرش عظیم کا رب

ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳۰۱﴾

ایک نہایت ہی پیارا وظیفہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دنیا کی وہ تمام چیزیں جن پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔ ان سب کے مقابلے میں مجھے یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک دفعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ"۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۰۲﴾

ایک عظیم وجلیل وظیفہ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی ثَلَاثًا رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّرْضِیَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (رواہ احمد والترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مسلمان بندہ صبح وشام تین بار یہ کلمات پڑھ لیتا ہے۔ رضیت باللہ الخ میں اللہ کی ربوبیت اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر دل سے رضامند ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ اپنے اوپر یہ لازم کر لیتا ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی کردے۔ (احمد، ترمذی)

﴿۳۰۳﴾

سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جو قرآن کی تعلیم کے فرائض ادا کرے

عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ (بخاری)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

﴿۳۰۴﴾

ماہر قرآن کا درجہ مقام

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں مہارت حاصل کر لی ہو (یا حفظ یا ناظرہ) وہ معزز، وفادار اور فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا (بخاری و مسلم)

﴿۳۰۵﴾

تلاوت قرآن سے دلوں کے زنگ دور ہوتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاجِلَاءُ هَا قَالَ كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ۔ (رواہ البیہقی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بنی آدم کے

قلوب پر اسی طرح زنگ پڑ جاتا ہے۔ جس طرح پانی لگ جانے سے لوہے پر زنگ آ جاتا ہے عرض کیا گیا کہ حضور! دلوں کے زنگ کو دور کرنے کا طریقہ کیا ہے فرمایا، موت کو زیادہ یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت (بیہقی)

﴿۳۰۶﴾

قرآن پڑھنے کے ایک حرف کا ثواب دس نیکیاں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهٗ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حَرْفٌ بَلْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں الم کا ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، داری)

قرآن میں کل ۳۲۱۲۶۷ حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے ۳۲۱۲۶۷۰ نیکیاں ملیں گی۔

﴿۳۰۷﴾

قرآن مجید پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنیوالے کا مرتبہ

عَنْ مَعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

(رواہ احمد وابوداؤد)

حضرت معاذ جہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قران پڑھا۔

اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے اس باپ کو ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ جب کہ وہ روشنی دنیا کے گھروں میں ہو گویا سورج تمہارے پاس ہی اتر آیا ہے۔ پھر تم سمجھ سکتے ہو (کہ والدین کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے خود قرآن پر عمل کیا ہو)۔ (احمد ابوداؤد)

﴿۳۰۸﴾

جب مسلمان ذکر الٰہی کیلئے جمع ہوتے ہیں تو ان پر رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب مسلمانوں کی کوئی جماعت اللہ کا ذکر کرتی ہے تو فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی ان کو اپنے سایہ میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے ملائکہ مقربین میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔ (مسلم)

﴿۳۰۹﴾

قرآن مجید یا قرآن کی کسی آیت یا سورۃ کو یاد کر کے بھلا دینا گناہ عظیم ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتّٰی الْقَذَاةِ یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَةٍ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ پر میری امت کے ثواب کے کام پیش کیے گئے۔ حتیٰ کہ (ثواب کے کاموں میں سے) کوڑے کا وہ تنکا جسے آدمی مسجد سے باہر پھینک دے اور مجھ پر میری امت کے گناہ کے کام پیش کیے گئے تو نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بہت بڑا (مگر یہ کہ) قرآن کی کوئی صورت یا آیت جو بندہ کو دی گئی پھر وہ اس کو بھلا دے۔ (ترمذی)

﴿۳۱۰﴾

علم دین اور علمائے دین کا مرتبہ ومقام

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوَاھِرَ وَاللُّؤْلُؤَا وَالذَّھَبَ۔ (ابن ماجه، مشکوة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے اور نا اہل کو علم سکھانے والا ایسا ہے جیسے خنزیر یعنی سور کے گلے میں جواہرات موتی اور سونے کا ہار پہنا دیا ہو۔

﴿۳۱۱﴾

عالم دین کی عظیم وجلیل فضیلت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ اَحَدِھِمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ وَاَھْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ

سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے زمین و آسمان کے رہنے والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس شخص کے لیے دعائے خیر کرتی ہیں۔ جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۳۱۲﴾

جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

﴿۳۱۳﴾

عالم ربانی شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

﴾۳۱۴﴿

عالم دین کا ایک ساعت پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا۔

(دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی علم دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴾۳۱۵﴿

علم دین کے طالبوں کے لیے فرشتوں پر بچھاتے ہیں اور مخلوق الٰہی ان کے لیے دعا مغفرت کرتی ہے

عَنْ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِىْ جَوْفِ الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ۔ (ترمذی، ابو داؤد و مشکوۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور طالب علم کی رضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں

ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالم کے لیے دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں کے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور علماء انبیاء کرام کے وارث و جانشین ہیں۔ انبیاء کرام کا ترکہ دینار و درہم نہیں۔ انھوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔

﴿۳۱۶﴾

تین چیزیں معاشرہ کے لیے سم قاتل ہیں عالم دین کی لغزش، جدال منافق اور حاکم کے ظالمانہ فیصلے

عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْإِسْلَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْأَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔

(رواه الدارمی)

حضرت زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے پوچھا جانتے ہو۔ اسلام کو ڈھادینے والی چیزیں کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا۔ اول عالم دین کی لغزش دوم منافق کا کتاب اللہ میں بے جا جھگڑا نکالنا، سوم گمراہ حاکموں کے بے جا فیصلے۔ (دارمی)

﴿۳۱۷﴾

چالیس حدیثیں برائے تبلیغ یاد کرنیوالا مستحق جنت ہے

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انھوں نے کہا کہ رسول کریم علیہ

الصلوٰۃ والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جسے آدمی حاصل کر لے تو فقیہہ یعنی عالم دین ہو جائے تو سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت تک پہنچانے کے لیے دینی امور سے متعلق چالیس حدیثیں یاد کرلے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عالم دین کی حیثیت سے اٹھائے گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہ رہوں گا۔

﴿۳۱۸﴾

لالچ عالم دین کے دل سے علم دین کے انوار و برکات کو نکال دیتی ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ۔

روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ اہل علم کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کے انوار و برکات) کو نکال لیتی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

﴿۳۱۹﴾

جو شخص دین کا علم دنیا کمانے کی نیت سے حاصل کریگا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِىْ رِيْحَهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایسے علم کو سیکھا جس کے ذریعے خدا تعالیٰ کی خوشنودی طلب کی جاتی ہے مگر اس نے صرف

اس لیے سیکھا کہ اس علم سے متاع دنیا حاصل کرلے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو بھی نہ ملے گی۔ (ابوداود، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۰﴾

علماء حق اور علما سو

عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔

حضرت احوص بن حکیمؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے بدترین علمائے سو ہیں اور اچھوں میں سب سے بہتر علما حق ہیں۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۱﴾

بغیر علم کے فتویٰ دینے والے کے لیے وعید

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جسے بغیر علم کے کوئی فتویٰ دیا گیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے جان بوجھ کر اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا تو اس کے ساتھ خیانت کی۔ (ابوداود، مشکوٰۃ)

﴿۳۲۲﴾

قرآن مجید کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کرنا جہنم کو دعوت دینا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِيْ

الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن کی تفسیر اپنی ذاتی رائے سے کی۔ جس نے بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کی تو چاہیے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ (مشکوۃ کتاب العلم ص ۲۷)

﴿۳۲۳﴾

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا (اور اتفاقیہ) وہ قول صحیح بھی ہو جب بھی اس نے خطا کی۔

﴿۳۲۴﴾

جانتے بوجھتے دینی مسئلہ نہ بتانا گناہ عظیم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ۔

(رواہ احمد وابوداؤد والترمذی، مشکوۃ کتاب العلم ص ۲۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کسی دینی مسئلہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ جو اس کے علم میں ہے۔ پھر اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (ترمذی)

۲

والدین کی ابتدائی ذمہ داریاں، ماں باپ کا مرتبہ و مقام، اسلامی معاشرت اور تمدن و تہذیب اور حقوق العباد سے متعلق چند اہم ہدایات

[illegible]

﴿۳۲۵﴾

والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ۔ (ترمذی)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسنؓ بن علیؓ کے کان میں (نماز والی) اذان دیتے ہوئے دیکھا جب کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

(جامع ترمذی سنن ابی داود)

﴿۳۲۶﴾

بچوں کو سب سے پہلے کلمہ طیبہ سکھایا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِفْتَحُوْا عَلٰی صِبْیَانِکُمْ اَوَّلَ کَلِمَۃٍ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَقِّنُوْھُمْ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

(روالبیھقی فی شعب الایمان)

اپنے بچوں کو زبان سے سب سے پہلے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہلواؤ۔ اور موت کے وقت اسی کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی تلقین کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿۳۲۷﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَابَھُمْ۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو (سنن ابن ماجہ)

﴿۳۲۸﴾

بچوں کے لیے والدین کی طرف سے بہترین تحفہ حسن ادب

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (رواه الترمذی)

حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی باپ نے اپنی اولاد کو حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر عطیہ نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

﴿۳۲۹﴾

بچوں کا اچھا نام رکھا جائے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ آبَاءِ كُمْ فَاَحْسِنُوْا اَسْمَاءَ كُمْ۔

(رواه احمد و ابو داؤد)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے باپوں کے ناموں کے ساتھ پکارے جاؤ گے۔ لہٰذا (اپنے بچوں) کے اچھے نام رکھا کرو (مسند احمد، ابی داؤد)

﴿۳۳۰﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُّحْسِنَ اسْمَهٗ وَيُحْسِنَ اَدَبَهٗ۔ (بیهقی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ باپ پر بچے کا یہ بھی حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو اچھا ادب سکھائے۔ (بیہقی)

﴿۳۳۱﴾

برے نام کو اچھے نام سے بدل دیا جائے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغَیِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِیْحَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم برے نام کو (اچھے نام سے) بدل دیا کرتے تھے (ترمذی)

﴿۳۳۲﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا کَانَتْ لِعُمَرَ یُقَالُ لَهٗ عَاصِیَةَ فَسَمَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَةَ۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فاروق اعظم کی ایک صاحب زادی تھیں جن کا نام عاصیہ تھا۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان کا نام بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (مسلم)

﴿۳۳۳﴾

عقیقہ سنت ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ کَبْشًا کَبْشًا۔ (ابو داؤد)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے نواسوں) حسن اور حسین کے عقیقہ میں ایک ایک مینڈھا ذبح کیا (ابوداؤد)

﴿۳۳۴﴾

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَّقَالَ یَا فَاطِمَةُ اِحْلِقِیْ رَاْسَهٗ وَ تَصَدَّقِیْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً۔ (ترمذی)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن کے

عقیقہ میں ایک بکری کی قربانی دی اور آپ نے (سیدہ) فاطمہ سے فرمایا کہ ان کا سر منڈھا دو اور بالوں کے وزن بھر چاندی صدقہ کردو۔ (ترمذی)

﴿۲۳۵﴾

جب بچہ کی عمر سات برس ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کی تلقین کی جائے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعٍ وَّاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ۔ (ابو داؤد)

حضرت عمر بن شعیب، وہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز میں کوتاہی کرنے پر مارو (یعنی سخت باز پرس کرو) اور ان کے بستر بھی علیحدہ علیحدہ کرو۔ (ابوداؤد)

﴿۲۳۶﴾

سب سے پہلے اپنے اہل وعیال کی ضروریات پوری کرنا شرعاً ضروری ہے

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِىْ رَقَبَةٍ وَّدِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِىْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تم نے راہ خدا میں خرچ کیا۔ ایک وہ ہے جسے تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ

کیا۔ایک دینار وہ ہے جوتم نے کسی پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جوتم نے اپنے اہل و عیال (بیوی بچوں پر) خرچ کیا۔ان سب سے زیادہ اجر وثواب والا وہی دینار ہے جوتم نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳۳۷﴾

شوہر کیلئے دین مہر کی ادائیگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ الشُّرُوطِ اَنْ تُوْفُوْا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نکاح کی) شرطوں میں جس شرط کا پورا کرنا تمہارے لیے سب سے زیادہ اہم ہے وہ وہی شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے (یعنی دین مہر) (بخاری، مسلم)

﴿۳۳۸﴾

دعوت ولیمہ سنت ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (بخاری، مسلم)

﴿۳۳۹﴾

دعوت قبول کرنا سنت ہے بغیر بلائے دعوت میں جانیوالا چور کی طرح ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَّخَرَجَ مُغِیْرًا۔ (ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور وہ (بے وجہ شرعی) دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کے پہنچ جائے تو وہ چور کی طرح گیا اور ڈاکو بن کر نکلا (ابوداؤد)

﴿۳۴۰﴾

دعوت ولیمہ میں غریب اور سفید پوش مسلمانوں کو بھی شریک کیا جائے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ الْوَلِیْمَۃُ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سب سے برا کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لیے صرف مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے (بخاری، مسلم)

﴿۳۴۱﴾

بلا وجہ طلاق دینا گناہ ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ۔ (رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ ص ۲۸۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حلال کاموں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ کام طلاق ہے (ابوداؤد)

﴿۳۴۲﴾

لڑکیوں کی اچھی تعلیم وتربیت کرنے والا جنتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ سِتْراً مِّنَ النَّارِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔

(بخاری ومسلم)

﴿۳۴۳﴾

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ ثَلٰثَ اَخَوَاتٍ اَوْ اُخْتَیْنِ اَوْ بِنْتَیْنِ فَاَدَّبَھُنَّ وَاَحْسَنَ اِلَیْھِنَّ وَزَوَّجَھُنَّ فَلَہُ الْجَنَّۃُ۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے تین بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا اور ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کردیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ (ابوداؤد وترمذی)

﴿۳۴۴﴾

بچوں کو رحمت، شفقت سے پیار کرنے کی اہمیت

اَنَّ اَبَاھُرَیْرَۃَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِیْمِیْ جَالِسٌ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا یَرْحَمْ لَا یُرْحَمْ۔

(بخاری باب رحمۃ الولد وتقبیلہ) ج ۷ ص ۸۸۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ بن علیؓ کو پیار کیا۔ اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا۔ حضور بچوں کو پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف نظر اٹھائی۔ پھر فرمایا۔ جو رحم نہیں کرتا۔ اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

﴿۳۴۵﴾

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُ هُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِذَا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک اعرابی حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا۔ آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں اور ہم بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ میں کیا کرسکتا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم وشفقت کو نکال لیا ہے۔

﴿۳۴۶﴾

اپنے بچوں کے ساتھ محبت وشفقت کا برتاؤ کرنا اور انھیں پیار کرنا سنت ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِذَا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کہا کہ آپ بچوں کو چومتے ہیں لیکن ہم لوگ نہیں

چومتے۔ ارشاد ہوا کہ خدا نے جب تمہارے دل سے رحم کو نکال لیا تو میرا کیا زور ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۳۴۷﴾

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ اِنَّهُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔

(ترمذی باب ماجاء فی رحمۃ الولد، ج ۲ ص ۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس نے دیکھا کہ نبی ﷺ حسن کو پیار کر رہے ہیں۔ اس پر اقرع نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا، آپ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جا سکتا۔ (ترمذی)

﴿۳۴۸﴾

نیک بیوی اور اس کا مرتبہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ۔ (رواہ ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرماں بردار رہے تو پھر وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو۔ (حلیہ ابونعیم)

﴿۳۴۹﴾

میاں بیوی کی معاشرت سے متعلق حضور کا ارشاد

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ الْمَرْاَةِ عَلَی الزَّوْجِ قَالَ اَنْ یُّطْعِمَهَا اِذَا اَطْعَمَ وَاَنْ یَّکْسُوْهَا اِذَا اکْتَسٰی وَلَا یَضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا یُقَبِّحَ وَلَا یَهْجُرَ اِلَّا فِی الْبَیْتِ۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح ص۱۳۴)

حضرت حکیم بن معاویہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے سوال کیا۔ بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے۔ فرمایا۔ جب خود کھائے تو اس کو کھلائے جب خود پہنے تو اس کو پہنائے۔ نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو برا بھلا کہے، اور نہ گھر کے علاوہ اس کی سزا کے لیے اس کو علیحدہ کرے۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ۔

(ابن ماجہ ص۱۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے (یعنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا) (ابن ماجہ)

﴿۳۵۰﴾

بہترین مسلمان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا اور اپنی بیوی کے ساتھ اس کا رویہ لطف و محبت کا ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

مسلمانوں میں اس کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور بیوی کے ساتھ اس کا برتاؤ لطف و محبت کا ہو۔ (ترمذی)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِهِمْ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کامل الایمان وہ مسلمان ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں۔ تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ترمذی)

﴿۳۵۱﴾

اللہ کی رضا والدین کی رضامندی میں ہے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا والد کی رضامندی میں ہے۔ (جبتک وہ خلاف شرع بات کا حکم نہ دیں) اور اللہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ (ترمذی)

﴿۳۵۲﴾

حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار ماں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ فَاَدْنَاكَ۔ (رواه البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ: مجھ پر احسان کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری ماں، تمہاری ماں، اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔ اس کے بعد جو تمہارے قریبی

رشتہ دار ہوں، پھر جوان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۵۳﴾

اپنی والدہ کے قدم چومنا جنت کی چوکھٹ چومنے کی طرح ہے

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَام مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ اُمِّهٖ فَكَاَنَّمَا قَبَّلَ عَتَبَةَ الْجَنَّةِ۔

(درمختار کتاب الحظر والاباحۃ) ج ۵ ص ۲۵۹

لِمَا رُوِىَ اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ رَاْسَ فَاطِمَةَ وَيَقُوْلُ اَجِدُ مِنْهَا رِيْحَ الْجَنَّةِ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَام مَنْ قَبَّلَ رِجْلَ اُمِّهٖ۔

الخ ص ۴۶۹ ج ۷۔ (فتح القدیر)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اپنی والدہ کے قدم چومے وہ ایسے ہے جیسے اس نے جنت کی چوکھٹ کو چوما۔

﴿۳۵۴﴾

محبت وعقیدت سے والدین کو دیکھنے والوں کو حج مقبول کا ثواب ملتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَّنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً قَالُوْا وَاِنْ نَّظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةً قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ۔ (شعب الایمان، للبیهقی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی نیک فرزند اپنے والدین کو محبت بھری نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر نگاہ کے بدلے حج مبرور کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی۔ اگرچہ دن میں سو بار اپنے والدین کو دیکھے۔ فرمایا۔ (اللہ اکبر۔ اللہ اطیب) وہ بہت بڑا ہے بڑا پاک ہے۔ (یعنی تمہارے اندازے اور گمان سے بھی بڑا اور پاک ہے۔ وہ سو مرتبہ دیکھنے والے کو ایک سو

عدد حج مقبول کا ہی ثواب عطا فرمائے گا۔ (بیہقی)

﴿۳۵۵﴾

والدین کی خدمت اور راحت رسانی بھی جہاد ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُجَاهِدُ، قَالَ اَلَكَ اَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپ نے پوچھا۔ کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ عرض کی ہیں۔۔۔ حضور نے فرمایا تو پھر ان میں جہاد کر (یعنی والدین مستحق خدمت ہیں۔ تو ان کی خدمت کرنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔ (ابوداؤد)

﴿۳۵۶﴾

بوڑھے والدین کی خدمت میں کوتاہی کرنے والا رحمت الٰہی سے محروم ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَوْ اَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص ذلیل ہو۔ وہ شخص خوار ہو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا۔ وہ بدنصیب جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کو بڑھاپے کی حالت میں پائے، پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرلے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۵۷﴾

ماں اور خالہ کی خدمت بھی گناہوں کی مغفرت کا سبب بنتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَھَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ قَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّھَا۔

(ترمذی باب ماجاء فی بر انحالة) ص۱۲ ج ۲

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لیے کوئی توبہ ہے؟ فرمایا۔کیا تیری ماں زندہ ہے؟ جواب دیا۔نہیں دریافت فرمایا کیا خالہ ہے؟ گذارش کی ہے فرمایا تو اس کے ساتھ نیکی کر (بخاری ج ۲ کتاب الادب)

﴿۳۵۸﴾

والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے حقوق ادا کیے جائیں

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ ہٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْئٌ اَبَرُّھُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِھِمَا؟ قَالَ نَعَمْ اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا۔

(رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ بنی سلمہ کے ایک شخص آئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حق ہیں جو مجھے ادا کرنا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا ''ہاں! ان کے لیے خیر ورحمت کی دعا کرتے رہنا، اللہ سے ان کی بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی عہد یا معاہدہ

کسی سے ہو تو اس کو پورا کرنا، ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا احترام کرنا (ابوداؤد ابن ماجہ)

﴿۳۵۹﴾

والدین کے انتقال کے بعد ان سے حسن سلوک کا طریقہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ باپ کی خدمت اور حسن سلوک کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ (عزت و احترام) تعلق رکھا جائے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۶۰﴾

یہ بات اخلاق اسلامی کے خلاف ہے کہ آدمی خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِيْ مَنْ بَاتَ شَبْعَانَ وَجَارُهٗ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يَعْلَمُ بِهٖ۔ (رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی (صحیح معنوں میں) مجھ پر ایمان نہیں لایا جو اپنا پیٹ بھر کے...... سو جائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور اسے پڑوسی کے بھوکے ہونے کی خبر ہو (طبرانی)

﴿۳۶۱﴾

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى

الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک مسلم کے دوسرے مسلم پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینک آنے پر ''یرحمک اللہ'' کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

﴿۳۶۲﴾

رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی اہمیت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو اور دنیا میں اس کے آثار قدم تا دیر رہیں تو وہ رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی (نیک سلوک) کرے (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۳﴾

قرابتداروں کے ساتھ برا سلوک کرنیوالے کیلئے وعید شدید

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا (یعنی قرابت داروں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا) جنت میں نہ جا سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳۶۴﴾

محتاجوں، بیماروں اور مصیبت زدوں کی امداد واعانت باعث اجر وثواب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو خود اس پر ظلم کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یارو مددگار چھوڑے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت کو دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ داری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ داری فرمائے گا۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳۶۵﴾

بہترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے سر پر دست شفقت رکھا جائے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ۔ (رواہ بن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین وہ گھرانہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے (ابن ماجہ)

﴿۳۶۶﴾

یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ کَالْقَائِمِ لَا یَفْتُرُ کَالصَّائِمِ لَا یُفْطِرُ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی بیوہ عورت یا کسی مسکین کی حاجت پوری کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کے مثل ہے۔

﴿۳۶۷﴾

یتیم کی کفالت و پرورش کرنیوالے کیلئے جنت کی بشارت

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَاْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْہُ اِلَّا لِلّٰہِ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ یَمُرُّ عَلَیْھَا یَدُہٗ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَۃٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَہٗ کُنْتُ اَنَا وَھُوَ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَقَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ۔

(رواہ احمد والترمذی)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر صرف رضائے الٰہی کے لیے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھیرا تو ہر ہر بال کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنت

میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا۔ (مسند احمد، ترمذی)

﴿۳۶۸﴾

پڑوسی اوراس کے حقوق کی اہمیت

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔ (رواه البخاری ومسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا۔ جبرئیل امین پڑوسی کے بارے میں (نیک سلوک) کی وصیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دیں گے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳۶۹﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔ (مسلم)

﴿۳۷۰﴾

ایمان کا تقاضا یہ بھی ہے کہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک، مہمان کا اکرام اور اچھی بات کہی جائے

اِنَّ اَبَا شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهٗ وَمَنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا اور جس وقت آپ یہ فرما رہے تھے۔ اس وقت میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرے اور جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چپ رہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳۷۱﴾

اسلامی معاشرت میں سلام کی اہمیت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ اسلام میں کونسا عمل اچھا ہے؟ فرمایا (ایک یہ) کہ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) جس مسلمان کو جانتے ہو اس کو بھی اور جس کو نہیں جانتے اس کو بھی سلام کرو۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا۔ لوگو رحمٰن کی عبادت کرو اور اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ تم جنت میں پہنچ جاؤ گے سلامتی کے ساتھ (ترمذی)

﴿۳۷۲﴾

سلام کرنا باعث خیر و برکت ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُوْنَ۔ (ترمذی باب ما ذکر فی فضل السلام) ص۹۸ ج۲۔

حضرت عمران بن حسین کہتے ہیں۔ ایک بار ایک شخص نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ''السلام علیکم'' آپ نے فرمایا۔''اس کو دس نیکیاں ملیں تیسرا آدمی آیا تو کہا۔''السلام علیکم رحمۃ اللہ۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو بیس نیکیاں ملیں''۔ تیسرا آدمی آیا اور اس نے کہا''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''۔ آپ نے فرمایا۔''اس کو تیس نیکیاں ملیں''۔ (ترمذی کتاب الاستیذان)

﴿۳۷۳﴾

گھر میں جاؤ تو بیوی بچوں کو بھی سلام کرو

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ كُوْنُ بَرَكَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیٹا! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تمہارے لیے بھی باعث برکت ہوگا اور تمہارے گھر والوں کے لیے بھی۔ (جامع ترمذی)

﴿۳۷۴﴾

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَہْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَہْلَہٗ بِسَلَامٍ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم کسی گھر میں جاؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور پھر جب گھر سے جانے لگو تو وداعی سلام کر کے نکلو۔

(شعب الایمان للبیہقی)

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نْتَہٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بُدَّالَہٗ اَنْ یَجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ اہل مجلس کو سلام کرے، پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے۔ جب جانے لگے تو پھر سلام کرے (ترمذی)

﴿۳۷۵﴾

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ، وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ چھوٹے بڑے کو سلام اور راستہ سے گزرنے والا اور چلنے والا بیٹھے ہوؤں کو سلام کیا کرے اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔ (بخاری)

﴿۳۶۷﴾

سلام کا اتمام مصافحہ ہے

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّۃِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ۔ (ترمذی و ابو داؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سلام کا اتمام مصافحہ ہے (ترمذی وابوداؤد)

﴿۳۷۷﴾

کھانے سے قبل بسم اللہ پڑھی جائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یوں کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِيَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ فِيْ اَوَّلِهٖ فَلْيَقُلْ بِسْمِهِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ۔ (رواه ابو داؤد و الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) اور شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو بعد میں کہہ دے۔ بسم اللہ اولہ وآخرہ۔

﴿۳۷۸﴾

سیدھے ہاتھ سے کھاؤ پیو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رواه و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی کچھ کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے ار جب کچھ پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔ (صحیح مسلم)

﴿۳۷۹﴾

بسم اللہ پڑھ کر داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلْمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِىْ تَطِيْشُ فِى الصُّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں (بچپن میں) رسول اللہ ﷺ کی آغوش شفقت میں پرورش پا رہا تھا تو (کھانے کے وقت) میرا ہاتھ پلیٹ میں ہر طرف چلتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ (کھانے سے پہلے) بسم اللہ پڑھا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے ہی سے کھایا کرو۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

﴿۳۸۰﴾

کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے،

وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ وَثِيَابِهٖ، وَيَجْعَلُ يَسَارَهٗ لِمَا سِوٰى ذَالِكَ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ کھانے پینے، کپڑوں کے پہننے کے لیے استعمال فرماتے اور بایاں ہاتھ دیگر کاموں کے لیے۔

(ابوداؤد)

﴿۳۸۱﴾

ہر کام کا آغاز دائیں جانب سے کرنا مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِىْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِىْ شَأْنِهٖ كُلِّهٖ۔ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جوتی پہننے، کنگھی کرنے، طہارت کرنے غرضکہ تمام کاموں میں دائیں جانب سے ابتداء کرنے کو

پسند فرماتے تھے۔

﴿۳۸۲﴾

پانی تین گھونٹ میں بسم اللہ پڑھ کر پیو اور پھر الحمد للہ کہو

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ، وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ، وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایک ہی بار یعنی ایک ہی سانس میں اونٹ کی طرح نہ پیو البتہ دو، تین بار سانس لے کر پیو اور پانی پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو الحمد للہ کہو (بخاری)

﴿۳۸۳﴾

ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِيْ الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِيْ الْاَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو کا کھانا چار کو، چار کا کھانا آٹھ کو۔ (اس لیے دوسروں کو اپنے کھانے میں شریک کرنا مستحب ہے) (مسلم)

﴿۳۸۴﴾

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے والوں کے لیے وعید شدید

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءِ ذَهَبٍ اَوْ

فِضَّةٍ اَوْ اِنَاءٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذَالِكَ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ۔
(دار قطنی، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے سونے چاندی کے برتن میں یا ایسے برتن میں جوان دونوں دھاتوں کی (غالب) ملاوٹ ہوسے پانی پیا تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کے انگارے ڈال رہا ہے۔

﴿۳۸۵﴾

ازراہ تکبر وغرور چادر قمیص اور عمامہ کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ممنوع ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ جس نے ازراہ تکبر اپنا تہمند لٹکایا۔

﴿۳۸۶﴾

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْبَالُ فِي الْاَزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعَمَائِمِ، مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
(رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا اسبال چادر، قمیص اور عمامہ میں ہے تو جس نے ان میں سے کسی کو بدنیت تکبر وغرور لٹکایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا۔ (ابن ماجہ)

﴿۳۸۷﴾

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا از راہ تکبر و غرور زیادہ نیچا کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ (بخاری)

خدا نے دیا ہے تو اچھا کھاؤ، پہنو مگر تکبر و اسراف سے پرہیز کرو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا مَالَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَّلَا مَخِيْلَةٌ۔

(رواہ احمد و النسائی و ابن ماجه)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خوب کھاؤ، پیو، دوسروں پر صدقہ کرو جب تک کہ اسراف و تکبر نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿۳۸۸﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ۔

(ترمذی باب ماجه فی الکبر) ص۲۰ ج۲

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ مجھے اچھا کپڑا اور جوتا بہت پسند ہے۔ (مطلب یہ کہ یہ غرور میں داخل نہیں) ارشاد ہوا کہ خدا تو خود ہی جمال کو پسند کرتا ہے، غرور یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

(ترمذی ابواب البر والصلہ)

﴿۳۸۹﴾

بیاہ شادی اور خوشی کے موقع پر نابالغ بچیوں کا ایسے اشعار گانا جائز ہے جو مسلمان فوجیوں کی شجاعت و جوانمردی سے متعلق ہوں یا ایسے مضامین پر مشتمل ہوں جو عریاں اور مخرب اخلاق نہ ہوں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا زَفَّتْ اِمْرَاَةً اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔

(بخاری ص ۷۷۵ ج ۲)

ام المومنین حضرت عائشہ نے (اپنی ایک رشتہ دار) عورت کا نکاح کر کے اس کو رخصت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ تم لوگوں کے ساتھ گیت نہ تھا۔ کیونکہ انصار گیت پسند ہے۔ (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْاَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ قَالَتْ وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَبِمَزَامِيْرِ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَالِكَ يَوْمُ عِيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔ (بخاری باب السنۃ العیدین ص ۱۳۰ ج ۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عید کے دن میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں جو پیشہ ور گانے والی نہ تھیں، وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی لڑائی کے متعلق کہے تھے۔ اسی حالت میں حضرت ابوبکرؓ آئے اور کہا کہ شیطان کے مزامیر اور رسول خدا ﷺ کے گھر میں"۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "اے ابوبکر! ہر قوم کے لیے عید کا ایک دن

ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے''۔ یعنی اس دن گانا مباح ہے۔

(بخاری باب سنۃ العیدین)

﴿۳۹۰﴾

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَاَبِي مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيْ فِيْ عُرْسٍ وَاِذَا جَوَارِيْ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ اَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اِجْلِسْ اِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

(نسائی باب الھو و الغنا عند العرس ص ۷۷ ج ۷)

عامر ابن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابومسعود انصاری کے ہاں گیا۔ شادی کا موقع تھا اور یہ دونوں لڑکیوں کا گانا سن رہے تھے۔ تو میں نے ان دونوں سے کہا۔ تم رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہو اور بدری بھی ہو اور تمہارے سامنے یہ (گانا) ہو رہا ہے تو انھوں نے کہا۔ تمہارا جی چاہے تو تم بھی بیٹھ کر سنو، رسول اللہ ﷺ نے شادی بیاہ کے موقع پر ہم کو اس کی اجازت دی ہے (نسائی باب اللھو والغنا عند العرس)

﴿۳۹۱﴾

رہبانیت، تجرد، ترک لذائذ اور ریاضت شاقہ کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ فَجَاءَهٗ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ اَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّتِيْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ سُنَّتَكَ اَطْلُبُ قَالَ فَاِنِّيْ اَنَامُ وَاُصَلِّيْ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَنْكِحُ النِّسَاءَ فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُثْمَانُ فَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ۔ (ابوداؤد باب مایومر بہ من القصد فی الصلوٰۃ ص ۱۹۴ ج ۱)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے عثمان بن

مظعون کو بلا کر پوچھا۔ (حضرت عثمانؓ کی یہ کیفیت تھی شب و روز عبادت میں مصروف رہتے، بیوی سے تعلق نہیں رکھتے، دن کو روزے رکھتے ہیں۔ رات کو سوتے نہیں) عثمان کیا تم میرے طریقہ سے ہٹ گئے۔ عرض کی خدا کی قسم میں نہیں ہٹا ہوں۔ میں آپ ہی کے طریقے کا طلب گار ہوں"۔ فرمایا میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے بھی نکاح بھی کرتا ہوں، اے عثمان خدا سے ڈرو کہ تمہارے اہل و عیال کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے، تو روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور سوؤ بھی"۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

﴿۳۹۲﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدُ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمُ وَيَصُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ۔

(بخاری باب النذر فیما لایملك وفی مصیبۃ ص۹۹، ج۲)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم علیہ السلام خطبہ دے رہے تھے، دیکھا کہ ایک شخص چلچلاتی دھوپ میں ننگے سر کھڑا ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے اور اس کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام اسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں اور نہ سایہ میں آرام کریگا اور نہ بات کرے گا اور برابر روزے رکھے گا، آپ نے فرمایا کہ "اس سے کہو کہ باتیں کرے، بیٹھے، سایہ میں آرام لے اور اپنا روزہ پورا کرے۔ (بخاری کتاب الایمان والنذور)

﴿۳۹۳﴾

صدقات وخیرات کا ایک اہم ضابطہ

عَنْ سَعْدِبْنِ وَقَّاصٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ بَلَغَ بِىْ مِنَ الْوَجْعِ مَاتَرٰى وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَلَا يَرِثُنِىْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّىْ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَىْ مَالِىْ؟ قَالَ: لَاقُلْتُ: فَالشَّطْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوا تو بحضور نبوی عرض کی۔ یارسول اللہ آپ نے میری بیماری کی شدت ملاحظہ فرمائی۔ میرے پاس بہت مال ہے لیکن میری وارث صرف میری بیٹی ہے۔ کیا مجھے دو تہائی ۲/۳ مال صدقہ کرنے کی اجازت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں میں نے عرض کیا آدھا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ آپ نے فرمایا۔ ایک تہائی کی اجازت ہے مگر ایک تہائی بھی زیادہ ہے اور فرمایا تم اہل وعیال کو غنی چھوڑ جاؤ۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

﴿۳۹۴﴾

بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد خوشحالی باقی رہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَحَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَاكَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَاَبْدَاءُ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

(رواہ البخاری، مشکوٰۃ، باب فضل الصدقہ)

حضرت ابو ہریرہؓ اور حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہتر صدقہ وہ ہے۔ جس کے بعد خوشحالی باقی رہے اور صدقہ اس کو پہلے دو جس کے تم کفیل ہو۔

﴿۳۹۵﴾

سب سے بہتر واعظم صدقہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ فَقَالَ اَنْ تُصَدِّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا اَلَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ۔

(مسلم باب بیان افضل الصدقۃ ص۳۳۲ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بحضور نبوی حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ کون سا صدقہ سب سے بڑا ہے۔ فرمایا۔ یہ کہ تم صدقہ کرو اور تم تندرست ہو، مال کی خواہش ہو اور جینے کی بھی امید ہو اور تم اس پر ڈھیل نہ دو کہ جب جان حلق تک آجائے تو تم کہو کہ فلاں کو اتنا دو اور فلاں کو اتنا دو، حالانکہ وہ تو اب (تمہارے بعد) فلاں کا ہو ہی چکا۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۸۱)

﴿۳۹۶﴾

وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "اِنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَۃِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ" (رواہ احمد)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو (تم سے) کینہ اور حسد رکھتا ہو۔ (احمد)

﴿۳۹۷﴾

اپنے مستحق عزیز واقرباء کو صدقہ دینے میں دگنا ثواب ہے

وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلصَّدَقَۃُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَۃٌ وَھِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَۃٌ ، وَصِلَۃٌ۔

(رواہ احمد و ابن ماجہ و الترمذی)

حضرت سلیمان بن عامر سے روایت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور اپنے عزیز واقربا کو دینا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی (ترمذی)

﴿۳۹۸﴾

صدقہ غضب الٰہی سے محفوظ کرتا ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے (ترمذی)

﴿۳۹۹﴾

اپنے اہل وعیال پر نیت ثواب خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفْقَۃً عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال پر نیت ثواب جو کچھ خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے صدقہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۴۰۰﴾

صحیح وسالم اور غیر محتاج کیلئے صدقہ حلال نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍ وَعَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَّلَا لِذِی مِرَّۃٍ سَوِیٍّ۔

(ترمذی باب ماجاء من لاتحل لہ الصدقۃ) ص ۱۴۱ ج ۱

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ غیر محتاج اور صحیح وسالم آدمی کے لیے صدقہ وخیرات حلال نہیں۔

﴿۴۰۱﴾

مسکین وہ ہے جو اگرچہ مالدار نہیں مگر اپنی عزت نفس کا خیال رکھتا ہے

اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ الْاُكْلَةُ وَالْاُكْلَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِیْنَ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ غِنًی وَیَسْتَحْیِیْ وَلَا یَسْئَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا۔ (بخاری ج ۱ ص ۹۹)

محمد بن زیاد حضرت ابو ہریرہؓ سے راوی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں ہے جس کو لقمہ، دو لقمے دروازوں سے واپس لوٹا دیتے ہیں۔ مسکین وہ ہے جو گو بے نیاز نہیں ہے لیکن حیا کرتا ہے اور لوگوں سے گڑگڑا کر نہیں مانگتا۔ (بخاری)

﴿۴۰۲﴾

پیشہ ور گداگروں کے چہروں پر قیامت کے دن گوشت نہ ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَایَزَالُ الرَّجُلُ یَسْئَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَاْتِیَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُضْغَةُ لَحْمٍ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من سال الناس تکثرا۔ ص ۱۹۹ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو آدمی ہمیشہ مانگتا پھرتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔ (بخاری)

﴿۴۰۳﴾

گداگری عزت نفس کو مجروح کر دیتی ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ

لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْتِیَ رَجُلًا فَسَئَالَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ۔

(کتاب الزکوٰۃ باب الاستفاف عن المسئلہ ص۱۹۸ ج۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کسی کا رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑی کا بوجھ اٹھانا اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسرے سے بھیک مانگے وہ اسے دے یا نہ دے۔ (بخاری)



برائی سے روکنے کے درجات

بعض ایسے بڑے بڑے گناہ جن کی سنگینیت آج کے معاشرہ میں دھندلی پڑگئی ہے

﴿۴۰۴﴾

برائی سے روکنے کے درجات

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۔ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَّأٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰالِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ ۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔ (مسلم)

﴿۴۰۵﴾

خلاف شرع کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں

عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

حضرت نواس بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔ (شرح السنۃ)

﴿۴۰۶﴾

امور مملکت میں خیانت کرنیوالا حاکم جنت سے محروم ہے

عَنْ مُعْقَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّۃً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ ۔ (بخاری)

حضرت مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہوا اور مر گیا اور اس نے رعیت کے حقوق میں خیانت کی اس پر جنت حرام ہے۔ (بخاری)

﴿۴۰۷﴾

نیکی اور برائی کا ضابطہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ (رواہ مسلم)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نیکی صرف اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ کی علامت یہ ہے کہ وہ بات جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ پسند نہ ہو کہ لوگوں کو اس بات کی خبر ہو۔ (مسلم)

﴿۴۰۸﴾

اس امت کی خاص آزمائش دولت میں ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيَ الْمَالُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت کعب بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہر امت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی خاص آزمائش مال ہے۔ (ترمذی)

﴿۴۰۹﴾

اگر اللہ کے نافرمان بندے کو مال و دولت اور عزت و راحت حاصل ہو جائے تو یہ اس کے لیے رحمت نہیں بلکہ استدراج ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

يُعْطِى الْعَبْدَ عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَايُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ۔ (رواہ احمد)

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اس کی نافرمانی کے باوجود دنیا کی وہ نعمتیں دے رہا ہے۔ جن کا وہ بندہ طالب ہے تو سمجھ لو کہ وہ اس کے حق میں استدراج ہے۔ یہ فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے (بطور استشہاد کے) قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''فلما نسوا ما ذکروا بہ الآیۃ'' جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب انھوں نے بھلا دیا ان باتوں کو، جن کی ان کو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے کھول دیئے ان پر دنیا کی سب نعمتوں کے دروازے، یہاں تک کہ جب وہ ان نعمتوں کے ملنے پر خوب مست ہوئے اور اترائے، تو ہم نے اچانک انھیں پکڑ لیا۔

﴿۲۱۰﴾

چار بڑے گناہ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ۔ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کبیرہ (یعنی بڑے بڑے) گناہوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ۱۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا ۲۔ ماں باپ کی نافرمانی ۳۔ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴۔ جھوٹی گواہی دینا۔

﴿۴۱۱﴾

کبیرہ گناہ یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دلوائے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ وَفَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهٗ فَيُشْتَمُ اُمُّهٗ۔

(ترمذی باب ماجاء فی عقوق الوالدین) ص ۱۲ ج ۲

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ رسول ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالیاں دے۔ صحابہ نے عرض کی۔ یارسول ﷺ اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ ایک اس کے باپ کو گالی دے گا تو دوسرا اس کے باپ کو۔ ایک اس کو ماں کو گالی دے گا تو دوسرا اس کی ماں کو۔ (ترمذی)

﴿۴۱۲﴾

ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کی جائے؟

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا "فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ اِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرُهٗ؟ قَالَ تَحْجُزُهٗ اَوْ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَاِنَّ ذَالِكَ نَصْرُهٗ"۔ (رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو کروں مگر ظالم کی کیسے کروں۔ فرمایا ظالم کو ظلم سے (حتی المقدور) روکنا ظالم کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔

﴿۴۱۳﴾

اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی رسی دراز فرماتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے

وَعَنْ اَبِی مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَہٗ لَمْ یُفْلِتْہُ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کبھی ظالم کی مہلت دیتا ہے۔ مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں۔

﴿۴۱۴﴾

ظلم وعدوان اور کسی کی کوئی چیز اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر لینا گناہ وحرام ہے

عَنْ اَبِی حَرَّۃَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا یَحِلُّ مَالُ امْرَئٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ۔

(بیھقی ، دار قطنی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوحرہ رقاشیؒ اور وہ اپنے چچا سے راوی رسول ﷺ نے فرمایا۔ خبردار ظلم نہ کرنا خبردار۔ کسی مسلمان کا مال کسی دوسرے کو حلال نہیں مگر اس کی اجازت سے۔ (مشکوٰۃ)

﴿۴۱۵﴾

قاتل ومقتول دونوں جہنمی

وَعَنْ اَبِی بَکْرَۃَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ۔

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ اِنَّہٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو بکرہؓ ثقفی بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلواریں میان سے نکال کر آپس میں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم کے مستحق ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ قاتل تو جہنم کا حقدار ہے لیکن مقتول کس لیے۔ فرمایا اس لیے کہ یہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

﴿۴۱۶﴾

شرک، والدین کی نافرمانی، قتل ناحق اور جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَبَائِرُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ۔

(مشکوٰۃ باب الکبائر و علامات النفاق)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "بڑے بڑے گناہ یہ ہیں۔ خدا کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، کسی بے گناہ کی جان لینا اور جھوٹی قسم کھانا۔

﴿۴۱۷﴾

قیامت کے دن حقداروں کو ان کا حق ملیگا

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقُ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ الْقَرْنَاءِ" (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے

دن حقداروں کو ان کا حق ضرور ملے گا۔ حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو بھی (اگر اس نے زیادتی کی ہے) سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائیگا۔

﴿۴۱۸﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ بِیَمِیْنِہٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاِنْ کَانَ قَضِیْبٌ مِّنْ اِرَاکٍ۔

(مسلم جلد۲ص ۸۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی مسلمان کے حق کو جھوٹی قسم کھا کر لینا چاہے گا تو خدا اس پر دوزخ کی آگ کو واجب کردے گا۔ صحابہؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ کیا اگرچہ کوئی معمولی سی چیز ہو۔ فرمایا درخت (اراک) کی ڈالی ہی کیوں نہ ہو۔

﴿۴۱۹﴾

جس نے کسی کی زمین ظلماً لے لی تو ساتوں زمینوں میں اسے دھنسا دیا جائے گا

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا بِغَیْرِ حَقِّہٖ خُسِفَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلٰی سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔ (بخاری)

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ناحق کسی کی ذرا سی زمین لے لی تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں تک اسے دھنسایا جائیگا (بخاری)

﴿۴۲۰﴾

جس نے کسی مسلمان کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں کے طوق اسکے گلے میں ڈالے جائینگے

عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ یُطَوَّقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ۔ (بخاری)

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس شخص نے کسی کی ایک بالشت بھر زمین ناحق لے لی قیامت کے دن اس کی گردن میں ساتوں زمینوں کے طوق ڈالے جائینگے۔ (بخاری)

﴿۴۲۱﴾

قرض کی ادائیگی کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کے سامان مہیا فرما دیتا ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو لوگوں کا مال قرض لے جس کے ادا کر دینے کا پختہ ارادہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرا ہی دیتا ہے اور جو ان کے قرض کو تلف کرنے کا ارادہ رکھے (یعنی ادائیگی کی نیت نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کو تلف کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

﴿۴۲۲﴾

تنگ دست کو مہلت دینے والا قیامت کی سختیوں سے محفوظ ہو گا

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ

يُنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْيَضَعَ عَنْهُ۔

(رواہ مسلم)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چاہے کہ اللہ اسے روز قیامت کی تکالیف سے نجات دے تو چاہیے کہ وہ تنگدست کو مہلت دے یا (قرض) معاف کردے۔ (مسلم)

﴿۴۲۳﴾

جب تک قرض ادانہ کردیا جائے راہ خدا میں شہید ہونے والا بھی جنت میں نہیں جاسکتا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ قَالَ فِي الدَّيْنِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَقْضِىَ دَيْنَهٗ رواہ احمد۔ (مشکوٰۃ)

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش ؓ سے مروی ہے۔ نبی کریم علیہ السلام نے قرض کے متعلق فرمایا۔ مجھے اس ذات مقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے۔ پھر زندہ ہو پھر راہ خدا میں شہید ہو۔ پھر زندہ ہو پھر راہ خدا میں مارا جائے اور اس پر کسی کا قرض ہو۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ حتیٰ کہ اس پر جو قرض ہے وہ ادا کردیا جائے۔ (احمد)

﴿۴۲۴﴾

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ

كُفْرٌ۔ (رواہ البخاری وغیرہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کے قتل کو حلال جاننا کفر ہے (بخاری)

﴿۴۲۵﴾

بلا وجہ شرعی کسی بھی چیز پر لعنت کرنا جائز نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ وَقَالَ مُسْلِمٌ اِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَنَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ۔ (ابو داؤد بات اللعن کتاب الادب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ہوا پر لعنت بھیجی اور مسلم نے کہا۔ ایک بار ہوا ایک شخص کی چادر کو ادھر ادھر اڑانے لگی۔ اس نے ہوا پر لعنت بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ بھیجو، وہ تو صرف خدا کی فرماں بردار ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الادب)

﴿۴۲۶﴾

منافق کی تین بڑی بڑی علامتیں

وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

(متفق علیہ)

منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ سے کام لے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ (بخاری ومسلم)

﴿۴۲۷﴾

ظلم اور بخل برائیوں پر برانگیختہ کرتے ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَآءَ ھُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَھُمْ۔

(رواہ مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ظلم سے بچو۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ اور بخل سے بھی پرہیز کرو۔ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کیا۔ خونریزی اور حرام کو حلال قرار دینے پر برانگیختہ کیا۔ (مسلم)

﴿۴۲۸﴾

کسی مسلمان کے پوشیدہ عیوب کی ٹوہ لگانا اور اس کی کمزوریوں کی تلاش میں رہنا حرام ہے اور سخت و شدید گناہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَاللّٰہِ اِخْوَانًا۔ (رواہ البخاری المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بدگمانی سے بچو۔ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ نہ کسی کی کمزوریوں کو ڈھونڈو اور نہ لوگوں کے عیوب کی ٹوہ لگاؤ۔ نہ باہم حسد کرو۔ نہ باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے سے لاتعلق ہو۔ بلکہ اے اللہ کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ۔ (بخاری و مسلم)

﴿۴۲۹﴾

حسد نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

(رواہ ابو داؤد، مشکوٰۃ باب ماینھی ص۴۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''حسد سے بچو''۔ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد)

﴿۴۳۰﴾

کینہ، حسد، بغض، چغل خوری گناہ کبیرہ ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَّلَا تَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لِیَالٍ۔ (کتاب الادب ص۳۱۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آپس میں کینہ نہ رکھو، حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کو پیٹھ پیچھے برا نہ کہو۔ اے خدا کے بندو بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چالنا چھوڑ دے (ابوداؤد کتاب الادب)

﴿۴۳۱﴾

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔ (رواہ البخاری و فی روایة مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ چغلخور آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

﴿۴۳۲﴾

غیبت کرنے والوں کا انجام

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِي اَعْرَاضِهِمْ۔

(رواہ ابو داؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جبریل امین نے عرض کی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے) اور ان کی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔ (ابوداؤد)

﴿۴۳۳﴾

غیبت زنا سے زیادہ سنگین جرم ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِیْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ۔

(رواہ البیھقی شعب الایمان)

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ غیبت، زنا سے بھی زیادہ سخت ہے بعض صحابہ نے عرض کی غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا۔ آدمی اگر زنا کرلیتا ہے تو توبہ کرنے سے اس

کی معافی اللہ کی طرف سے ہوسکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے، اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿۴۳۴﴾

دورخے پن پر وعید

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَاالْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(رواه البخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم قیامت کے دن سب سے برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کہ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور۔ (بخاری ومسلم)

﴿۴۳۵﴾

ظالم کا ساتھ دینا گناہ کبیرہ ہے

عَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ۔

(رواه البیهقی فی شعب الایمان)

حضرت اوس بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی ظالم کی مدد کے لیے اور اس کا ساتھ دینے کے لیے چلا اور اس کو اس بات کا علم تھا کہ یہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا (یعنی ایسے شخص نے شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی کر کے سخت گناہ کا کام کیا)۔

﴿۴۳۶﴾

خیانت کی ایک بڑی سخت اور بھیانک مثال

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبُرَتْ خِيَانَةً اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا وَهُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت سفیان بن اسید حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات بیان کرو اور تم کو اس بیان میں سچا بھی سمجھتا ہو اور وہ بات تمہارے نزدیک بھی جھوٹی ہو۔

(ابوداؤد)

﴿۴۳۷﴾

نسب اور قوم کو تبدیل کرنے والے کے لیے وعید جہنم جیسے آج کل جعلی سید و شیخ بن جاتے ہیں

حَدَّثَنِيْ سَعْدُبْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ غَيْرُ اَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔ (ابوداؤد باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیہ۔ ص ۳۴۱، ج ۲)

حضرت سعید بن مالک کہتے ہیں۔ نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے یہ بات میرے کانوں نے سنی اور دل نے اسے جگہ دی۔ بے شک آپ نے فرمایا۔ جو کوئی جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرے اس پر جنت حرام ہے۔ (ابوداؤد)

﴿۴۳۸﴾

صحیفہ الٰہی میں سچ بولنے والے صدیق اور جھوٹ بولنے والے کذاب لکھے جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

(مسلم باب حسن الصدق وقبح الکذب) ص ۳۲۵ ج ۲

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ سچ بولنا نیکی کا راستہ بتاتا ہے اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا جاتا ہے حتیٰ کہ صحیفہ الٰہی میں وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا راستہ بتاتا ہے اور بدکاری دوزخ کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا جاتا ہے۔ اور وہ خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (مسلم)

﴿۴۳۹﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق ناجائز طور پر مارنے والا جہنمی ہے

عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِّنْ اَرَاكٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا، تو اللہ نے ایسے آدمی کے

لیے دوزخ واجب کردی ہے اور جنت کو اس پر حرام کردیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! اگر چہ وہ معمولی ہی چیز ہو؟۔۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر چہ وہ (جنگلی درخت) پیلو کی ٹہنی ہی ہو (مسلم)

﴿۴۴۰﴾

تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے برکت جاتی رہتی ہے

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْحَلْفَ فِی الْبُیْعِ فَاِنَّہٗ یُنْفِقُ ثُمَّ یُمْحِقُ۔ (ابن ماجه باب كراهية الايمان في البيع۔ ص۱۴۰)

حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجارت میں بہت قسمیں کھانے سے پرہیز کرو، کیونکہ اس طرح پہلے کامیابی ہوتی ہے پھر بے برکتی ہوجاتی ہے۔ (مسلم ولنسائی وابن ماجہ)

﴿۴۴۱﴾

جھوٹی قسم مال کی برکت ختم کردیتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَلِفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْبَرَکَۃِ۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جھوٹی قسم سے مال زیادہ ہوجاتا ہے اور اس کی برکت جاتی رہتی ہے۔

﴿۴۴۲﴾

جھوٹی قسم کے ذریعہ کسی کے مال کو مارنے پر وعید شدید

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔ (رواہ البخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ کسی مسلمان کا مال مارلے تو قیامت کے دن اللہ کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا۔
(بخاری و مسلم)

﴿۴۴۳﴾

جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ رحمت اس سے دور چلا جاتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِّنْ نَّتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۴۴۴﴾

محض سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرتے پھرنا بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لیے یہ جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم)

﴿۴۴۵﴾

بچوں کو بہلانے کیلئے جھوٹے وعدے کرنا بھی جھوٹ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ وَيَتَحَرّٰى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ كَذَّابًا۔

(ابوداود باب التشدید فی الکذب) ج ۲ ص ۳۲۵

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جھوٹ گناہ (فجور) کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی خدا کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب)

﴿۴۴۶﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ دَعَتْنِىْ اُمِّىْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَاعِدٌ فِىْ بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ اُعْطِيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيْهِ قَالَ اُعْطِيْهِ تَمْرًا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ۔

(ابوداود ج ۲ ص ۳۲۵)

ایک کم سن صحابی عبد اللہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری ماں نے مجھے بلایا اور حضور انور ﷺ میرے گھر تشریف رکھتے تھے تو ماں نے مجھے بلانے کے لیے کہا کہ یہاں آؤ تجھے کچھ دوں گی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اسے کیا چیز دینے کا اردہ کیا۔ عرض کی میں اسے کھجور دوں گی۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تو اس کو کچھ نہ دیتی تو تجھ پر جھوٹ لکھا جاتا۔

﴿۴۴۷﴾

مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت اور بدعہدی کا مرتکب ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَلَمَّا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَۃَ لَہٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَّا عَھْدَ لَہٗ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا ہو اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ ”جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں عہد کی پابندی نہیں، اس میں دین نہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی)

﴿۴۴۸﴾

نشہ آور چیز کا استعمال منع ہے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ۔ (رواہ ابو داؤد والترمذی ابن ماجہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے (ترمذی وابن ماجہ)۔

﴿۴۴۹﴾

شراب کا بطور دوا استعمال بھی منع ہے

عَنْ وَائِلِ الْحَضْرَمِیِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَیْدٍ سَأَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُھَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ۔

(رواہ مسلم)

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طارق بن سوید رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ان کو

شراب پینے سے منع فرمایا۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں تو اس کو دوا کے لیے استعمال کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے

﴿۴۵۰﴾

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے شرابیوں اور شراب سے تعلق رکھنے والے آدمیوں پر لعنت فرمائی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْ مِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَّاتَ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَعَابِدِ وَثْنٍ۔ (رواہ احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمیشہ شراب پینے والا اگر توبہ کیے بغیر مرے گا تو خدا کے حضور اس کی پیشی بت پرست کی ہوگی۔ (مسند احمد)

﴿۴۵۱﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَبَايِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَوَاهِبَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب سے تعلق رکھنے والے دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔ ۱۔ شراب بنانے والا ۲۔ شراب بنوانے والا ۳۔ شراب پینے والا ۴۔ شراب پلانے والا ۵۔ جو شراب لے کر جائے ۶۔ جس کے لیے شراب لی جائی جائے ۷۔ شراب بیچنے والا ۸۔ شراب خریدنے والا ۹۔ شراب بطور ہدیہ و تحفہ دینے والا ۱۰۔ شراب کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانے والا۔ (ترمذی)

﴿۴۵۲﴾

شراب (خمر) کا پینا ہر حال میں حرام و ناجائز ہے

عَنْ دَيْلَمَ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ فَقُلْتُ فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرَ تَارِكِيْهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ۔

(ابوداؤد ص ۱۶۲ ج ۲)

حضرت دیلم حمیری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ سے عرض کی۔ یارسول ﷺ اللہ ہم سرد ملک میں رہتے ہیں اور سخت کام کرتے ہیں۔ اس لیے گیہوں کی شراب پیتے ہیں کہ محنت اور سردی برداشت کرنے کی طاقت قائم رہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا اس سے نشہ ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا۔ ہاں آپ نے فرمایا تو اس کو چھوڑ و۔ انہوں نے عرض کی۔ لیکن اور لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ارشاد ہوا کہ ”اگر نہ چھوڑیں تو ان سے جہاد کرو۔

(ابوداؤد کتاب الاشربہ)

﴿۴۵۳﴾

کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے

عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

(رواہ ابوداؤد ابن ماجہ)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ میری امت میں سے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور (از الا فریب) اس کا نام کچھ اور رکھیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿۴۵۴﴾

سودی لین دین کرنیوالوں کیلئے سخت وشدید وعید

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَشَاہِدَ بِہٖ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سود لینے والوں، سود دینے والوں، سودی دستاویز لکھنے والوں اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ وہ سب (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

﴿۴۵۵﴾

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلَائِکَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْھَمَ رِبٰو یَاْکُلُہُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَعْلَمُ اَشَدَّ مِنْ سِتَّۃٍ وَثَلٰثِیْنَ زِنْیَۃً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جو آدمی جان بوجھ کر کھائے اس کا گناہ چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے۔ (احمد، دارقطنی، مشکوٰۃ)

﴿۴۵۶﴾

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَیْسَرُھَا اَنْ یَّنْکِحَ الرَّجُلُ اُمَّہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ سود (کا گناہ) ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے زنا کرے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

﴿۴۵۷﴾

جواری اور شراب کے عادی کے لیے وعید

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا قَمَّارٌ وَّلَا مَنَّانٌ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ والدین کی نافرمانی کرنے والا، جوا کھیلنے والا، احسان جتانے والا اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

﴿۴۵۸﴾

نامحرم عورتوں سے تنہائی میں ملنا منع ہے

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی (نامحرم) آدمی کسی عورت سے تنہائی میں ملے اور وہاں تیسرا شیطان موجود نہ ہو۔ (ترمذی)

﴿۴۵۹﴾

مستورات کیلئے باریک لباس کی ممانعت

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَنْ يَصْلُحَ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ۔

(رواہ ابوداؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں تو آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء عورت جب بلوغ کو پہنچ جائے تو یہ جائز نہیں کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آئے سوائے چہرے اور ہاتھوں کے (سنن ابی داؤد)

﴿۳۶۰﴾

مردوں اور عورتوں دونوں کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا منع ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ فِي اِنَاءِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ۔ (رواه النسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتن میں کھانے سے منع فرمایا۔ (سنن نسائی)

﴿۳۶۱﴾

مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا منع ہے اور مستورات کو جائز

عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

(رواہ الترمذی والنسائی)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سونا اور ریشمی کپڑے کا استعمال میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مردوں کے لیے حرام۔

﴿۴۶۲﴾

بلاوجہ بات بات پر ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتُكْثِرِ الضِّحْكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ نہ ہنسو۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (احمد، ترمذی)

﴿۴۶۳﴾

بدکلامی اور فحش گوئی منع ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشُ وَلَا الْبَذِیُ۔

(رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''مومن لعن طعن کرنے والا فحش گو اور بدکلام نہیں ہوسکتا''۔

﴿۴۶۴﴾

جانوروں پر ظلم و زیادتی جائز نہیں ہے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا واجب ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِیَّةِ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِیْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهٗ بِبَطْنِهٖ قَالَ اِتَّقُوْا اللّٰهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً وَّكُلُوْهَا صَالِحَةً۔

(ابوداؤد باب ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب۔ ص ۳۴۵ ج ۱)

حضرت سہل بن حنظلیہؓ کہتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا۔جس کا پیٹ بھوک کی وجہ سے پیٹھ سے لگ گیا تھا۔فرمایا۔ان بے زبان جانوروں کے بارے میں خدا سے ڈرو۔ان پر سوار ہو تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر سوار ہو اور ان کو کھاؤ تو ان کو اچھی حالت میں رکھ کر کھاؤ۔(ابوداؤد)

﴿۲۶۵﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ مَنْ رَّبُّ هٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا فَاِنَّهٗ شَكَا اِلَيَّ اِنَّكَ تُجِيْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ۔

(ابو داؤد باب مایوم به من القیام علی الدواب و البهائم۔ص ۳۴۵ ج ۱)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم علیہ السلام ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اس میں ایک اونٹ تھا جو رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور آبدیدہ ہو گیا۔آپ اس کے پاس گئے اور اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے آ کر کہا کہ "میرا یا رسول اللہ" فرمایا اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے۔خدا سے نہیں ڈرتے۔اس نے مجھ سے شکایت کی کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو۔(ابوداؤد)

﴿۲۶۶﴾

خودکشی حرام ہے

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِرَجُلٍ جَرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَدَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔ (بخاری)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ ایک شخص کو کچھ زخم لگ گیا تھا۔ جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا۔ پس اللہ نے فرمایا کہ چونکہ میرے بندے نے اپنی جان خود دیدی۔ لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا۔

﴿۴۶۷﴾

نجد سے شیطانی گروہ کے خروج کی پیشگوئی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا وَفِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔ (بخاری)

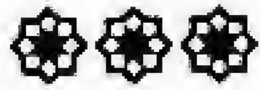
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے (بارگاہ الٰہی میں عرض کی) الٰہی ہمارے شام میں برکت عطا فرما۔ الٰہی ہمارے یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی۔ ہمارے نجد کے لیے (بھی دعا فرمایئے) فرمایا الٰہی ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما۔ لوگوں نے عرض کی ہمارے نجد کے لیے فرمایا۔ وہاں زلزلے آئیں گے اور نجد میں شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

﴿۴۶۸﴾

جب یہ ہوگا تو تمہارا مرنا جینے سے بہتر ہوگا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اُمَرَاءُ كُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُ كُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَ اُمَرَاءُ كُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَاءُ كُمْ بُخَلَاءَ كُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَاءِ كُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ ظَهْرِهَا۔ (مشکوۃ شریف، کتاب الرقاق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا یا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارے حاکم تم میں سے بہترین لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند سخی اور فراخدل ہوں اور تمہارے کام آپس میں مشورے سے طے پاتے ہوں تو زمین کی پیٹھ تمہارے لیے اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی تمہارا جینا مرنے سے بہتر ہے) اور جب تمہارے شریر ترین لوگ حاکم ہوں اور تمہارے مالدار بخیل اور تنگدل ہوں اور تمہارے کام عورتوں کے ہاتھ میں چلے تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (یعنی تمہارا مرجانا تمہارے جینے سے بہتر ہے)



﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت و مغفرت دعا عبادت کا جوہر ہے۔ بندے کی عبدیت کا تقاضا یہی ہے کہ وہ اپنے رب سے مانگتا رہے۔ توبہ اور دعا کے آداب

﴿۴۶۹﴾

اللہ تعالیٰ کی شان رحمت ومغفرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهٖ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ ثُمَّ اَذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِیْنَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوْا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ یَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ اپنے گھر والوں سے یہ وصیت کی کہ دیکھو جب اس کی وفات ہو جائے تو اسے جلانا پھر اس کی نصف خاک جنگل میں اڑا دینا اور نصف دریا میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر کہیں حق تعالیٰ نے اس کو جمع کر لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ تمام جہان میں ایسا عذاب کسی کو نہ دے گا۔ اس شخص کا انتقال ہو گیا اور گھر والوں نے اس کی وصیت پوری کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا (کہ اس کے اجزاء پریشان کو جمع کرے)۔ اس نے سب جمع کر دیئے اور (اسی طرح) سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اس کے جو اجزاء اس میں تھے جمع کر دیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بتا تو ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی الٰہی تیرے خوف سے اور تو خود خوب جانتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔

﴿۴۷۰﴾

رحمت الٰہی ہر رات متوجہ نمائش ہوتی ہے

وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّهَارِ

وَيَبْسُطُ يَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا۔
(رواہ مسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہر رات اللہ تعالیٰ اپنا ید رحمت پھیلاتا ہے۔ تاکہ دن بھر گناہ کرنے والا رات کو توبہ کرلے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والا توبہ کرلے۔ (اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (مسلم)

﴿۴۷۱﴾

رحمت خداوندی سے مایوس کردینے والے کا انجام

عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهُ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ ذَالَّذِيْ يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَلَّا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔ (مسلم)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو نہیں بخشے گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا (جا) میں نے فلاں کو بخشا اور تیرے عمل اکارت کیے (مسلم)

﴿۴۷۲﴾

اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول فرماتا ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلَعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مغرب کی طرف سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا

ہے۔(مسلم)

﴿۴۷۳﴾

دُعا عبادت کا جوہر ہے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ للّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے(جامع ترمذی)

﴿۴۷۴﴾

دعا نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبُ عَلَيْهِ۔ (رواه الترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو اللہ سے نہ مانگے۔اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔(ترمذی)

﴿۴۷۵﴾

دعا اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ۔ (رواه الترمذی و ابن ماجة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز دعا سے زیادہ نہیں ہے(ترمذی، ابن ماجہ)

﴿۴۷۶﴾

اللہ تعالیٰ سے خیر وعافیت ہی کی دعا کرنی چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللّٰہُ شَیْئًا یَعْنِیْ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ اَنْ یُّسْئَلَ الْعَافِیَۃَ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے۔ اور اللہ کو دعاؤں میں سب سے زیادہ محبوب یہ ہے کہ بندے اس سے عافیت کی دعا کریں۔ (ترمذی)

﴿۴۷۷﴾

دعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے

عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَدْعُوْ فِیْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَحْمِدِ اللّٰہَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَّلَ ھٰذَا ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَوْ لِغَیْرِہٖ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَءْ بِتَحْمِیْدِ رَبِّہٖ وَالثَّنَاءِ عَلَیْہِ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَدْعُوْ بَعْدُ بِمَاشَاءَ۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی)

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی۔ جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلدی کی۔ پھر آپ نے اسی کو یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد وثناء کرے پھر اس کے رسول کریم ﷺ پر درود بھیجے، اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

﴿۴۷۸﴾

حضور اکرم ﷺ کے توسل سے دعا کرنیوالے کی آنکھیں روشن ہوگئیں

عَنْ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ لْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔ قَالَ فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْ بَصَرِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

عثمان بن حنیف کہتے ہیں کہ ایک شخص کی نظر میں کچھ نقصان تھا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میری صحت کے لیے دعا فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا چاہو تو دعا کر دوں اور چاہو تو صبر کرو اور یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اس نے عرض کی۔ آپ دعا ہی فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا تو اچھی طرح وضو کرو۔ پھر اس طرح دعا کرو۔ اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ کا جو نبی الرحمۃ ہیں تیرے دربار میں وسیلہ اختیار کرتا ہوں۔ اے نبی میں نے اپنے رب کے دربار میں آپ کا وسیلہ اس لیے اختیار کیا ہے تاکہ وہ میری یہ ضرورت پوری فرما دے۔ اے اللہ تو ان کی سفارش میرے حق میں قبول فرما لے۔ راوی کہتے ہیں۔ اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھیں کھول دیں (یعنی نابینا تھے دعا کے بعد بینا ہوگئے)۔

(شفاج اص ۲۷۳ مناہل الصفاص ۴۴، ترمذی، نسائی حاکم بیہقی)

﴿۴۷۹﴾

دعا کے آخر میں آمین کہنی چاہیے

عَنْ اَبِيْ زُهَيْرٍ نُمَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ بِاَيِّ شَيْئٍ يَخْتِمُ يَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِاٰمِیْن۔ (رواہ ابو داؤد)

حضرت ابوزبیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کی (یارسول اللہ (دعا کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا دعا کے آخر میں آمین کہے۔
(ابوداؤد)

﴿۴۸۰﴾

دعاء ذوالنون بھی حصول مقصد کیلئے مجرب ہے

وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ ذِی النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّہٗ وَھُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِھَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَہٗ۔ (رواہ احمد الترمذی)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ذوالنون علیہ السلام نے جب اپنے پروردگار کو مچھلی کے پیٹ میں پکارا تھا تو یوں پکارا تھا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی مسلمان کسی حاجت میں خدا تعالیٰ کو ان کلمات سے یاد نہیں کرتا مگر وہ ضرور اس کی سنتا ہے۔ (احمد و ترمذی)

﴿۴۸۱﴾

یاحی یاقیوم الخ کا کثرت سے ورد کرنا ہر مطلب و مقصد کے لیے مجرب ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ"۔ (رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دعا یہ ہوتی۔ "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ" (اے حی و

قیوم تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں)۔ (ترمذی)

﴿۴۸۲﴾

مہینہ کا نیا چاند دیکھنے کے وقت کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

اے اللہ! یہ چاند ہمارے لیے امن وایمان اور سلامتی واسلام کا چاند ہو۔ اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (ترمذی)

﴿۴۸۳﴾

جب چھینک آئے تو الحمد اللہ کہو

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور اس کا جو بھائی یا اس کا جو ساتھی اس کے پاس) ہو وہ یرحمك الله (تم پر خدا کی رحمت) ہے اور جب یہ "یرحمك الله" کہے تو چھینک والا "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات سنوارے) کہے (بخاری)

﴿۴۸۴﴾

فکر و پریشانی کے وقت کی دعائیں

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ "اَللّٰهُمَّ

اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ (ابو داؤد)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپ ان الفاظ سے دعا فرماتے۔ "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ" الٰہی ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلہ میں کرتے ہیں توان کو دفع فرما۔ اوران کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔ (ابوداؤد)

﴿۴۸۵﴾

کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا کرے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا" اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذَالِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَّا كَانَ۔

(رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجہ حسن ابن عمرؓ)

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو کسی کو مبتلائے مصیبت دیکھے اور یہ کہے الحمد لله الذی تا تفضیلا (حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا و مصیبت سے جس میں تو گرفتار ہے) تو اس دعا کی برکت سے اس بلا مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت و بلا ہو۔ (ترمذی)

﴿۴۸۶﴾

لیلۃ القدر کی خصوصی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ بِهٖ؟ قَالَ قُوْلِیْ "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی۔ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو کن لفظوں سے دعا کرو۔ فرمایا۔ (یوں عرض کرو) اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

﴿۴۸۷﴾

باپ، مسافر اور مظلوم کی دعا خصوصیت سے قبول ہوتی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعْوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٍ لَاشَکَّ فِیْھِنَّ دَعْوَۃُ الْوَالِدِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ۔

(ترمذی و ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ تین دعائیں ایسی ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک نہیں۔ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا (ترمذی وابوداؤد)

﴿۴۸۸﴾

مسلمان بھائی کی حق میں غائبانہ دعا مستجاب ہے

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْہِ لِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَۃٌ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے۔

﴿۴۸۹﴾

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی دعا قبول فرماتا ہے مگر دعا کی قبولیت تین طرح ہوتی ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ

يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحْمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَ هَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا قَالُوْا اِذًا نُكْثِرُ قَالَ اللّٰهُ اَكْثَرُ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو مومن بندہ دعا کرتا ہے۔ جس میں نہ گناہ کی بات ہو اور نہ قطع رحمی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک عطا فرماتا ہے یا تو جو اس نے مانگا وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے یا اس کی دعا کو آخرت میں اس کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے یا آنے والی کسی مصیبت اور تکلیف کو اس دعا کے حساب میں روک دیتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ پھر تو ہم کثرت سے دعا کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اکثر ہے۔ (احمد)

﴿۴۹۰﴾

بار بار گناہ اور بار بار توبہ، اللہ تعالیٰ پھر بھی غفور رحیم ہے

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ (اللہ کے نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں جو (گناہ کرکے) استغفار کرلے یعنی سچے دل سے اللہ سے معافی مانگے اور اگرچہ دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے۔ (ترمذی)

﴿۴۹۱﴾

سچی توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ (رواہ ابن ماجه و البیهقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گناہ سے توبہ کر لینے والا اس بندے کی طرح ہے۔ جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

﴿۴۹۲﴾

حضور اقدس ﷺ باوجود معصوم ومغفور ہونے کے اللہ کے حضور عجز وانکساری اور تعلیم امت کیلئے دن میں سو سو مرتبہ توبہ فرماتے تھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَکْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں دن میں ستر سے زیادہ دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

﴿۴۹۳﴾

عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ (رواہ مسلم)

حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''لوگو اللہ کے حضور توبہ کرو۔ میں خود دن میں سو دفعہ اس کے حضور توبہ کرتا ہوں''۔ (صحیح مسلم)

﴿۴۹۴﴾

توبہ کا دروازہ آخری سانس تک کھلا رہتا ہے

[illegible] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَقْبَلُ تَوْبَةَ [illegible]

[illegible]۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

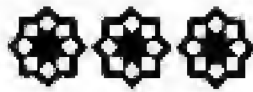
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت توبہ قبول فرماتا ہے۔ جب تک غرغرہ کی حالت پیدا نہ ہو۔ (ترمذی)

حضور سید المرسلین۔ خاتم المرسلین۔ رحمۃ للعالمین

سید عالم۔ نور مجسم۔ رہبر مکرم۔ جان کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے محبت اور آپ کا احترام روشنی ہے اور اس کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ اپنے دلوں کو عشق رسول کے پاک جذبہ سے معمور رکھیے کہ یہ ہی ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔



سنت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنأ

علامہ قاضی عیاض قدس العزیز نے کتاب الشفاء میں حدیث ذیل بہ روایت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان کی ہے۔ اس سے نبی ﷺ کے محاسن اخلاق اور مکارم عادات کا وضوح بخوبی ہوتا ہے۔

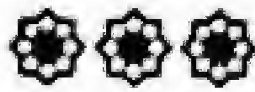
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُنَّتِهٖ فَقَالَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حضور کا طریقہ سنت کیا ہے؟ فرمایا۔

اَلْمَعْرِفَةُ رَاسُ مَالِیْ	معرفت میرا راس المال ہے۔
وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ	عقل میرے دین کی اصل ہے۔
وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ	محبت میری بنیاد ہے۔
وَالشَّوْقُ مَرْكَبِیْ	شوق میری سواری ہے۔
وَذِكْرُ اللّٰهِ اَنِیْسِیْ	ذکر الٰہی میرا انیس ہے۔
وَالثِّقَةُ كَنْزِیْ	اعتماد میرا خزانہ ہے۔
وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ	حزن میرا رفیق ہے۔
وَالْعِلْمُ سَلَاحِیْ	علم میرا ہتھیار ہے۔
وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ	صبر میرا لباس ہے۔
وَالرِّضَا غَنِیْمَتِیْ	رضا میری غنیمت ہے۔

وَالْعِجْزُ فَخْرِیْ	عجز میرا فخر ہے۔
وَالزُّھْدُ حِرْفَتِیْ	زہد میرا حرفہ ہے۔
وَالْیَقِیْنُ قُوَّتِیْ	یقین میری خوراک ہے۔
وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ	صدق میرا ساتھی ہے۔
وَالطَّاعَۃُ حَسْبِیْ	طاعت میرا بچاؤ ہے۔
وَالْجِھَادُ خُلْقِیْ	جہاد میرا خلق ہے۔
وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ	اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلَ اللّٰہ

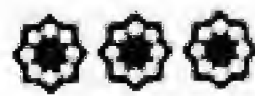


لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد دُرود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسریٰ کے دُولہا پہ دائم دُرود
نوشۂ بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
وصف جس کا ہے آئینہ حق نُما،

اس خدا ساز طاقت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
ان کے مولیٰ کے ان پر کروڑوں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام
پارہائے صحف غنچہائے قدس
اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام
بانوان طہارت پہ لاکھوں سلام
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)



دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

عقائد، عبادات، معاملات، اخلاق
معاشرت سے متعلق قرآن وحدیث اور
فقہ حنفی کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کا
قابل مطالعہ مجموعہ



تالیف

شارح بخاری حضرت
علامہ سید محمود احمد رضوی محدث لاہوری
امیر شیخ الحدیث مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور
ستارۂ امتیاز حکومت پاکستان

باہتمام

صاحبزادہ سید مصطفیٰ اشرف رضوی
ناظم اعلیٰ مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

رضوان کتب خانہ ۔ گنج بخش روڈ لاہور

فتاویٰ برکات العلوم

سیدی ابو البرکات رحمۃ اللہ علیہ

فیوض الباری
شرح صحیح بخاری

لمحاتِ فکر

اسلامی تقریبات

معراج النبی ﷺ

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

دینِ مصطفیٰ ﷺ

روحِ ایمان

خصائصِ مصطفیٰ ﷺ

برکاتِ مدینہ

مقامِ مصطفیٰ ﷺ

بصیرت

کشف المحجوب

شانِ مصطفیٰ ﷺ

سیرتِ مصطفیٰ ﷺ

جنتی زیور

مسائل نماز



رضوان کُتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور
فون 042-37114729 موبائل 0300-8038838